e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 239 Sunday , May 31 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۵) شمارہ نمبر(۲۳۹) لکھنؤ، بروز اتوار ۳۱-مئی ۲۰۲۶ء مطابق ۱۳-ذی الحجہ ۱۴۴۷ھ صفحات-۸

سپریم کورٹ کا دتارا کے خلاف تحقیقات دوبارہ کھولنے سے انکار

جنگلی حیات کے بچاؤ، بحالی اور تحفظ سے متعلق ریلائنس انٹسٹریز گروپ کے گجرات میں قائم منفرد دتارا کیٹیکس کے خلاف معاملہ دوبارہ کھولنے کی درخواست مسترد کیے جانے کا دتارا نے خیر مقدم کیا ہے۔ دتارا کے سی ای او وان کارنانی نے جمعہ کو کہا کہ "یہ فیصلہ ظاہر کرتا ہے کہ ہمارا کام درست سمت میں ہے۔ دتارا میں لایا گیا ہر جانور قانونی طریقہ کار کے تحت لایا گیا ہے۔ اس کی مکمل حساسیت کے ساتھ دیکھ بھال کی گئی ہے اور اسے زندگی بچھر تحفظ فراہم کیا جا رہا ہے۔ ہمارے لیے تحفظ اُصر ڈھوئی نہیں بلکہ روزانہ نبھائی جانے والی ذمہ داری ہے۔" سپریم کورٹ آف انڈیا نے دتارا کے خلاف معاملہ دوبارہ کھولنے کے لیے دائر کی درخواست کو مسترد کر دیا ہے۔ عدالت نے کہا کہ جن الزامات کو دوبارہ اٹھانے کی کوشش کی گئی ہے، وہ پہلے ہی عدالت عظمیٰ کی جانب سے تفصیلی دی گئی خصوصی تحقیقاتی ٹیم (اس ٹی ٹی) کی تفصیلی جانچ کے دائرے میں آ چکے ہیں اور ان پر حتمی فیصلہ کیا جا چکا ہے۔

ریٹائرمنٹ سے قبل بحریہ کے سربراہ نے پی ایم مودی سے ملاقات کی

نئی دہلی۔ بحریہ کے سربراہ ایڈمرل دینیش کمار ترپاٹھی نے ریٹائرمنٹ سے قبل جمعہ کو وزیر اعظم نریندر مودی سے ملاقات کی اور انہیں بحریہ کی تیاریوں اور عمومی صورتحال کے بارے میں آگاہ کیا۔ بحریہ کے ترجمان نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں مسٹر مودی کے ساتھ ایڈمرل ترپاٹھی کی ملاقات کی تصویر شیئر کرتے ہوئے یہ معلومات دی۔ انہوں نے کہا کہ ایڈمرل دینیش کمار ترپاٹھی نے 29 مئی کو وزیر اعظم نریندر مودی سے ملاقات کی۔ بحریہ کے سربراہ نے 31 مئی کو بحریہ کی کمان سونپنے سے پہلے وزیر اعظم کو بحریہ کی آپریشنل تیاریوں اور عمومی سمندری سکیورٹی صورتحال کے بارے میں بریفنگ دی۔ اس میں سمندری خطے میں ابھرتے ہوئے چیلنجز اور تیزی سے بدلتی ٹیکنالوجی کے اثرات بھی شامل تھے۔" ترجمان نے کہا کہ بحریہ ایک جنگ کے لیے تیار، قابل اعتماد، متحد، مستقبل کے لیے تیار اور خود کفیل قوت کے طور پر قومی سمندری مفادات کے تحفظ کے لیے کسی بھی وقت، کسی بھی جگہ اور ہر ممکن طریقے سے پوری طرح پُرعزم ہے۔

ڈی کے شیوکمار کرناٹک کے 24ویں وزیر اعلیٰ ہوں گے

بنگلورو (ایجنسی) کرناٹک کے نائب وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار ریاست کے 24ویں وزیر اعلیٰ بنیں گے۔ بنگلورو میں سنیچر کو منعقدہ کانگریس مقننہ پارٹی کے اجلاس میں انہیں مقننہ پارٹی کا لیڈر منتخب کر لیا گیا۔ 28 مئی کو وزیر اعلیٰ کے عہدے سے استعفیٰ دینے والے سدارامیا نے ان کے نام کی تجویز پیش کی، جسے متفقہ طور پر منظور کر لیا گیا۔ ڈی کے شیوکمار 2 جون کو لوک بھون میں کرناٹک کے نئے وزیر اعلیٰ کے طور پر حلف لیں گے۔ پہلے بتایا گیا تھا کہ ڈی کے شیوکمار ودھان سودھا کی سیڑھیوں پر حلف لیں گے۔ تاہم، کانگریس پارٹی نے اب اعلان کیا ہے کہ حلف برداری کی تقریب 3 جون کو لوک بھون کے گلاس ہاؤس میں ہوگی۔ کانگریس کے تنظیمی جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال نے بتایا کہ ڈی کے شیوکمار 3 جون کی شام وزیر اعلیٰ کے عہدے کا حلف لیں گے۔

اجلاس کے بعد شیوکمار نے گورنر تھاور چند گہلوت سے بھی ملاقات کی۔ ذرائع کے مطابق وزیر اعلیٰ کی تبدیلی کے ساتھ کابینہ میں بھی دو بدل کیا جائے گا۔ موجودہ کابینہ سے 10 وزراء کو ہٹایا جا سکتا ہے۔ نئی کابینہ میں سدارامیا اور ملیکارجن کھڑگے کے بیٹوں کو بھی شامل کیے جانے کا امکان ہے۔ اس کے علاوہ ریاست میں 4 نائب وزرائے اعلیٰ بھی مقرر کیے جا سکتے ہیں۔

لکھنؤ میں بحریہ شوریہ واٹیکا کا افتتاح

یوگی آدتیہ ناتھ نے ریاست کو بہترین انداز میں سنبھالا ہے، راجناتھ نے سی ایم یوگی کی تعریف کی

لکھنؤ۔ وزیر دفاع شری راج ناتھ سنگھ اور اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے آج یہاں سمندری سرحدوں کے چوکنا محافظوں کی بہادری، ناقابل تسخیر ہمت اور جدید تکنیکی مہارت کے نام وقف 19 کروڑ روپے کی لاگت سے 2 ایکڑ سے زائد رقبے پر تعمیر شدہ بحریہ شوریہ واٹیکا (بحریہ شوریہ میوزیم کے دوسرے مرحلے) کا افتتاح کیا۔ وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ لکھنؤ میں بحریہ شوریہ واٹیکا کا افتتاح عزت اور فخر کا لمحہ ہے۔ آنے والے دنوں میں یہ شوریہ واٹیکا نہ صرف لکھنؤ کے لیے ایک باعث تحریک مقام ہے گی، بلکہ ایک سیاحتی مرکز کے طور پر لکھنؤ کی پہچان بنے گی۔ یہ تمام چیزیں اتر پردیش کی یوگی آدیتیہ ناتھ کی قیادت میں بڑھتے ہوئے اتر پردیش کی تصویر میں، اتر پردیش تیزی سے ترقی کی راہ پر آگے بڑھ رہا ہے۔ لکھنؤ اب تہذیب و ثقافت کا شہر ہونے کے ساتھ ساتھ حب الوطن اور فوجی وقار کی علامت بھی بن رہا ہے۔

وزیر دفاع نے کہا کہ اب اتر پردیش بدل چکا ہے۔ آج ایک ضلع ایک پروڈکٹ کے لیے جانا جاتا ہے۔ یہ تبدیلی وزیر اعلیٰ کی مضبوط قیادت کا نتیجہ ہے۔ وزیر اعلیٰ نے جس طرح ریاست کے امن و امان کو سنبھالا ہے، وہ اپنے آپ میں ایک مثال ہے۔ اتر پردیش کے عوام محسوس کرتے ہیں کہ ریاست اب لہلہا اور جگمگا رہی ہے۔ تیز تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے۔ پہلے اتر پردیش کی پہچان غنڈہ راج اور بگڑے ہوئے امن و امان سے ہوتی تھی۔ لوگ خوف کے ماحول میں جیتے تھے۔ سرمایہ کار ریاست کے خراب امن و امان کی وجہ سے سرمایہ کاری کرنے سے کتراتے تھے۔ ریاست ایک ضلع ایک مافیا کے لیے جانی جانے لگی تھی۔

وزیر دفاع نے کہا کہ جب شوریہ واٹیکا کی تعمیر تجویز کی گئی تھی تب وزیر اعلیٰ نے انتہائی مثبت ردعمل دکھایا۔ جو لوگ اپنی فوجیوں کا احترام کرتا ہے، وہی دنیا میں احترام حاصل کرتا ہے۔ اسی جذبے کے ساتھ وزیر اعلیٰ نے شوریہ واٹیکا کے لیے بہترین مقام پر زمین فراہم کرائی۔ ریکارڈ وقت میں اس کام کو پورا کروانے کے لیے وزیر اعلیٰ تعریف کے مستحق ہیں۔ عام طور پر جب ہم بھارتی بحریہ کا نام سنتے ہیں تو ہمارے ذہن میں سمندری لہریں، ممبئی کا گیٹ وے آف انڈیا، وشاکھاپٹنم کی بندرگاہ اور کوچی کے جہاز کا خیال آتا ہے۔ عام ماہر کے مطابق نیوی کا وجود صرف سمندری علاقوں تک ہی محدود ہے تو پھر لکھنؤ جیسے سمندر سے دور واقع شہر میں شوریہ واٹیکا کی ضرورت کیوں پڑی؟ اس کا جواب ملک کی تاریخ اور جغرافیہ کی گہری سمجھ میں چھپا ہے۔ تقریب سے نائب وزراء اعلیٰ کیشو پرساد موریہ اور جناب برجیش پاٹھک، وزیر سیاحت و ثقافت جے پی سنگھ اور چیف آف نیول اسٹاف (بحریہ کے سربراہ) ایڈمرل دینیش کمار ترپاٹھی نے بھی خطاب کیا۔ اس موقع پر لیفٹیننٹ جنرل اندیو سین گپتا، وائس ایڈمرل سی آر پریوین نائر، لیفٹیننٹ جنرل سی جے جے چندران، میجر جنرل منیش سکسینا، رکن پارلیمنٹ ڈاکٹر پنکج چودھری، شرما رام برج لال، ارکان قانون ساز کونسل انجینئر اوینش کمار سنگھ، کمیشن شرما، رام چندر پردھان، لکھنؤ کی میئر سشما کھرکوال سمیت دیگر معزز شخصیات موجود تھیں۔

اتر پردیش میں مہنگی بجلی کا جھٹکا

جون کے بل میں لگے گا 10 فیصد فیول سرچارج

لکھنؤ، 30 مئی (یو این آئی) اتر پردیش کے کروڑوں بجلی صارفین کو جون کے مہینے میں بجلی کے زائد بلوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اتر پردیش پاور کارپوریشن لمیٹڈ (یو پی پی ایل) نے پاور ڈسٹری بیوشن کمپنیوں کو مارچ 2026 کے بڑھے ہوئے بجلی کی خریداری اور ترسیلی اخراجات (پاور پرچیز اینڈ ٹرانسمیشن کاسٹ) کی ادائی کے لیے جون 2026 کے بلوں میں 10 فیصد فیول اینڈ پاور پرچیز ایڈجسٹمنٹ سرچارج وصول کرنے کی ہدایات دی ہیں۔ جمعہ کی دیر رات جاری کردہ آرڈر کے مطابق، مارچ 2026 کے لیے طے شدہ یہ سرچارج جون کے بلوں میں شامل کیا جائے گا۔ ذرائع کے مطابق جولائی کے مہینے میں بھی اسی طرح کا 10 فیصد سرچارج وصول کیا جا سکتا ہے، جس سے صارفین پر اضافی معاشی بوجھ پڑنے کا اندیشہ ہے۔ ریاست میں تقریباً 3.73 کروڑ بجلی کے صارفین ہیں اور اس فیصلے کا براہ راست اثر گھریلو، تجارتی (کمرشل) اور دیگر زمروں کے صارفین پر پڑے گا۔ اتر پردیش اسٹیٹ ایڈوائزری کمیشن مرتیونجے کمار اور ریاستی مشاورتی کمیٹی کے رکن اوم پرکاش نائر، لیفٹیننٹ جنرل سی جے جے چندران، میجر جنرل منیش سکسینا، رکن پارلیمنٹ ڈاکٹر پنکج شرما، رام برج لال، ارکان قانون ساز کونسل انجینئر اوینش کمار سنگھ، کمیشن شرما، رام چندر پردھان، لکھنؤ کی میئر سشما کھرکوال سمیت دیگر معزز شخصیات موجود تھیں۔

الزام ہے کہ مارچ کے مہینے کے فیول سرچارج میں گزشتہ ماہ کے تقریباً 1,400 کروڑ روپے کے کلیئرنس کا بھی شامل کیا گیا ہے، جس سے صارفین پر بوجھ بڑھا ہے۔ کونسل نے یہ بھی کہا کہ ریاست کی بجلی کمپنیوں کے پاس پہلے ہی 51,000 کروڑ روپے سے زیادہ کا نقد ذخیرہ موجود ہے۔

کانگریس کا سخت ردعمل: پی جے پی کا ایجنڈا صاف ہے، عوام سے لوٹو اور مزید اڑاؤ

کانگریس نے عوام کے اوپر پڑی مہنگائی کی اس مار کے لیے پی جے پی حکومت کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ کانگریس کا کہنا ہے کہ عوام پہلے ہی مہنگائی سے پریشان ہے۔ کمانے کھانے کے لالے پڑے ہیں، لیکن پی جے پی حکومت کی وصولی تھمنے کا نام نہیں لے رہی۔ کانگریس نے حملہ آور رخ اختیار کرتے ہوئے یہ بھی لکھا ہے کہ "پی جے پی کا ایجنڈا صاف ہے، عوام سے لوٹو اور مزید اڑاؤ" قابل ذکر ہے کہ بڑھے ہوئے بجلی بلوں سے گھریلو صارفین کے ساتھ ساتھ زرعی اور تجارتی صارفین بھی متاثر ہوں گے۔ اضافہ کردہ سرچارج پہلے سے مہنگائی سے نبرد آزما لوگوں کی جیبوں پر مزید بار ڈالے گا۔ اس معاملے میں عوامی احتجاج طے متوقع ہے۔

ڈیزل اور روزمرہ کی اشیاء کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کے درمیان بجلی کے نرخوں میں یہ اضافہ عام صارفین کے لیے بڑی پریشانی کا باعث بنے گا۔ مسٹر ورما نے دعویٰ کیا کہ الیکٹرسٹی ریگولیٹری کمیشن (یو پی ای آر سی) کے تیرہ آرڈر منظور شدہ بجلی کی اصل قیمت 4.94 روپے فی یونٹ تھی، جبکہ مارچ 2026 میں بجلی کی خریداری کی قیمت تقریباً 5.86 روپے فی یونٹ دکھا کر صارفین پر تقریباً 1,610 کروڑ روپے کا اضافی بوجھ ڈالا گیا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اس بات کی خبر جارحانہ انداز میں ظاہر کی ہونی چاہیے کہ مارچ 2026 میں کن نجی بجلی پیدا کرنے والی کمپنیوں (پرائیویٹ پاور جنریشن کمپنیوں) سے مہنگی بجلی خریدی گئی اور کن حالات میں خریدی گئی۔ صارفین کونسل کا

ٹی ایم سی لیڈر ابھیشیک بنرجی پر حملہ، اسپتال منتقل

متشدد مظاہرین کا پتھروں سے حملہ، انڈے پھینکے، ترنمول کانگریس کا بی جے پی پر سخت ردعمل

کولکاتا، (ایجنسی) مغربی بنگال کے ضلع جنوبی 24 پرگنہ کے سوناپور علاقے میں ہفتہ کے روز انتخابی تشدد میں ہلاک ہونے والے ترنمول کانگریس کارکن کے اہل خانہ سے ملاقات کے لیے جاتے ہوئے پارٹی کے قومی جنرل سیکریٹری ابھیشیک بنرجی پر مبینہ طور پر مظاہرین نے حملہ کر دیا۔ اطلاعات کے مطابق ابھیشیک بنرجی متقول ترنمول کارکن سجوکر کے گھر جا رہے تھے جن کی اسمبلی انتخابات کے بعد پیش آنے والے تشدد کے دوران موت ہوگئی تھی۔ راستے میں جاری احتجاج اور مظاہروں کے باعث انہوں نے چار پہیوں والی گاڑی کے بجائے سڑک سائیکل کے ذریعے علاقے میں داخل ہونے کا فیصلہ کیا۔ ترنمول کانگریس کے رہنماؤں کے مطابق جیسے ہی وہ سجوکر سا کر ی رہائش گاہ کے قریب پہنچے، مظاہرین نے ان کے ساتھ دو ہاتھی کی، اینٹ پرانڈے اور جوتے پھینکے اور مبینہ طور پر جسمانی حملہ بھی کیا۔ اس ہنگامہ آرائی کے دوران ان کی سفید قمیص کے بٹن ٹوٹ گئے جبکہ سر اور گردن پر بھی ضرب لگنے کی اطلاعات ہیں۔ کشیدہ حالات کے پیش نظر انہیں اپنی حفاظت کے لیے کرکٹ ہیلمٹ پہنے ہوئے دیکھا گیا۔ حملے کے دوران سکیورٹی اہلکاروں نے ابھیشیک بنرجی کو ہیلمٹ پہنا کر وہاں سے بحفاظت نکالا۔ واقعے کے بعد ابھیشیک بنرجی کو علاج کے لیے کولکاتا کے اپولو اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ بعد ازاں مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی بھی اسپتال پہنچیں اور وزیر علاج ابھیشیک بنرجی کی عیادت کی۔

ہفتہ کے روز پارٹی کی جانب سے سوشل میڈیا پر جاری ایک بیان میں کہا گیا کہ ابھیشیک بنرجی پر حملہ اس بات کی تازہ مثال ہے کہ موجودہ حکومت کے دور میں امن و امان کی صورتحال کس قدر تیزی سے خراب ہو رہی ہے۔ بیان میں کہا گیا: "ہمارے قومی جنرل سکریٹری ابھیشیک بنرجی پر آج ہونے والا حملہ اس حقیقت کا ایک اور ثبوت ہے کہ اس شرمناک حکمرانی کے دوران قانون و نظم کی حالت کس قدر ابتر ہو چکی ہے۔" ترنمول کانگریس نے سیکیورٹی انتظامات پر بھی سنگین سوالات اٹھاتے ہوئے کہا کہ اگر ایک موجودہ رکن پارلیمان اور اپوزیشن کے اہم رہنما کو دن دہاڑے نشانہ بنایا جا سکتا ہے تو عام شہریوں کی حفاظت کے بارے میں کیا توقع کی جا سکتی ہے۔ پارٹی نے اپنے بیان میں سوال اٹھایا کہ کیا جمہوریت کے بارے میں بی جے پی کا یہی نظریہ ہے اور کیا یہی وہ "اچھی سحرانی" ہے جس کا دعویٰ وزیر اعظم مودی بار بار کرتے ہیں؟ ٹی ایم سی نے الزام لگایا کہ اکثر شدید خوف و ہراس پھیلانا اور سیاسی خلفشار گردی موجودہ حکومت کی پہچان بن چکی ہے۔ مظاہرین نے ان کے خلاف چور، چور اور "ڈیک بھیسے نعرے بھی لگائے۔ ذرائع کے مطابق ابھیشیک بنرجی کی آمد سے قبل مختلف مقامات پر لوگ سیاہ جھنڈے اور انڈے لے کر جمع ہو گئے تھے اور ان کے علاقے میں داخل ہوتے ہی متعدد افراد نے ان کا پیچھا کیا اور احتجاج کیا۔

ممبئی میں سی این جی مہنگی، پندرہ دنوں میں دو روپے کا دوسرا اضافہ

ممبئی (ایجنسی) ممبئی میں سی این جی کی قیمتوں میں ایک بار پھر اضافہ ہوا ہے۔ سی این جی اب 86 روپے فی کلوگرام میں دستیاب ہوگی۔ سرکاری گیس ڈسٹری بیوٹر مہانگر گیس لمیٹڈ یعنی ایم جی ایل نے ممبئی بھی مہینہ پہلے سی این جی کی قیمت میں 2 روپے فی کلوگرام کا اضافہ کیا ہے۔ اس تبدیلی کے ساتھ ممبئی، تھانے، نوی ممبئی، اور ممبئی میٹروپولیٹن ریجن کے دیگر حصوں میں سی این جی کی قیمت 86 روپے فی کلوگرام ہو جائے گی۔ حالیہ ہفتوں میں یہ دوسرا اضافہ ہے۔ ایم جی ایل نے پہلے 14 مئی کو قیمتوں میں 2 روپے فی کلوگرام اضافہ کیا تھا۔ اطلاعات کے مطابق مہانگر گیس لمیٹڈ نے 1 کلو سی این جی کی قیمت 84 روپے سے بڑھا کر 86 روپے کر دی ہے۔ سی این جی کی قیمتوں میں اضافہ آج سے ہفتہ آدھمل ہو گیا۔ اس سے پہلے، 14 مئی کو قیمت میں 2 روپے کا اضافہ کیا گیا تھا۔ اس وقت میں مہانگر گیس سے پیدا ہونے والے لحاظی تناؤ کی وجہ سے ہوا ہے جس میں گیس کی خریداری کے بڑھتے ہوئے اخراجات، خام تیل کی بڑھتی ہوئی قیمتیں، ہندوستانی روپے کی قدر میں کمی اور سپلائی چین میں خلل شامل ہیں۔

'سی یو ای ٹی-یو جی' امتحان میں تاخیر، این ٹی اے کو مانگنی پڑی معافی

نئی دہلی۔ (ایجنسی) 'سی یو ای ٹی-یو جی' امتحان میں تکنیکی خامی نے طلبا کو پریشانی میں مبتلا کر دیا ہے۔ 30 مئی یعنی آج منعقد ہونے والے کامن یونیورسٹی انٹرنس ٹیسٹ 2026' کے دوران بعض امتحان مراکز میں تکنیکی خرابی پیش آئی، جس کی وجہ سے امتحان تاخیر سے شروع ہوا۔ نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) نے اس تعلق سے بتایا کہ اس کے امتحان شراکت دار ٹی سی ایس نے اس تکنیکی مسئلے کی اطلاع دی تھی۔ ایجنسی کے مطابق اب اس خرابی کو دور کر لیا گیا ہے اور امیدواروں کو مکمل اضافی وقت دیا جائے گا تاکہ کسی بھی طالب علم کو نقصان نہ پہنچے۔ این ٹی اے کے مطابق دوپہر کے سیشن میں امتحان دینے والے امیدواروں کو دوپہر 2.30 بجے سے داخلے کی اجازت دی جائے گی، جبکہ امتحان پہلے سے مقررہ وقت 3 بجے کے بجائے شام 4 بجے شروع ہوگا۔ این ٹی اے نے مزید کہا کہ صبح کے سیشن میں امتحان دینے والے طلبا کو بھی امتحان کے لیے پورا وقت دیا جا رہا ہے اور انہیں مکمل پرچہ حل کرنے کے بعد ہی امتحان مرکز سے باہر جانے کی اجازت دی جائے گی۔ این ٹی اے نے تکنیکی خامی کے سبب طلبا اور ان کے سرپرستوں کو ہوئی پریشانی کے لیے معافی بھی مانگی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ سی یو ای ٹی-یو جی امتحان 11 مئی 2026 سے شروع ہوا تھا اور 31 مئی تک جاری رہنا تھا لیکن 28 مئی کو عیدالاضحیٰ (بقرعید) کے باعث امتحان کا شیڈول آگے بڑھا دیا گیا۔ اب امتحانات 31 مئی، 6 جون اور 7 جون کو بھی منعقد ہوں گے۔

سوشل میڈیا پر اپنی شکایات بھی شیئر کریں۔ اس سال 'سی یو ای ٹی-یو جی' امتحان 11 مئی 2026 سے شروع ہوا تھا اور 31 مئی تک جاری رہنا تھا لیکن 28 مئی کو عیدالاضحیٰ (بقرعید) کے باعث امتحان کا شیڈول آگے بڑھا دیا گیا۔ اب امتحانات 31 مئی، 6 جون اور 7 جون کو بھی منعقد ہوں گے۔

'دعویٰ و شور کو ریلیکس ایک بھی امتحان ڈھنگ سے نہیں کرا سکتے'

راہل گاندھی کا پی ایم مودی پر طنز

نئی دہلی۔ (ایجنسی) لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد اور کانگریس رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی نے وزیر اعظم نریندر مودی پر ملک کے تعلیمی نظام کو پوری طرح برباد کرنے کا سنگین الزام عائد کیا۔ انھوں نے ہفتہ کے روز سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر چاروں ایک پوسٹ میں کہا کہ "شور کو بڑے سے بڑے دعوے کرنے والی حکومت ایک بھی امتحان ٹھیک سے منعقد کرانے میں کامیاب نہیں ہے۔ راہل گاندھی کا یہ تبصرہ ایسے وقت میں آیا ہے جب نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) نے بتایا کہ ہفتہ کے روز ملک بھر کے گریجویٹ ڈگری پروگراموں میں داخلہ کے لیے منعقد ہونے والی سی یو ای ٹی-یو جی 2026 کا امتحان پھر مراکز پر تکنیکی خامی کے سبب تاخیر سے شروع ہوا۔ اس تعلق سے کانگریس رکن پارلیمنٹ نے ایکس پر لکھا ہے کہ "نیٹ، سی یو ای ایس ای، ایس ایس سی، اور آج سی یو ای ٹی۔ 4 امتحانات۔ ایک کروڑ بچے۔ ایک بھی ایمانداری سے نہیں ہو پایا۔" راہل گاندھی نے اس معاملہ میں پی ایم مودی کو ہدف تنقید بناتے ہوئے لکھا ہے کہ "دعوے و شور کے لیکن ملک میں ایک امتحان ڈھنگ سے نہیں کرا سکتے۔ مودی جی نے پورے امتحان نظام کو تباہ کر دیا ہے۔" ساتھ ہی وہ پی ایم مودی کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: "جس نسل کا مستقبل آپ برباد کر رہے ہیں۔

ابھیشیک پر حملہ کے بعد اکھلیش یادو کا تلخ تبصرہ

لکھنؤ۔ مغربی بنگال کے سوناپور میں ترنمول کانگریس کے رکن پارلیمنٹ ابھیشیک بنرجی پر حملہ کیے جانے کی خبر نے ایک بار پھر اپوزیشن کو بی جے پی حکومت پر حملہ کا موقع فراہم کر دیا ہے۔ انتخاب کے بعد ہونے والے تشدد کے متاثرین سے ملاقات کے لیے پہنچے ابھیشیک بنرجی پر مقامی مظاہرین نے کچے انڈے پھینکے اور ان کے ساتھ ہاتھا پائی بھی کی۔ اس واقعہ کے بعد ریاست میں سیاسی کشیدگی کو مزید بڑھنے کا خدشہ ہے۔ اس معاملے پر سماجوادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو نے اپنا سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ سماجوادی پارٹی کے صدر اکھلیش یادو نے اس واقعہ کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ "بنگال میں ترنمول کانگریس کے اہم لیڈر ابھیشیک بنرجی پر جان لیوا حملہ کروا کر بی جے پی حکومت نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ نفرت اور پرتشدد سیاست کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتی۔" سماجوادی انھوں نے کہا کہ "ایسے حساس ماحول میں پولیس کی ناکامی کسی سازش کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ یہ انتہائی قابل مذمت ہے۔" قابل ذکر ہے کہ ابھیشیک بنرجی سوناپور علاقہ میں ووٹ شماری کے بعد ہونے والے تشدد سے متاثر کنبوں سے ملاقات کے لیے گئے تھے۔

آندھی و موسلا دھار بارش کا قہر، 48 اموات

راجستھان کے 5 اضلاع میں شدید ریتیلا طوفان، دن میں چھا گیا اندھیرا

لکھنؤ/چنڈی گڑھ۔ (ایجنسی) شمالی ہند کی متعدد ریاستوں بشمول اتر پردیش، بہار اور پنجاب میں موسم نے اچانک کروٹ لے لی ہے۔ تیز آندھی، موسلا دھار بارش اور ژالہ باری نے وسیع پیمانے پر تباہی مچائی ہے۔ مختلف ریاستوں سے موصولہ اطلاعات کے مطابق خراب موسم کے باعث اب تک کم از کم 48 افراد ہلاک جبکہ متعدد زخمی ہو چکے ہیں۔ اتر پردیش کے ضلع سہارنپور میں شدید بارش اور تیز ہوا کے سبب 10 گاڑیاں پانی میں بہہ گئیں۔ انتظامیہ اور امدادی ٹیموں نے موقع پر پہنچ کر بچاؤ مہم شروع کی۔ کئی علاقوں میں درخت اور بجلی کے کھمبے گرنے سے بجلی کی فراہمی بھی متاثر ہوئی۔ بہار میں خراب موسم کے اثرات فصلی خسارت پر بھی دیکھنے کو ملے۔ پٹنہ میں رپورٹ پر کم سے کم نگاہ اور تیز ہواؤں کے باعث 4 پروازوں کا رخ دوسرے شہروں کی جانب موڑنا پڑا، جبکہ 18 پروازیں تاخیر سے چلائی گئیں۔ اس صورتحال کے سبب مسافروں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

وہیں راجستھان کے پانچ اضلاع سری گنگا نگر، بیکانیر، جودھ پور، ہنومان گڑھ اور دیگر میں تیز کی دو پہر شدید ریتیلا طوفان آیا جس سے تقریباً 200 مربع کلومیٹر کا علاقہ متاثر ہوا۔ ریتیلا طوفان ہنومان گڑھ اور سری گنگا نگر سے شروع ہوا۔ اس دوران 60 سے 80 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے تیز آندھی چلی۔ طوفان کے باعث دن کے وقت ہی اندھیرا چھا گیا اور لوگوں کو گاڑیاں چلاتے وقت ہیڈ لائٹس جلانی پڑیں۔ اس واقعے کی کئی ویڈیوز بھی سامنے آئی ہیں، جن میں لوگ بھاگ کر گھروں میں پناہ لیتے اور دروازے بند کرتے نظر آ رہے ہیں۔ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ انہوں نے اس سے پہلے ایسا ریتیلا طوفان کبھی نہیں دیکھا۔ ان کے مطابق گرد و غبار کا بادل 80 سے 100 فٹ تک بلند تھا تاہم طوفان کی اونچائی کے بارے میں ابھی کوئی سرکاری اعداد و شمار جاری نہیں کیے گئے ہیں۔ طوفان کے اثرات سے متعدد درخت جڑ سے اکھڑ گئے اور بجلی کے کئی کھمبے ٹوٹ گئے۔ فی الحال کسی جانی نقصان کی اطلاع موصول نہیں ہوئی ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ پاکستان سے اٹھنے والے طوفان کے اثرات راجستھان کے صحرائی اضلاع تک پہنچے ہیں۔ دوسری جانب ملک کے کئی شہروں میں ان دنوں درجہ حرارت 45 ڈگری سلیسس سے تجاوز کر چکا ہے۔ ایسے موسم میں معمولی لاپروائی بھی بچوں کی صحت کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔ ماہرین کے مطابق روزمرہ معمولات اور خوراک میں مناسب تبدیلیاں کر کے بچوں کو ہیٹ اسٹروک یعنی لُو سے محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔

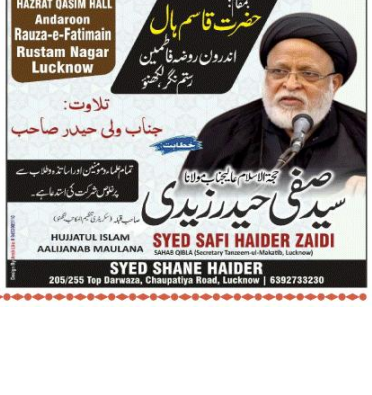

اسرائیل نے لبنان سے انخلاء کے مطالبے کو پینٹاگون میں مسترد کردیا

غزہ پر اسرائیل کے طویل مدتی منصوبے

واشنگٹن، 30 مئی (یو این آئی) پینٹاگون نے اسرائیل اور لبنان کی فوجی وفود کے لیے مذاکرات کی میزبانی کی، جس دوران اسرائیل نے لبنانی وفود کی جانب سے مطالبے کے باوجود جنوبی لبنان سے انخلاء کرنے سے انکار کردیا۔ بی بی سی میڈیا رپورٹ کے مطابق اسرائیل نے امریکی ثالثی میں ہونے والی بات چیت کے دوران جنوبی لبنان سے اسرائیلی حملہ آور افواج کے انخلاء کے مطالبے کو مسترد کردیا ہے۔ اسرائیلی عہدی نشرثانی ادارے کان نے اسرائیلی حکام کے حوالے سے کہا کہ کیا کہ لبنان نے یہ معاملہ امریکی سرپرستی میں دونوں ممالک کے عسکری نمائندوں کے درمیان ہونے والی بات چیت کے دوران اٹھایا۔ رپورٹ کے مطابق اسرائیل نے ثالثوں کو آگاہ کیا کہ وہ انخلاء نہیں کرے گا۔ کان نے کہا کہ بات چیت میں ایک وسیع تر جنگ بندی کے امکان پر بھی غور کیا گیا، جس میں حزب اللہ کے ہتھیاروں پر بات چیت شامل تھی۔ اس نشرثانی ادارے نے لبنانی میڈیا رپورٹوں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اسرائیل اور لبنانی عسکری وفود براہ راست بات چیت نہیں کر رہے، بلکہ تمام پیغامات امریکی ثالث کے ذریعے پہنچائے جا رہے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق لبنان نے ان شرائط کی وضاحت طلب کی جو اسرائیل نے اپنی فوجی مداخلت کو جائز قرار دینے کے لیے استعمال کیں، جن میں فوری خطرہ× اور خطرات کے جواب× شامل ہیں، اور رپورٹس میں مزید کہا گیا کہ اسرائیل، اسرائیلی اور لبنانی افواج کے درمیان براہ راست رابطے کا ایک طریقہ کار چاہتا ہے، اس کے ساتھ ساتھ حزب اللہ پر اسلحہ کی پابندی بھی۔ لبنان تاہم کسی بھی براہ راست تعاون کو رد کرتا ہے اور زور دیتا ہے کہ اولین ترجیح اسرائیلی حملے اور مداخلت کو ختم کروانا اور اسرائی ثالثی کے ذریعے طے پانے والے انتظامات کی پابندی کو یقینی بنانا ہے۔ کان نے یہ بھی رپورٹ کیا کہ مذاکرات کے دوران اسرائیلی فوجی نمائندوں نے دریائے لیطانی کے شمال میں حزب اللہ کے ڈرونز اور عسکری تنصیبات پر خصوصی توجہ دی۔ امریکہ نے مئی× کو مذاکرات کو سراہا ایک امریکی اہلکار نے اجلاس کو مثبت قرار دیا، اور کہا کہ آنے والی سفارتی مذاکراتی گفتگو کی تشکیل کرے گا۔ پینٹاگون کے نائب سربراہ ایلبرج کولبی نے ایکس پر کہا کہ میں نے آج پینٹاگون میں اسرائیل اور لبنان کے عسکری وفود کی میزبانی کی ہے، یہ سیکیورٹی ڈیک اُن دونوں ممالک کے درمیان جاری امن مذاکرات کی حمایت کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے فوجی سے فوجی مشوشہ مذاکرات کے جو اگلے ہفتے محکمہ خارجہ کے زیر قیادت سیاسی ٹریک کے لیے معلومات فراہم کریں گے۔ پینٹاگون نے ایک بیان میں کہا کہ× غیر ریاستی مسلح عناصر سے پاک× لبنان کی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کی حمایت کرتا ہے۔ اسرائیل نے 17 اپریل کو تاخذ ہونے والی جنگ بندی کے باوجود، اور 17 مئی سے شروع ہونے والی 45 روزہ توسیع کے بعد بھی، جنوبی لبنان اور دیگر مقامات پر اپنی مداخلت اور حملے جاری رکھے ہیں، جو امریکہ کے ذریعے درمیان ثالثی مذاکرات کے بعد طے پائی تھیں۔ لبنانی وزارت صحت کے مطابق 2 مارچ سے اسرائیلی حملوں میں ملک بھر میں 355,3 افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ مذاکرات جاری رہنے کے باوجود وزارت صحت نے اطلاع دی ہے کہ جمعہ کو اسرائیل نے جنوبی لبنان کے شہر صور کے تین علاقوں پر بمباری کی، جس میں 11 افراد ہلاک ہوئے جن میں ایک امدادی کارکن اور ایک شہری شامل ہیں۔ وزارت نے کہا کہ ایک امدادی کارکن سمیت آٹھ افراد زخمی ہوئے، وزارت نے ان حملوں کو حقوق انسانی کے کھلم کھلا خلاف ورزی× قرار دیا۔

□ اسرائیل کی جانب سے غزہ میں مزید علاقوں پر کنٹرول حاصل کرنے کے اعلانات نے ایک بار پھر یہ سوال پیدا کردیا ہے کہ آیا اسرائیل کا مقصد صرف سیکیورٹی کارروائیاں ہیں یا وہ غزہ پر مستقل قبضے کی طرف بڑھ رہا ہے۔ رپورٹس کے مطابق اکتوبر 2025ء میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے مجوزہ 20 نکاتی امن منصوبے کے تحت اسرائیلی افواج کو غزہ کے 58 فیصد حصے پر عارضی کنٹرول رکھتے ہوئے مرحلہ وار انخلاء کرنا تھا، تاہم اب تک ایسا نہیں ہوا۔ اس کے برعکس حالیہ مہینوں میں اسرائیل نے ناصرف غزہ میں اپنی فوجی موجودگی مضبوط کی بلکہ مزید تقریباً 11 فیصد علاقے پر بھی کنٹرول حاصل کر لیا۔ اسرائیل وزیر اعظم بنیامن نیتن یاہو نے ایک کانفرنس سے خطاب میں کہا کہ اسرائیل اس وقت غزہ کے تقریباً 60 فیصد علاقے پر کنٹرول رکھتا ہے اور اس تناسب کو مزید بڑھانے کا ارادہ رکھتا ہے۔ ان کے بیان نے یہ خدشات بڑھا دیے ہیں کہ اسرائیل غزہ میں مستقل جغرافیائی تبدیلیاں لانا چاہتا ہے، جسے بین الاقوامی ماہرین ممکنہ الحاق (Annexation) قرار دے رہے ہیں۔

بین الاقوامی انسانی حقوق کے ماہرین کے مطابق کسی علاقے پر طاقت کے ذریعے مستقل قبضہ یا الحاق بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی سمجھا جاتا ہے۔ قانونی ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر اسرائیل پورے غزہ پر مستقل اور سوئٹر کنٹرول قائم کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اسے غیر قانونی الحاق تصور کیا جا سکتا ہے، جو اقوامِ متحدہ کے بنیادی اصولوں سے متصادم ہے۔

اقوامِ متحدہ اور متعدد امدادی ادارے پہلے ہی خبردار کر چکے ہیں کہ محدود ہوتے علاقے اور مسلسل تباہی کے باعث غزہ کے لاکھوں باشندوں کے لیے زندگی مزید مشکل ہوتی جا رہی ہے۔

دوسری جانب اسرائیلی دفاع نے حالیہ بیان میں غزہ سے رضاکارانہ ہجرت (Voluntary Emigration) کا ذکر کیا ہے، جسے تاقدین فلسطینی آبادی کی جبری یا بے دخلی یا نسلی صفائی کے مترادف قرار دے رہے ہیں۔

اسرائیلی فوج نے ابتک غزہ کے 77 فیصد حصے پر قبضہ کر لیا تجزیہ کاروں کے مطابق غزہ کی صورتِ حال پر عالمی توجہ اب پہلے جیسی نہیں رہی، کیونکہ حالیہ عرصے میں مشرقِ وسطیٰ کے دیگر تنازعات نے بین الاقوامی توجہ اپنی جانب مبذول کرالی ہے۔ اسی وجہ سے غزہ میں اسرائیلی کارروائیوں اور زمینی توسیع کے حوالے سے عالمی ردِعمل نسبتاً محدود دکھائی دیتا ہے، جبکہ انسانی حقوق کی تنظیمیں مسلسل خبردار کر رہی ہیں کہ غزہ میں انسانی بحران مزید سنگین ہو سکتا ہے۔ اسرائیل کی جانب سے مسلسل زمینی توسیع، فوجی تنصیبات کے قیام اور آبادی کی منتقلی سے متعلق بیانات کے بعد سب سے بڑا سوال یہی ہے کہ آیا غزہ مستقبل میں ایک خودمختار فلسطینی علاقے کی حیثیت برقرار رکھ پائے گا یا خطے کا جغرافیہ مستقل طور پر تبدیل ہونے جا رہا ہے۔

ایران کا کویت میں امریکی ایئربیس پر بیلسٹک میزائل حملہ، 5 فوجی زخمی

امریکہ کے ساتھ ابھی حتمی معاہدے تک نہیں پہنچے: اسماعیل بقائی

تہران، 30 مئی (یو این آئی) ایران کے کویت میں امریکی ایئربیس پر بیلسٹک میزائل حملے میں 5 امریکی فوجیوں کے زخمی ہوگئے جبکہ امریکہ کے 2 جدید ترین ایم کیو 9 ڈرون کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ بین الاقوامی میڈیا گروپ ٹلبو برگ نے دعویٰ کیا ہے کہ ایران نے کویت میں قائم امریکی ایئربیس پر ایک اور بڑا بیلسٹک میزائل حملہ کیا، ایران کی جانب سے داغے گئے میزائل نے امریکی ایئربیس کو نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں کم از کم 5 امریکی فوجیوں کے زخمی ہونے کی اطلاعات ہیں۔ ٹلبو برگ کی رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ اس ہولناک میزائل حملے میں صرف جانی نقصان ہی نہیں ہوا، بلکہ امریکہ کے 2 انتہائی مہنگے اور جدید ترین ایم کیو- 9 ریپر (MQ-9 Reaper) ڈرونز کو بھی نشانہ بنا کر تباہ کر دیا گیا ہے، جسے امریکی فضائیہ کے لیے ایک بڑا دفاعی دھچکا تصور کیا جا رہا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ایران نے کویت میں موجود امریکی تنصیبات پر اپنے خطرناک ترین وضع ہوائی پائپر سوئک/بیلسٹک میزائل کا استعمال کیا۔ تاہم، اس حساس معاملے پر تاحال امریکی یا ایرانی حکومت کی جانب سے باقاعدہ طور پر کوئی سرکاری تفصیلات جاری نہیں کی گئیں اور نہ ہی ابھی تک آزاد ذرائع سے اس حملے کی مکمل تصدیق ہوسکی ہے۔

□ ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی کا کہنا ہے کہ امریکہ کے ساتھ ابھی حتمی معاہدے تک نہیں پہنچے، ہم ایرانی عوام کے مفادات اور حقوق کی بنیاد پر فیصلے کرتے ہیں۔ تفصیلات کے مطابق ایرانی وزارتِ خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے امریکہ کے ساتھ جاری حالیہ سفارتی رابطوں پر پوزیٹیو واضح کرتے ہوئے کہا ہے کہ تہران اور واشنگٹن کے درمیان پیغامات کا تبادلہ جاری ہے، تاہم دونوں ممالک ابھی تک کسی حتمی معاہدے پر نہیں پہنچے۔ تہران میں پریس رہنمائی کے دوران ترجمان کا کہنا تھا کہ ایران کسی بھی دباؤ میں آئے بغیر صرف اپنے عوام کے حقوق اور قومی مفادات کو سامنے رکھ کر ہی کوئی فیصلہ کرے گا۔ امریکی اور مغربی حکام کے حالیہ بیانات اور شرائط پر سخت ردِعمل ظاہر کرتے ہوئے اسماعیل بقائی نے کہا کہ مغرب کو ایران کے حوالے سے اپنا رویہ بدلنا ہوگا۔ انہوں نے سخت لہجے میں واضح کیا کہ ہم نے 47 سال پہلے ہی حکم کی زبان کو الوداع کہہ دیا تھا۔ اب مغربی فریقین میں سے کوئی بھی ایران کے بارے میں بات کرتے وقت ہم پر اپنی مرضی مسلط کرنے یا حکم چلانے کی زبان استعمال نہیں کر سکتا۔ امریکی بحری اقدامات پر کڑی تنقید کرتے ہوئے ترجمان نے کہا کہ امریکی حکام جسے سمندری محاصرہ کہتے ہیں، وہ شروع سے ہی ایک مکمل غیر قانونی اقدام تھا۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ کی جانب سے کی جانے والی یہ تاکہ بندی دراصل جنگ بندی کی کھلی خلاف ورزی اور بین الاقوامی سمندری حدود میں جہاز رانی کی آزادی کو روکنے کی ایک مجرمانہ کوشش تھی۔ اسماعیل بقائی نے آبنائے ہرمز کی صورتحال پر بات کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ کو اس جیسے غیر قانونی اقدامات سے باز رہنا چاہیے تھا۔ انہوں نے مزید کہا اگر امریکہ نے اب یہ نہ کہا کہ بندی ختم کی ہے تو اس کا سیدھا مطلب یہ ہے کہ اس نے اپنے لیے ایک غیر قانونی کام کو روکا ہے اب ہمیں عملی طور پر یہ دیکھنا ہوگا کہ کیا امریکی انتظامیہ اپنی باتوں پر عمل بھی کرتی ہے یا یہ سب محض میڈیا پر کیے جانے والے نعرے ہیں۔

متحدہ عرب امارات نے جنگ کے دوران ایران پر درجنوں فضائی حملے کیے: امریکی اخبار کا دعویٰ

ابوظہبی، 30 مئی (یو این آئی) ایک امریکی اخبار نے انکشاف کیا ہے کہ ایران کے خلاف اسرائیل کی جنگ کے دوران متحدہ عرب امارات نے بھی ایران کے خلاف درجنوں فضائی حملے کیے۔ امریکی اخبار وال اسٹریٹ جرنل نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ اس معاملے سے واقف افراد کے مطابق متحدہ عرب امارات نے یہ حملے جنگ کے ابتدائی دنوں سے شروع کیے اور جنگ بندی کے اعلان کے اگلے روز تک جاری رکھے۔ ذرائع کے مطابق یہ حملے امریکہ اور اسرائیل کے ساتھ مل کر ہم آہنگی سے کیے گئے جنہوں نے امارات کا فضائی دفاع کمزور کر دیا۔ ان حملوں میں آبنائے ہرمز میں واقع قشم اور ابوموسیٰ جزائر، بندرعباس، خلیج فارس میں لاوان جزیرے کی آئل ریفائنری اور سلیویہ کے پیٹروکیمیکل کمپلیکس کو نشانہ بنایا گیا۔ ذرائع کے مطابق ان حملوں میں ایران کی توانائی تنصیبات کو بھی نشانہ بنایا گیا جبکہ ایران کی جانب سے امارات اور کیس انفراسٹرکچر پر حملوں کے جواب میں کیے گئے تھے۔ رپورٹ کے مطابق ذرائع نے بتایا کہ مسلیویہ پیٹروکیمیکل کمپلیکس پر حملہ اسرائیل کے ساتھ مل کر کیا گیا جو تاحال عالمی منڈی پر شدید ردِعمل کا باعث بنا۔

اسرائیلی فوج نے تاریخی ابراہیمی مسجد کو غیر معینہ مدت کیلئے بند کردیا

الخلیل، 30 مئی (یو این آئی) اسرائیلی فوج نے الخلیل شہر میں واقع تاریخی ابراہیمی مسجد کو غیر معینہ مدت کے لیے بند کر دیا اور زائرین کو بند دکی لگی ڈوٹ پر باہر نکال دیا۔ ذرائع کے مطابق صہیونی فورسز کی جانب سے ایک اور کھلی اشتعال انگیزی سامنے آئی، اسرائیلی فوج نے مقبوضہ مغربی کنارے کے تاریخی شہر الخلیل میں واقع مسلمانوں کی تاریخی اور مقدس ترین مسجد ابراہیمی کو غیر معینہ مدت کے لیے مکمل طور پر بند کر دیا ہے۔ اس جارحانہ اقدام کے بعد پورے فلسطین اور مقبوضہ مغربی کنارے میں شدید غم و غصے کی لہر دوڑ گئی ہے۔ فلسطینی حکام نے بتایا کہ اسرائیلی فوج نے صبح ہلکا اچانک مسجد ابراہیمی میں داخل ہوئے اور وہاں موجود نمازیوں، مسجد کے انتظامی عملے اور مختلف وفود کی ٹوٹ پر زبردستی اور دھکے دے کر مقدس احاطے سے باہر نکال دیا۔ مسجد کو تالے لگا کر سیل کرنے کے بعد، اسرائیلی فوج نے مسجد کے اندر قائم تمام سیکیورٹی چیک پوائنٹس اور لوہے کے گیٹ بھی بند کر دیے ہیں تاکہ کوئی بھی مسلمان وہاں تک نہ پہنچ سکے۔ فلسطینی وزارتِ اوقاف نے اس بزدلانہ اقدام کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے اسے "عبادت کی آزادی پر حملہ اور کھلی دہشت گردی" قرار دیا اور کہا اسرائیل اس بہنڈی کا آئین مسجد ابراہیمی کی تاریخی اور اسلامی حیثیت کو تبدیل کرنے کی مذموم تیاری کر رہا ہے۔ مبصرین کے مطابق، اس جارحانہ ہتھکنڈے کا اصل مقصد الخلیل کے قدیم اور تاریخی شہر کے فلسطینی کو مکمل طور پر بند کر کے اس پورے علاقے پر غاصبانہ کنٹرول حاصل کرنا ہے۔ مسجد ابراہیمی پر تالے لگانے اور مسلمانوں کا داخلہ بند کرنے کے اسرائیلی فیصلے کے خلاف مقبوضہ مغربی کنارے کے مختلف شہروں میں شدید احتجاجی لہر اٹھ کھڑی ہوئی ہے اور عوام میں شدید اشتعال پایا جاتا ہے۔

امریکی فوجیوں کو لوکیشن ڈیٹا سے ٹارگٹ کیے جانے کا انکشاف، پینٹاگون میں کھلبلی مچ گئی

واشنگٹن، 30 مئی (یو این آئی) امریکی فوجیوں کو لوکیشن ڈیٹا سے ٹارگٹ کیے جانے کا انکشاف کے بعد پینٹاگون میں کھلبلی مچ گئی، تمام اہلکاروں کیلئے اسمارٹ سرمز کے استعمال پر پابندیاں عائد کردی گئیں۔ تفصیلات کے مطابق امریکی محکمہ دفاع (پینٹاگون) نے ایک انتہائی سنگین سیکیورٹی الرٹ جاری کیا ہے، جس کے بعد امریکی دفاعی حلقوں میں کھلبلی مچ گئی ہے۔ انکشاف ہوا ہے کہ یہ روٹی طاقتیں اور روسی ہیکرز عام موبائل ایپس اور کمرشل ڈیٹا کے ذریعے امریکی فوجی اہلکاروں اور ان کے خاندانوں کی حساس معلومات اور لوکیشن چوری کر کے انہیں باقاعدہ نشانہ بنا رہے ہیں۔ اس پر پنگاہی صورتحال کے پیشِ نظر امریکی فوج نے اپنے تمام اہلکاروں کے لیے اسمارٹ فونز اور لوکیشن سرمز کے استعمال پر سخت پابندیاں عائد کر دی ہیں۔ پینٹاگون کا کہنا ہے کہ روسی انٹیلیجنس سے کی بیرونی دشمن طاقتیں امریکی فوجیوں کی نقل و حرکت پر مسلسل نظر رکھے ہوئے ہیں۔ امریکی حکام نے اس بات کے پختہ شواہد حاصل کر لیے ہیں کہ چوری کیا گیا یہ فوجی ڈیٹا ڈارک ویب اور مختلف خفیہ پلیٹ فارمز پر فروخت کیا جا رہا ہے۔ امریکی محکمہ دفاع کا کہنا ہے کہ یہ ایک انتہائی سنگین قومی سلامتی کا معاملہ ہے، اور فوجیوں کے کوائف اور ان کی لوکیشن کا تحفظ ہر قیمت پر یقینی بنایا جائے گا۔ اسمارٹ فونز کے استعمال پر پابندی لگانے کے ساتھ ساتھ پینٹاگون کی جانب سے امریکی 'سائبر کمانڈ' کو ہنگامی طور پر متحرک کر دیا گیا ہے۔

ٹرمپ کا آبنائے ہرمز کی ناکہ بندی ختم کرنے کا اعلان

ایران معاہدے پر ڈونلڈ ٹرمپ کا حتمی فیصلہ مؤخر: امریکی اخبار کا دعویٰ

واشنگٹن، 30 مئی (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے آبنائے ہرمز کی ناکہ بندی ختم کرنے کا اعلان کر دیا۔ سوشل ٹرتھ پر جاری بیان میں صدر ٹرمپ نے کہا کہ آبنائے ہرمز کی ناکہ ختم کردی گئی ہے اور آبنائے ہرمز کو فوری طور پر کھولنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ایران سے متعلق حتمی فیصلہ کرنے سے پہلے پیچیدگی دور ہو جائے، اب ایران کو لازمی اس بات پر متفق ہونا ہوگا کہ ان کے پاس کبھی بھی جوہری ہتھیار یا بم نہیں ہوگا۔ ٹرمپ نے کہا کہ آبنائے ہرمز کو بحری ٹریفک کیلئے بغیر کسی ٹول یا ناکہ بندی کے کھولا جائے اور پانی میں اگر کوئی بارودی سرنگ ہو انہیں ختم کیا جائے گا، ہم نے اپنے بہترین انڈر واٹر مائنس سویپرز کے ذریعے متعدد بارودی سرنگ کو ہٹا دیا ہے اب ایران باقی بچ جانے والی مائنز کو فوری ہٹانے کا کام مکمل کرے گا جو اب زیادہ دور نہیں ہوں گے۔ "تیرت انگیز اور بے مثال بحری ناکہ بندی کو اب اعلانیا جا رہا ہے آبنائے ہرمز میں پھنسے جہاز گھر واپسی کا عمل شروع کر سکتے ہیں" امریکی صدر نے بتایا کہ 11 ملٹیل ہمارے بی ٹو بمبار حملے کے بعد سے نیکیٹرڈ سٹ زمین دبی ہوئی ہے ایران کی نیکیٹرڈ سٹ کو اب ایک ارب ڈالر میں نکالے گا یہ کام ایران اور عین الاقوامی توانائی ایجنسی کے تعاون اور ہم آہنگی سے کیا جائے گا، ایران کی نیکیٹرڈ سٹ کو زیر زمین سے نکال کر تباہ کر دیا جائے گا۔

□ امریکی اخبار نے دعویٰ کیا ہے کہ ایران معاہدے پر ڈونلڈ ٹرمپ نے حتمی فیصلہ مؤخر کر دیا ہے اور پیچیدگی رم میں اہم اجلاس ہونے پر یہ ختم ہو گیا۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی زیر صدارت وائٹ ہاؤس کے انتہائی حساس پیچیدگی رم" میں ہونے والا اہم ترین اجلاس کسی حتمی فیصلے کے بغیر ختم ہو گیا۔ امریکی میڈیا نے بتایا کہ دو گھنٹے تک جاری رہنے والے اس اہائی لیول اجلاس میں ایران کے ساتھ جنگ بندی کے معاہدے میں توسیع پر غور کیا گیا، تاہم صدر ٹرمپ اس حوالے سے کوئی فیصلہ کرنے میں ناکام ہے۔ وائٹ ہاؤس نے اجلاس کی اندرونی تفصیلات جاری نہیں کیں جبکہ اس اہم امریکی اخبار نیمویارک ٹائمز نے اجلاس کے بے نتیجہ ختم ہونے کی تصدیق کی ہے۔ اجلاس کے فوراً بعد وائٹ ہاؤس کے ایک اعلیٰ عہدیدار نے میڈیا کو بریفنگ دیتے ہوئے واضح کیا کہ صدر ٹرمپ صرف اسی صورت میں معاہدے کو قبول کریں گے جو عمل طور پر امریکی مفادات کے حق میں ہو اور ان کی مقرر کردہ سرخ لکیروں پر پورا اترتا ہو۔ انہوں نے دوٹوک الفاظ میں دہرایا "ایران کو کسی بھی صورت میں جوہری ہتھیار حاصل کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی"۔ دوسری جانب تہران کی طرف سے بھی اس صورتحال پر ردِعمل سامنے آیا ہے، ایک سینئر ایرانی ذرائع نے عالمی خبر رساں ادارے رائٹرز کو بتایا کہ معاہدہ اس وقت اپنی تکمیل کے بالکل قریب ہے، تاہم اسے ابھی تک دونوں جانب سے حتمی منظوری حاصل نہیں ہو سکی۔ ذرائع کے مطابق فریقین کے درمیان پس پردہ مذاکرات کا سلسلہ بھی جاری ہے اور دونوں ممالک کے سفارت کار اہم ترین معاملات پر اتفاقِ رائے پیدا کرنے کی سرتوڑ کوشش کر رہے ہیں۔

ٹرمپ دور میں آئیس نے 5 لاکھ افراد گرفتار کیے: وائٹ ہاؤس کی ویب سائٹ کا دعویٰ

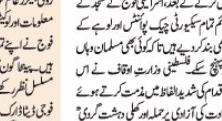

واشنگٹن، 30 مئی (یو این آئی) وائٹ ہاؤس کی جانب سے متعارف کرائی گئی متنازع ویب سائٹ Aliens.gov نے دعویٰ کیا ہے کہ امریکی ایمگریشن اینڈ کسٹم انفورسمنٹ (آئی سی ای) نے ملک بھر کے تقریباً 12 ہزار شہروں اور قصبوں میں تقریباً 5 لاکھ افراد کو گرفتار کیا ہے۔

ویب سائٹ کے اپنے اعداد و شمار نے اس وقت نئی بحث چھیڑ دی جب وہ انکشاف سامنے آیا کہ گرفتار شدگان میں 700 سے زائد امریکی شہری بھی شامل ہیں۔ وائٹ ہاؤس نے وہ خاریے درمیان چلتے پھرتے ہیں" کے عنوان سے ایک ویڈیو جاری کرنے کے بعد Aliens.gov ویب سائٹ لانچ کی، ابتدا میں سوشل میڈیا صارفین نے گمان کیا کہ شاید یہ یوایف او یا خلائی مخلوق سے متعلق کوئی اعلان ہوگا، تاہم بعد میں واضح ہوا کہ ویب سائٹ دراصل ٹرمپ انتظامیہ کی ایمگریشن پالیسیوں اور غیر قانونی تارکین وطن کے خلاف کارروائیوں کو اجاگر کرنے کے لیے بنائی گئی ہے۔ ویب سائٹ کے مطابق ایمگریشن اینڈ کسٹم انفورسمنٹ نے ملک بھر میں لاکھوں افراد کو گرفتار کیا، لیکن ڈیٹا کا جائزہ لینے پر معلوم ہوا کہ اُن کم 715 مقامات پر گرفتار افراد میں امریکی شہری بھی شامل تھے، جبکہ 83 مقامات پر درج تمام گرفتار شدگان امریکی شہری تھے، اس انکشاف کے بعد ناقدین نے ویب سائٹ کے اعداد و شمار اور طریقہ کار پر سوالات اٹھانا شروع کر دیے ہیں۔ ویب سائٹ پر مختلف شہروں کے ساتھ گرفتار شدگان کے مبینہ جرائم بھی درج کیے گئے ہیں، ہزاروں مقامات پر ایمگریشن کی خلاف ورزی بنیادی الزام کے طور پر درج ہے جبکہ متعدد مقامات پر عوامی امن میں خلل جیسی خلاف ورزیاں بھی شامل کی گئی ہیں، تاہم پانچویں حصے سے زائد مقامات پر کسی قسم کی وفاداری الزامات کا اندراج ہی موجود نہیں۔ مزید حیران کن امر یہ ہے کہ امریکی علاقے پورٹوریکو کو بعض مقامات پر الگ دائرہ اختیار کے طور پر پیش کیا گیا ہے اور ایک جگہ اسے ان غیر ملکی علاقوں کی فہرست میں بھی شامل کر دیا گیا ہے جہاں سے گرفتار شدگان تعلق رکھتے تھے، حالانکہ پورٹوریکو کے باشندے امریکی شہری ہوتے ہیں۔ بعد ازاں وائٹ ہاؤس نے وضاحت جاری کرتے ہوئے کہا کہ ویب سائٹ کا ڈیٹا انگلینڈ ہوم لینڈ سیکیورٹی سے حاصل کیا گیا تھا اور ابتدائی مرحلے میں اس میں چند ایسے مقدمات بھی شامل ہو گئے تھے جو ایمگریشن سے متعلق نہیں تھے۔ وضاحت کے بعد ویب سائٹ کے ڈیٹا میں تبدیلی کی گئی اور گرفتاریوں کی تعداد میں 2 لاکھ 70 ہزار سے زائد کمی واقع ہوئی۔ دوسری جانب انسانی حقوق کے کارکنوں اور امیگریشن پالیسی پر نظر رکھنے والی تنظیموں نے دعویٰ کیا ہے کہ ٹرمپ انتظامیہ کی جانب سے صرف خطرناک مجرموں کے خلاف کارروائی کا مؤقف سرکاری اعداد و شمار سے عمل طور پر ثابت نہیں ہوتا بلکہ تحقیقی رپورٹس کے مطابق حالیہ عرصے میں ایسے افراد کی گرفتاریوں میں بھی نمایاں اضافہ ہوا ہے جن کے خلاف کوئی فوجداری سزا موجود نہیں تھی، جبکہ 170 سے زائد امریکی شہری بھی ایمگریشن حکام کی کارروائیوں کی زد میں آچکے ہیں۔ تحقیقی جریدے وائرڈ نے اپنی رپورٹ میں دعویٰ کیا ہے کہ ویب سائٹ پر موجود انکاؤنٹر کاؤنٹر (Encounter Counter) بھی حقیقی اعداد و شمار کی عکاسی نہیں کرتا بلکہ یہ ایک مصنوعی شمارندہ (یعنی کاؤنٹر یا گننے والا) ہے جسے ویب سائٹ کے کوڈ کے ذریعے بڑھایا جاتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق اس میں دکھائی جانے والی تعداد سرکاری گرفتاریوں کے اعداد و شمار سے کئی گنا زیادہ ہے۔ ناقدین کے مطابق Aliens.gov امیگریشن کے مسئلے کو سیاسی رنگ دینے اور تارکین وطن کو غیر انسانی انداز میں پیش کرنے کی ایک کوشش ہے، جبکہ حامی حلقوں کا کہنا ہے کہ یہ ویب سائٹ امریکی عوام کو امیگریشن نفاذ کی کارروائیوں سے آگاہ کرنے کے لیے بنائی گئی ہے۔

ایبولا وائرس کی نئی قسم کا تیزی سے پھیلاؤ دنیا بھر کے لیے ہنگامی الرٹ جاری

نیویارک، 30 مئی (یو این آئی) دنیا بھر میں ایبولا وائرس کی ایک نئی اور خطرناک قسم کے تیزی سے پھیلاؤ کے پیشِ نظر عالمی ادارے صحت نے دنیا بھر کے ہوائی اڈوں اور تمام اہم ریلوے اسٹیشنوں پر مسافروں کی فوری اور سخت اسکریننگ شروع کی ہدایت کردی۔ تفصیلات کے مطابق عالمی ادارہ صحت (ڈبلیو ایچ او) نے دنیا بھر میں ایبولا وائرس کی ایک نئی اور انتہائی خطرناک قسم "بونڈی بوگیہ" کے تیزی سے پھیلنے پر ہنگامی الرٹ جاری کر دیا ہے۔ ڈبلیو ایچ او نے کہا ہے کہ اس نئی قسم کے باعث اب تک 223 ہلاکتیں رپورٹ ہو چکی ہیں اور اموات کی شرح میں مسلسل اور تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے، جس نے دنیا بھر کے طبی ماہرین کو تشویش میں مبتلا کر دیا ہے۔ عالمی ادارہ صحت کا کہنا ہے کہ ایبولا وائرس کی اس نئی اور مہلک قسم کے پھیلاؤ کو روکنا اس وقت عالمی صحت کے لیے سب سے بڑا چیلنج بن چکا ہے، صورتحال سے نمٹنے کے لیے ڈبلیو ایچ او نے متاثر ممالک اور خطوں میں ہنگامی طبی ٹیمیں اور امدادی سامان روانہ کر دیا ہے تاکہ وبا کو ایک ہی جگہ محدود کیا جا سکے۔ وبا کو عالمی سطح پر پھیلنے سے روکنے کے لیے عالمی ادارہ صحت نے دنیا بھر کی حکومتوں کو ہنگامی ایڈوائزری جاری کی ہے۔ ڈبلیو ایچ او نے تجویز دی ہے کہ دنیا بھر کے ہوائی اڈوں اور تمام اہم ریلوے اسٹیشنوں پر مسافروں کی فوری اور سخت اسکریننگ شروع کی جائے تاکہ وائرس کو دوسرے ممالک میں منتقل ہونے سے روکا جا سکے۔

امریکہ اور کیوبا کے اعلیٰ فوجی افسران کی خلیج گوانتاناموبے میں ملاقات

ہوانا، 30 مئی (یو این آئی) بڑھتے ہوئے امریکی دباؤ کے درمیان دونوں ممالک کے تعلقات تیزی سے خراب ہو رہے ہیں تو امریکہ اور کیوبا کے اعلیٰ فوجی افسران کی گوانتاناموبے میں اس ملک میں واقع امریکی فوجی اڈے پر ملاقات ہوئی ہے۔ ایک تصویر کے ساتھ جاری کردہ بیان میں کہا گیا ہے کہ امریکی جنرل فرانسس ڈونوان نے جمعہ کو کیوبائی جنرل روبرٹو ٹیلیز سولوگیوں سے ملاقات کی جس میں عملیاتی سکیورٹی کے معاملات پر ایک مختصر تبادلہ خیال× کیا گیا۔ گزشتہ ہفتے کی رپورٹس میں اشارہ دیا گیا تھا کہ ہوانا امریکی حملے کی صورت میں اس اڈے پر ڈرون حملے پر غور کر رہا تھا۔ بیان کے مطابق ڈونوان نے امریکی تصبیب کے حفاظتی دائرے کا جائزہ لیا اور فوجی اہلکاروں کی حفاظت اور عملیاتی آمادگی پر بات چیت کی۔ گوانتاناموبے جزیرہ نمائی کے جنوب مشرقی ساحل پر ہے، ان لوگوں کے خلاف انسان سوز سلوک کے الزامات کا سامنا ہے جو 11 ستمبر 2001 کے حملوں کے بعد حراست میں لیے گئے تھے۔ جنوبی کمانڈ نے کہا، نیول اسٹیشن گوانتاناموبے ایک اہم عملی اور لاجسٹک مرکز ہے جو جاری نصف کرہ میں سکیورٹی، استحکام اور جمہوریت کو نقصان پہنچانے والے خطرات سے نمٹنے کے لیے امریکی فوج کی کوششوں کی اعانت کرتا ہے× علاقے میں امریکی بحری جہاز خنوری میں جزیرے پر امریکی توانائی حاصرہ عائد کیے جانے کے باعث ہوانا۔ واشنگٹن کے تعلقات تیزی سے بگڑ گئے تھے اور پچھلے ہفتے فلوریڈا کی عدالت کی جانب سے سابق کیوبائی صدر راؤل کاسٹرو کے خلاف جرم بحانہ الزامات کے کھلنے سے یہ معاملہ مزید بگڑ گیا۔ امریکہ اب بھی گوانتاناموبے میں اس اڈے کا کنٹرول رکھتا ہے۔ امریکی فوج کے پاس اب کیریبین میں چند بحری جہاز موجود ہیں، جن میں کم از کم ایک اٹیمپٹس جہاز بھی شامل ہے، جو بدنیوزیلا آپریشن کے وقت فوج کے مقابلے میں ب

سی ایم یوگی کا بڑا حکم:

بھرتی امتحانات اور ترقیوں میں بے ضابطگیوں پر لگے گی لگام

ٹیکنالوجی پر مبنی نگرانی مضبوط بنانے اور شفافیت یقینی بنانے کی ہدایت

لکھنؤ **: اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ Yogi Adityanath نے پولیس بھرتی کے عمل میں ٹیکنالوجی پر مبنی نگرانی کو مزید مضبوط بنانے اور تمام انتخابی و تقرری کے مراحل کو ریزرویشن کے ضوابط کی مکمل پاسداری کے ساتھ شفاف، غیر جانبدار اور ذیانت آمیز انداز میں مکمل کرنے کی ہدایت دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اتر پردیش پولیس کو زیادہ موثر، جدید اور مضبوط بنانے کی سمت میں یہ سال نہایت اہم ہے، کیونکہ ریاست میں 81 ہزار سے زائد آسامیوں پر بھرتی کا عمل جاری ہے۔ وزیر اعلیٰ جمعہ کو اتر پردیش پولیس بھرتی و ترقی بورڈ کے جائزہ اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ بھرتی اور ترقی کے تمام مراحل مقررہ مدت میں مکمل کیے جائیں اور امیدواروں کی سہولت و شفافیت کو اولین ترجیح دی جائے۔ وزیر اعلیٰ نے بھرتی بورڈ کے کام کاج کی تنقیدی کرتے ہوئے باقاعدہ نگرانی اور تکنیکی وسائل کے زیادہ سے زیادہ استعمال کی ہدایت دی۔ اجلاس میں بتایا گیا کہ اس وقت بھرتی بورڈ کے ذریعے مجموعی طور پر 81,472 آسامیوں پر تقرری کا عمل جاری ہے۔ ان میں

سب انسپکٹر سول پولیس اور مساوی عہدوں کی 4,543، ہوم گارڈز کی 41,424، کانسٹیبل سول پولیس اور مساوی عہدوں کی 32,679، کمپیوٹر آپریٹر گریڈ۔ اے کی 1,352، سب انسپکٹر (فنیہ (اور پولیس اسسٹنٹ سب انسپکٹر (کلرک و اکاؤنٹس (کی 537، پروگرامر گریڈ۔ 2 کی 55، ریڈیو اسسٹنٹ آپریٹر کی 44، ہائر کلاڈیوں کے کوٹے کی 637 اور متوفی ملازمین کے اہل خانہ کے لیے 201 آسامیاں شامل ہیں۔ اجلاس میں بھرتی کے مختلف مراحل کی پیش رفت سے بھی آگاہ کیا گیا۔ سب انسپکٹر سول پولیس بھرتی-2025 کے لیے دستاویزات کی جانچ اور جسمانی معیار کے ٹیسٹ جون میں جبکہ حتمی نتیجہ جولائی کے تیسرے ہفتے میں جاری کیے جانے کی توقع ہے۔ ہوم گارڈ نامزدگی- 2025 کے تحت دستاویزات کی جانچ اور جسمانی معیار کا امتحان جولائی میں، جسمانی استعداد کا امتحان اگست میں اور حتمی نتیجہ ستمبر کے دوسرے ہفتے میں جاری کرنے کا منصوبہ ہے۔ کانسٹیبل اور مساوی عہدوں کے لیے تحریری امتحان 9 اور 10 جون 2026 کو منعقد ہوگا، جس کے لیے تقریباً 28 لاکھ امیدواروں نے درخواست دی ہے۔ اس بھرتی کا حتمی نتیجہ اکتوبر 2026 کے آخری ہفتے تک جاری کرنے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ ماہر خلاڈیوں کی بھرتی کے تحت تمام 25 کھیلوں کے ٹرائل مکمل ہو چکے ہیں اور حتمی نتیجہ جون 2026 کے دوسرے ہفتے میں جاری کیے جانے کا امکان ہے۔ دیگر تکنیکی اور دفتری زمروں کی بھرتیاں بھی مرحلہ وار جاری ہیں۔

متوفی ملازمین کے اہل خانہ کی بھرتیوں کے معاملے میں وزیر اعلیٰ نے انسانی اور عملی نقطۂ نظر اپناتے ہوئے قواعد کو آسان بنانے کی ہدایت دی۔ اجلاس میں بتایا گیا کہ اس وقت مجموعی طور پر 9,406 آسامیوں پر ترقی کا عمل جاری ہے اور متعلقہ محکمانہ امتحانات و جانچ کا کام پیش رفت پر ہے۔ جائزہ اجلاس میں یہ بھی بتایا گیا کہ سال 2017 سے سنہ 2026 تک بھرتی بورڈ کے ذریعے مختلف زمروں میں مجموعی طور پر 2,21,245 امیدواروں کا انتخاب کیا جا چکا ہے، جبکہ اسی مدت کے دوران 1,60,819 پولیس اہلکاروں کو ترقی دی گئی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اتر پردیش پولیس ملک کی سب سے بڑی اور اہم پولیس فورسز میں سے ایک ہے۔ بھرتی اور ترقی کے عمل کو تیز، شفاف اور ٹیکنالوجی پر مبنی بنا کر پولیس فورس کو مزید مضبوط کیا جائے گا۔ انہوں نے ہدایت دی کہ تمام طے شدہ اہداف مقررہ وقت میں مکمل کیے جائیں تاکہ اہل نوجوانوں کو مواقع میسر آئیں اور ریاست میں قانون و انتظام کی صورتحال مزید مستحکم ہو سکے۔

راہل گاندھی کے خلاف ہتکِ عزت کیس کی اگلی سماعت پانچ جون کو

سلطان پور، 30 مئی (یو این آئی) اتر پردیش میں سلطان پور ضلع کی ایم پی/ایم ایل اے عدالت میں کانگریس کے سینئر رہنما راہل گاندھی کے خلاف ہتک عزت کے مقدمے میں ایک نیا قانونی موڑ آیا ہے۔ شکایت کنندہ فریق نے راہل گاندھی کی آواز کا نمونہ (واٹس سیمپل) لینے کی درخواست مسترد ہونے کے خلاف ضلع عدالت میں نظر ثانی (ریویژن) پٹیشن دائر کی ہے۔ ضلع عدالت نے اس درخواست پر سماعت کرتے ہوئے نچلی عدالت سے کیس کا ریکارڈ طلب کر لیا ہے۔ معاملے کی اگلی سماعت اب 5 جون کو ہوگی۔

عدالت میں شکایت کنندہ کے وکیل سنتوش کمار پانڈے نے اس سے قبل ایم پی/ایم ایل اے کورٹ میں ایک درخواست دی تھی۔ اس میں یہ مانگ کی گئی تھی کہ راہل گاندھی کی آواز کا نمونہ لے کر واقعے سے متعلق سی ڈی میں موجود آواز سے فارنسک سائنس لیبارٹری میں اس کا ملان (موازنہ) کرایا جائے۔ تاہم، ایم پی/ایم ایل اے عدالت نے اس درخواست کو مسترد کر دیا تھا۔ اسی فیصلے کو چیلنج کرتے ہوئے وکیل سنتوش پانڈے نے ضلع عدالت میں نظر ثانی کی درخواست دائر کی ہے۔ ضلع عدالت نے ہفتے کے روز اس درخواست کا نوٹس لیا۔ عدالت نے نچلی عدالت سے کیس سے متعلق اصل ریکارڈ منگوائے ہیں۔ اس معاملے میں اگلی سماعت اور بحث کے لیے 5 جون کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ وکیل سنتوش پانڈے نے واضح کیا کہ ہتکِ عزت کا اصل مقدمہ ابھی بھی ایم پی/ایم ایل اے عدالت میں چل رہا ہے۔ اس مقدمے کی اگلی سماعت کے لیے 17 جون کی تاریخ طے ہے۔

دوسری طرف، راہل گاندھی کے وکیل کاشی پرساد شکلا نے ایڈیشنل سیشن جج راکیش یادو کی عدالت میں حاضر ہو کر اپنا وکالت نامہ دائر کیا۔ عدالت نے وکیل کا وکالت نامہ قبول کر لیا۔ وکیل کاشی پرساد شکلا نے بتایا کہ مدعی کی طرف سے پیش کردہ نظر ثانی (ریویژن) کی درخواست ایڈیشنل سیشن جج کے روم نمبر 5 میں زیر سماعت ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج ہی میں راہل گاندھی جی کی طرف سے عدالت میں حاضر ہوا اور اپنا وکالت نامہ دائر کیا۔ کورٹ نے ریکارڈ طلب کرتے ہوئے ریویژن پٹیشن پر اگلی سماعت کے لیے 5 جون کی تاریخ مقرر کی ہے۔ اصل مقدمے کی فائل میں پہلے سے 17 جون کی تاریخ طے ہے، جو ایم پی/ایم ایل اے کورٹ میں ہے۔"

فتح آباد میں آن لائن کرکٹ سٹہ بازی معاملے میں تین سٹے باز گرفتار

فتح آباد، 30 مئی (یو این آئی) ہریانہ میں فتح آباد پولیس نے محمد پور روہی علاقے میں چلائے جا رہے آن لائن کرکٹ سٹہ بازی گروہ کا بھانڈا پھوڑتے ہوئے تین ملزمان کو گرفتار کیا ہے۔ ملزمان آئی پی ایل میچوں پر آن لائن سٹہ بازی کرتے تھے۔ پولیس نے ہفتے کو بتایا کہ پولیس نمبر ایاس الڈاھمد پور روہی کے پاس گشت اور جرائم کنٹرول ڈیوٹی پر تعینات تھی۔ اسی دوران مخبر سے اطلاع ملی کہ گاؤں محمد پور روہی کے باہر کچھ نوجوان موبائل فون کے ذریعے (رجسٹریشن رانگز) اور گجرات ٹائٹنز کے درمیان کھیلے جا رہے میچ پر آن لائن سٹہ لگا رہے ہیں۔ اطلاع کی بنیاد پر پولیس نے چھاپہ مارا اور تین نوجوانوں کو شاملہ کے ہوئے گرفتار کر لیا۔ گرفتار ملزمان کی شناخت ہتنیش کمار، سندیپ اور امن جاٹکو کے طور پر ہوئی ہے۔ پولیس نے ملزمان کے قبضے سے ایک آئی فون سمیت کل پانچ موبائل فون، سٹہ بازی کا حساب کتاب درج کرنے والا رجسٹر، ایک پین اور 710.3 روپے کی نقد رقم برآمد کی ہے۔ ملزمان کے خلاف صدر تھانہ فتح آباد میں ہریانہ پریوینشن آف پبلک گیمبلنگ ایکٹ، 2025 کی دفعہ 3 کے تحت معاملہ درج کیا گیا ہے۔ پولیس نے پوچھ گچھ کے بعد ملزمان کو ضابطے کے مطابق پولیس ضمانت پر رہا کر دیا۔

ہندی صحافت دیوس پر سرجن صحافت اعزاز سے میڈیا اہلکار سرفراز

اے آئی کے دور میں جذباتی ذہانت کی ضرورت: مقررین

لکھنؤ، 30 مئی ** ہندی صحافت کے 200 سال مکمل ہونے کے موقع پر س ج جن فاؤنڈیشن اور جیتنی سہائی چندر بوس سیوا سنستھان کے زیر اہتمام 30 مئی 2026 کو سوشل ہال کے احاطے میں صحافیوں کے اعزاز میں ایک تقریب منعقد کی گئی۔ اس موقع پر مہمان خصوصی جسٹس سدھیر سکسینہ نے صحافت کی بدلتی ہوئی صورت حال پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ ڈیجیٹل انقلاب نے اطلاعات کے تبادلے کو آسان بنایا ہے، لیکن مستند اور مصدقہ خبروں کے حصول کے چیلنجز میں بھی اضافہ کیا ہے۔ خصوصی مہمان، ٹاکرز انڈیا کے ریاستی سیاسی مدیر راجیو سریواستو نے صحافت اور کاروبار کے درمیان توازن قائم رکھنے کی ضرورت پر زور دیا، جبکہ سنئر صحافی نول کانت سنہا نے کہا کہ جس نے معنوی ذہانت (اے آئی) کو چیلنج سمجھا وہ مت جائے گا، اور جس نے اسے اپنی تلوار بنایا وہ یہ جنگ جیت جائے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ اے آئی کے دور میں جذباتی ذہانت (Emotional Intelligence) کی زیادہ ضرورت ہے۔ دیپ نیٹ ورڈ من کا کامیاب نظامت میں منعقدہ اس تقریب اعزاز میں س ج جن فاؤنڈیشن کے صدر ڈاکٹر امت سکسینہ اور جیتنی سہائی چندر بوس سیوا سنستھان کے صدر امت سریواستو نے نوجوانوں کے جذبے کو سلام پیش کرتے ہوئے کہا کہ نئی نسل میں سیکھنے اور تیزی سے آگے بڑھنے کی بے پناہ صلاحیت موجود ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ بزرگ اور تجربہ کار افراد انہیں درست رہنمائی فراہم کریں۔ اس موقع پر جن صحافیوں کو اعزاز کے لیے منتخب کیا گیا ان میں دی پرنٹ کے اسٹیٹ بیورو چیف پرشانت سریواستو، آئی اے این ایس نیوز ایجنسی کے ویڈیو ترپاٹھی، روزنامہ جاگرن کے شوبھت سریواستو، خبر فاسٹ ٹیلیگرام نیوز چینل کے پرنویر کمار پانڈے، رفتار میڈیا نیوز چینل کے رہنما شتر پاٹھی، این ٹی پی کے وتیل اوستھی، امر اجالا کے فوٹو جرنلسٹ کلدیپ سنگھ، امر اجالا کے فوٹوگرافر محمد عمران، ٹنکر ٹلفٹ انٹر پرائزیس کے ریڈیو جے گھوش سے وابستہ ریسرچ کری ایٹو آنند استھانا، مائی سٹی نیوز بیچ کی شوبھا سنگھ، یونائیٹڈ نیوز سروس کے فوٹوگرافر عارف متیم، شیڈز آف رورل انڈیا کی نیوز سنگھ، ہندوستان کے فوٹوگرافر ابھیشیک کمار، لینن چینل دی نیوز پاسٹ کے کاوش عزیز، لکھنؤ ایکسپریس کے ڈھم سریواستو، این پی ٹی کے محمد معین خان، دیش پرمجدان کے مدیر کولیت سنگھ، ٹیلی اسکوپ ٹوڈے کے شمبھو شرن ورما، امرت وچار کے شوبھا تنک سنگھ سمیت دیگر صحافی شامل تھے۔ تمام اعزاز یافتگان کو یادگاری نشان اور اونگ دستر پیش کر کے سرفراز کیا گیا۔

شوہر کی بربریت کا ویڈیو وائرل، بیوی کے بال پکڑ کر بے رحمی سے پٹائی

پٹائی کے دوران بیوی کا جبڑا ٹوٹا، ملزم شوہر کے خلاف خورجہ کوتوالی میں کیس درج

بلند شہر 30 مئی (پریس ریلیز) اتر پردیش کے بلند شہر ضلع کے خورجہ تھانہ علاقے کے عابدہ نگر میں اضافی جہیز کی خاطر شوہر کے ذریعے رائفل کی بٹ سے بیوی کو بے رحمی سے پیٹنے کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ پٹائی کے دوران خاتون کے کئی دانت بھی ٹوٹ گئے جس سے وہ لہولہان ہو گئی۔ اس واقعہ کا ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہو رہا ہے۔ پولیس معاملے کا نوٹس لیتے ہوئے متاثرہ کی شکایت پر کیس درج کر کے ملزم شوہر کو حراست میں لے لیا ہے۔ پولیس معاملے کی تفتیش کر رہی ہے۔

اطلاع کے مطابق علی گڑھ کے گھاٹی پوری رہائشی ثانیہ مرزا کی شادی تین سال قبل خورجہ علاقے کے عابدہ نگر سا کن عامر ولد گل محمد سے ہوئی تھی۔ ثانیہ کے اہل خانہ کا الزام ہے کہ شادی کے بعد سے عامر ان کی بیٹی کو ذہنی اور جسمانی طور پر ہراساں کر رہا تھا۔ پولیس میں دی گئی تحریر کے مطابق 27 مئی کو صبح 9 بجے کے قریب جب ثانیہ گھر کا کام کاج کر رہی تھی، عامر ہاتھ میں رائفل لے کر وہاں پہنچا اور اس پر جان سے مارنے کی نیت سے حملہ کر دیا۔ چیخ پکار سن کر پڑوسی موقع پر پہنچے اور اسے شوہر کے چنگل سے بچایا نیز اس کے گھر والوں کو اطلاع دی۔

بہن کے ساتھ مار پیٹ کی اطلاع ملنے پر میکے والے یہاں پہنچے اور شدید زخمی حالت میں ثانیہ کو اسپتال لے گئے۔ متاثرہ کے بھائی سہیل نے بتایا کہ عامر نے شادی کے وقت فوج میں ہونے کا دعویٰ کیا تھا جو بعد میں جھوٹ ثابت ہوا۔ اس نے چھ ماہ قبل نوکری چھوڑ دی اور ثانیہ کے زیورات اور پیسے بیچ کر گھر بنا لیا۔ سہیل کا الزام ہے کہ عامر شادی کے جہیز کے لیے مسلسل ہراساں کر رہا تھا۔ متاثرہ اہل خانہ نے ملزم عامر کے خلاف خورجہ کوتوالی نگر میں تحریری شکایت درج کرائی ہے۔ پولیس نے متاثرہ کو طبی معائنے کے لیے بھیج دیا ہے۔

خورجہ کے سی او شوبھت کمار نے بتایا کہ وائرل ویڈیو اور شکایت کی بنیاد پر متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا جا رہا ہے۔ ملزم کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔ سی او نے یہ بھی واضح کیا کہ واقعے میں استعمال ہونے والی رائفل ایئر رائفل کی ہے، اصلی رائفل نہیں ہے۔

آل انڈیا محمدی مشن اور اے ایم یو اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام مفت میڈیکل کیمپ آج

لکھنؤ، 30 مئی 2026 ** آل انڈیا محمدی مشن اور اے ایم یو اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام اتوار کو صبح 10:30 بجے سے شام 4 بجے تک درگاہ دادا میاں، مال ایونیو، لکھنؤ میں ایک مفت میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ کیمپ میں بالخصوص یکسر، امید اتما اور دیگر پیرا میڈیکل اسپتالوں کے ماہر ڈاکٹروں کے ذریعے مریضوں کا مفت معائنہ اور علاج کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ مریضوں کو مفت ادویات بھی فراہم کی جائیں گی جبکہ پیتھالوجی لیب کی سہولت بھی دستیاب ہوگی۔ کیمپ میں بلڈ پریشر اور شوگر کی جانچ بھی بلا معاوضہ کی جائے گی۔ خواتین مریضوں کی سہولت کے لیے خصوصی طور پر خاتون ڈاکٹروں کا انتظام کیا گیا ہے اور پردے کا بھی مناسب اہتمام رکھا گیا ہے۔ فرحت حسن شاہ نے میڈیا کے ذریعے عوام اور ذمہ داران سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں اس کیمپ کی اطلاع پہنچائیں تاکہ زیادہ سے زیادہ ضرورت مند افراد اس سہولت سے فائدہ اٹھا سکیں۔ یہ معلومات آل انڈیا محمدی مشن پتھے کے قومی صدر محمد فیضان عتیق فرنگی محلی نے فراہم کیں۔ مزید معلومات کے لیے 9335841177 اور 9415078692 پر رابطہ کیا جا سکتا ہے تاکہ کسی بھی قسم کی دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

کنٹینر لوٹ کانڈ کا ماسٹر مائنڈ پولیس مقابلے میں گرفتار

چار ساتھی بھی دھرے گئے، لوٹا گیا کنٹینر اور فروخت شدہ فریج برآمد

لکھنؤ۔ پولیس نے ایس او جی اور سرویلنس ٹیم کی مدد سے کنٹینر لوٹ کانڈ کا پردہ فاش کرتے ہوئے ڈمی ڈرائیور سے فریج اور اسے سے لدے کنٹینر کی لوٹ کے ماسٹر مائنڈ کو پولیس مقابلے کے بعد گرفتار کر لیا، جبکہ اس کے چار ساتھیوں کو مختلف مقامات سے حراست میں لیا گیا ہے۔ ایس ایس پی جیتیندر پرکاش سنگھ نے بتایا کہ 25 مئی کو سوہرا مو تھانہ علاقے کے آشاگیرا چاکھن میں واقع ویئر ہاؤس سے 77 فریج اور 44 اے سی لاد کر کانپور جانے والا کنٹینر اچانک لاپتا ہو گیا تھا۔ کنٹینر مالک راجیش گپتا جی پی ایس کے ذریعے گاڑی کی نگرانی کر رہے تھے۔ شطہر کے بعد جب انہوں نے کنٹینر کو دوبارہ لکھنؤ کی طرف مڑتے دیکھا تو انہیں شبہ ہوا لیکن کچھ ہی دیر بعد جی پی ایس کا سگنل بند ہو گیا۔ تلاش کے دوران کنٹینر ڈرائیور نیرج کمار اٹھیس کے چھرولی علاقے کے قریب خون میں لت پت حالت میں ملا۔ پولیس اور ایس او جی کی ٹیم سی بی ڈی فورج کی بنیاد پر تحقیقات آگے بڑھا رہی تھی، لیکن پورہ اچل ایکسپریس وے کے بعد کنٹینر کا کوئی سراغ نہیں ملا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ طرمان نے کنٹینر کا رجسٹریشن نمبر تبدیل کر دیا تھا اور ٹول پلازوں پر نقد ادائیگی کر کے گزر رہے تھے۔ شطہر کے بعد جب انہوں نے کنٹینر کو دوبارہ لکھنؤ کی طرف مڑتے دیکھا تو انہیں شبہ ہوا لیکن کچھ ہی دیر بعد جی پی ایس کا سگنل بند ہو گیا۔ تلاش کے دوران کنٹینر ڈرائیور نیرج کمار اٹھیس کے چھرولی علاقے کے قریب خون میں لت پت حالت میں ملا۔ پولیس اور ایس او جی کی ٹیم سی بی ڈی فورج کی بنیاد پر تحقیقات آگے بڑھا رہی تھی، لیکن پورہ اچل ایکسپریس وے کے بعد کنٹینر کا کوئی سراغ نہیں ملا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ طرمان نے کنٹینر کا رجسٹریشن نمبر تبدیل کر دیا تھا اور ٹول پلازوں

لکھنؤ اسٹیشن پر تعمیراتی کام کے باعث متعدد ٹرینوں کے راستوں میں تبدیلی

کئی اہم ایکسپریس ٹرینیں متبادل روٹس سے چلیں گی، لکھنؤ اسٹیشن پر ٹھہراؤ منسوخ

لکھنؤ: 30 مئی 2026۔ ریلوے انتظامیہ کے مطابق شمالی ریلوے کے لکھنؤ اسٹیشن پر پلیٹ فارم نمبر 3 اور 4 پر آر ایل ڈی اے کی جانب سے جاری تعمیراتی کام کے باعث ٹریفک اور پاور بلاک لیے جانے کے سبب متعدد ٹرینوں کے راستوں میں عارضی تبدیلی کی گئی ہے۔ نٹک پور سے یکم جون 2026 کو چلنے والی 15074 نٹک پور۔ سنگرولی ایکسپریس تبدیل شدہ راستے آشنگر۔ ٹرانسپورٹ نگر۔ اترینیا کے ذریعے چلائی جائے گی۔ اس تبدیلی کے باعث ٹرین کا ٹھہراؤ لکھنؤ اسٹیشن پر نہیں ہوگا جبکہ اضافی ٹھہراؤ آشنگر اور اترینیا اسٹیشنوں پر ہوگا۔ نٹک پور سے 31 مئی 2026 کو چلنے والی 15076 نٹک پور۔ شتابدی نگر ایکسپریس بھی آشنگر۔ ٹرانسپورٹ نگر۔ اترینیا راستے سے چلائی جائے گی۔ اس کا ٹھہراؤ لکھنؤ میں نہیں ہوگا جبکہ آشنگر اور اترینیا میں اضافی اسٹاپ دیا جائے گا۔ سنگرولی سے 30 مئی 2026 کو چلنے والی 15073 سنگرولی۔ نٹک پور ایکسپریس بھی آشنگر۔ ٹرانسپورٹ نگر۔ اترینیا کے ذریعے چلائی جائے گی۔ اس کا ٹھہراؤ اترینیا، ٹرانسپورٹ نگر۔ آشنگر راستے سے چلے گی۔ اس کا ٹھہراؤ لکھنؤ اور آشنگر میں اضافی قیام ہوگا۔ شتابدی نگر سے 31 مئی 2026 کو چلنے والی 15073 نٹک پور ایکسپریس بھی آشنگر۔ ٹرانسپورٹ نگر۔ اترینیا کے ذریعے چلائی جائے گی۔ اس کا ٹھہراؤ اترینیا اور آشنگر میں اضافی قیام ہوگا۔ کانپور سینٹرل راستے سے چلائی جائے گی۔ لکھنؤ میں قیام نہیں ہوگا جبکہ اترینیا اور آشنگر میں اضافی قیام ہوگا۔ گورکھپور سے 30 اور 31 مئی 2026 کو چلنے والی 15025 مئو۔ آنند وہار ٹرمینس ایکسپریس بارہ بنکی۔ مہبھر۔ ایش باغ۔ کانپور سینٹرل راستے سے چلائی جائے گی۔ لکھنؤ میں قیام نہیں ہوگا جبکہ ایش باغ، باشاہ نگر اور ایش باغ میں اضافی اسٹاپ ہوگا۔ آنند وہار ٹرمینس سے 31 مئی 2026 کو چلنے والی 22412 آنند وہار ٹرمینس۔ نہار نگلن ایکسپریس مانک نگر۔ ایش باغ۔ مہبھر راستے سے چلے گی۔ لکھنؤ اسٹیشن پر قیام نہیں ہوگا جبکہ ایش باغ اور باشاہ نگر میں اضافی ٹھہراؤ ہوگا۔ سابرمتی سے 30 مئی 2026 کو چلنے والی 19409 سابرمتی۔ گورکھپور ایکسپریس مانک نگر۔ ایش باغ۔ مہبھر راستے سے چلائی جائے گی۔ لکھنؤ میں قیام نہیں ہوگا جبکہ ایش باغ اور باشاہ نگر میں اضافی اسٹاپ ہوگا۔ ڈبرو گڑھ سے 30 اور 31 مئی 2026 کو چلنے والی 15909 ڈبرو گڑھ۔ لال گڑھ ایکسپریس بڈھول۔ سیتاپور۔ شاہجہاں پور راستے سے چلائی جائے گی۔ اس کے نتیجے میں بارہ بنکی، لکھنؤ، بالامئو اور ہردوئی اسٹیشنوں پر اس کا ٹھہراؤ نہیں ہوگا جبکہ بڈھول اور سیتاپور میں اضافی قیام ہوگا۔

ناگپور میں انجینئرنگ کام کے باعث متعدد خصوصی ٹرینوں کے راستوں میں تبدیلی

گورکھپور، حیدرآباد اور بنگلور روٹ کی ٹرینیں متبادل راستوں سے چلائی جائیں گی

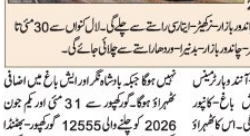

گورکھپور، 30 مئی 2026: ریلوے انتظامیہ نے مرکزی ریلوے کے ناگپور اسٹیشن پر جاری انجینئرنگ کام کے باعث چند خصوصی ٹرینوں کو متبادل راستوں سے چلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ حیدرآباد سے 5 جون 2026 کو چلنے والی 07075 حیدرآباد۔ گورکھپور خصوصی ٹرین وردھا۔ سیوگرام۔ ناگپور۔ نرکھیڑ۔ اینارتی راستے سے چلائی جائے گی۔ گورکھپور سے 31 مئی تا 7 جون 2026 تک چلنے والی 07076 گورکھپور۔ حیدرآباد خصوصی ٹرین اینارتی۔ نرکھیڑ۔ چاندور بازار۔ سدنیرا۔ وردھا راستے سے چلائی جائے گی۔ بنگلورو سے 2 جون 2026 کو چلنے والی 05073 بنگلورو سٹی۔ لال کنواں خصوصی ٹرین وردھا۔ سدنیرا۔ چاندور بازار۔ نرکھیڑ۔ اینارتی راستے سے چلے گی۔ لال کنواں سے 30 مئی تا 6 جون 2026 تک چلنے والی 05074 لال کنواں۔ بنگلورو سٹی خصوصی ٹرین اینارتی۔ نرکھیڑ۔ چاندور بازار۔ سدنیرا۔ وردھا راستے سے چلائی جائے گی۔

حج-2026 کے عازمین حج کی واپسی 01 سے 17 جون 2026 تک ہوگی

لکھنؤ: 30 مئی۔ حج-2026 کی لکھنؤ پرواز کی جگہ (ایئرپورٹ) سے واپسی کی پروازیں تاریخ 01 جون 2026 کو رات 15:10 بجے سے آنا شروع ہوں گی، جو 17 جون 2026 تک جاری رہیں گی۔ حج مسافروں کو رہنمائی فراہم کرنے والے ادارے حج ہاؤس نے اس کی اطلاع دی ہے۔ حج ہاؤس کے مطابق اس سال ایئرپورٹ پر تعمیراتی کام چل رہا ہے، جس کی وجہ سے عازمین حج کو لینے کے لیے کم سے کم لوگ ایئرپورٹ پہنچیں۔ پارکنگ کی جگہ بھی کم ہونے کی وجہ سے گزرانی ہے کہ گاڑیوں کی پارکنگ کے لیے پروازوں کے وقت سے آدھا گھنٹہ پہلے ہی پہنچیں تاکہ تعمیراتی کام کے باعث ایئرپورٹ پر کھچا۔ ہونے کی وجہ سے گاڑیوں کی پارکنگ میں مسئلہ نہ ہو اور جام کی صورتحال نہ بنے۔ اگر عازمین حج کے رشتہ داروں کو گاڑی تھوڑی دیر کے لیے پارک کرنی ہو تو وہ اپنی گاڑی حج ہاؤس میں رکھ سکتے ہیں۔ لیکن دھیان رہے کہ واپسی کے وقت حج ہاؤس میں رکنے کا کوئی انتظام نہیں کیا جاتا ہے۔

اودھ نامہ

ہندوستانی معاشرے کی بدلتی نفسیات

ہندوستان کے بارے میں دنیا میں یہ کہا جاتا ہے کہ یہ ایک سیکولر اور مذہبی رواداری اور عدم آہنگی والا ملک ہے۔ یہاں مختلف تہذیبوں، مختلف بولیوں، مختلف زبانوں، اور مختلف مذاہب کے ماننے والے اپنی مذہبی آزادی کے ساتھ مل کر رہتے ہیں۔ اور یہی رنگا رنگی اور ہم آہنگی ہمارے ملک ہندوستان کی امتیازی شان ہے۔ یعنی یہ ایک ایسا ملک ہے جہاں اختلاف کے باوجود باہمی احترام کی ایک روایت قائم رہی ہے۔ اس سرزمین کی شناخت ہی دراصل اسی تنوع کی بنا پر ہے۔ یہاں صدیوں تک مسجدوں کی اذانیں اور مندروں کی گھنٹیاں ایک ساتھ سنائی دیتی رہیں اور عوام نے مذہبی فرق کے باوجود ایک دوسرے کے ساتھ زندگی گزاری۔ ایک دوسرے کے تہواروں میں محبتوں کے ساتھ شرکت رہی۔ یہ روایتیں آج بھی ملک کے ایک بڑے حصے میں زندہ ہیں اور لوگ انہی کے ساتھ جی رہے ہیں۔ لیکن حالیہ برسوں میں بہت تیزی کے ساتھ ملک کے سماجی اور سیاسی ماحول میں ایک ایسی تبدیلی بھی محسوس کی جارہی ہے جس نے ملک کے سیکولر ڈھانچے کو متاثر کرنا شروع کر دیا ہے اور ملک کے سنجیدہ طبقوں کی فکر مندی بھی کر دیا ہے۔ اس کی شرعات کس روایت کو متاثر کرنا شروع کیا، اور ملک کی تمام بڑی مساجد اور خانقاہوں پر نظر بن گاڑی جائے تو لگتی تو اس وقت کے وزیر اعظم راجی وگاندھیجی ایک دوراندیشی شاندقدم اٹھاتے ہوئے ایک ایسا قانون بھی پاس کر دیا کہ 1947 یعنی ملک کی آزادی کے وقت جو عبادت گاہیں وغیرہ جیسی تھیں وہ اسی حالت میں رہیں گی اور ان کے ساتھ کسی طرح کی چھیڑ چھاڑ نہیں کی جائے گی۔ اور اس قانون سے بابری مسجد کو مستثنیٰ رکھا گیا۔ پھر یہ بھی ہوا کہ بابری مسجد کا فیصلہ ہو گیا کہ وہ جگہ رام مندر والوں کو دے دی گئی اور فیصلہ میں یہ بھی لکھا گیا کہ اس جگہ کسی مندر کو توڑ کر مسجد بنانے کے شواہد اور ثبوت نہیں ملے۔ فیصلہ کی تفصیل میں یہی ثابت ہوا کہ بابری مسجد ایک مسجد ہی تھی اور اسے شہید کرنے والوں نے غلط کام کیا۔ جزیہ کر مسجد کے لئے الگ جگہ دے دی گئی لیکن افسوس کہ رام مندر تو بنگ بن گیا لیکن مسجد کا ابتک نقشہ ہی پاس نہیں ہو سکا ہے۔ اور شاید ہو بھی نہیں۔ خیر اسے برداشت کیا گیا لیکن اس فیصلے کے بعد مرچ کے نیچے ایک مندر کا بھوی ٹھونکا جانے لگا۔ یہاں تک کہ اترپاس کے سمر براہو ی کو نہایا رکھا ہر مرچ کے اندر مندر خواش کر تا ٹھیک نہیں ہے۔ لیکن اس کا کوئی اثر نہیں ہو سکا۔ اور پھر ایک بار جی آئی کے ٹی سجودوں کے خلاف دھرنے کئے گئے اور کئی معاملات کو عدالتوں نے سنوائی کے لیے منظور کر لیا۔ انتخابات کے دوران کھلم کھلا یک مذہب کے خلاف آگ لگی جانے لگی اور اس مہم میں وزیر اعلیٰ سے لے کر وزیر اعظم تک شامل رہے، الیکشن کمیشن پر سخی سوالات اٹھائے جانے لگے۔ الیکشن کمیشن کے چیف کے انتخاب کا طریقہ کار بدل دیا گیا۔

موجودہ ہندوستان میں اب عبادت گاہیں صرف عبادت تک محدود نہیں رہیں بلکہ انہیں سیاسی مباحث، انتہائی حکمت عملیوں اور عوامی جذبات کو متاثر کرنے کے ذرائع کے طور پر استعمال کیا جانے لگا ہے۔ مدھیہ پردیش کی سات سو سالہ قدیم مسجد کا قبضہ مندر کے تحت میں کر دیا گیا اور پردیش کے شہر آباد کے قصبہ کسمڈی کلاں میں واقع مقبرہ والی مسجد میں اس بار نماز پر پابندی لگا دی گئی۔ ایک ایسا مقام جہاں برسوں سے لوگ عبادت کرتے آرہے تھے، اچانک اس کے مذہبی وجود پر سوالات کھڑے کیے جانے لگے۔ کہیں اسے قدیم قلعہ قرار دیا گیا، کہیں اس کے نیچے مندر ہونے کے دعوے کیے گئے۔ اس کے بعد سوشل میڈیا پر ویڈیو، جذباتی تقاریر اور اشتعال انگیز بیانات کا سلسلہ شروع ہو گیا، جس نے ماحول کو متاثر کیا۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ مقامی سطح پر رہنے والے سنجیدہ ہندو اور مسلمان اس کشیدگی سے خود کو الگ رکھنے کو کافی دیے ہیں۔ اس کا کہنا تھا کہ برسوں تک وہاں کسی قسم کا تنازعہ نہیں تھا مگر اب بیرونی عناصر ماحول میں تناؤ پیدا کر رہے ہیں۔ یہ صورتحال صرف ایک مقام تک محدود نہیں۔ ملک کے مختلف حصوں میں اس نوعیت کے تنازعات مسلسل سامنے آرہے ہیں۔ مدھیہ پردیش کی بھوج شالہ اور کمال مولیٰ مسجد کا معاملہ ہو یا دیگر ریاستوں میں عبادت گاہوں سے متعلق نئے دعوے، ہر جگہ ایک ایسا ماحول بنتا جا رہا ہے جس میں مذہبی حساسیت کو سیاسی فائدے کیلئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ مقامات پر برسوں سے قائم ہم آہنگی اچانک تنازعے میں تبدیل ہو جاتی ہے اور عوام کے اندر بے اعتمادی بڑھنے لگتی ہے۔ یہی وہ دیکھا جا رہا ہے کہ اب مسجدوں، مدرسوں، اذان، محراب اور وقف املاک جیسے معاملات کو بار بار سیاسی گفتگو کا حصہ بنایا جا رہا ہے۔ کہیں مدرسوں کی زمینوں پر سوال اٹھتے ہیں، کہیں اذان کو تنازعہ بنایا جاتا ہے، کہیں نماز کے اجتماعات پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ اگر ان تمام واقعات کو الگ الگ دیکھا جائے تو بظاہر یہ عام سیاسی بیانات معلوم ہوں، مگر جب یہی واقعات مسلسل کے ساتھ سامنے آتے ہیں تو ایک زہریلا سماجی رجحان واضح ہونے لگتا ہے۔ اور صاف ہونے لگتا ہے کہ یہ سب کچھ اچانک نہیں ہوا بلکہ سب کچھ سوچی سمجھی حکمت عملی کے تحت انجام دیا جا رہا ہے۔

حکومت کی سطح پر بھی کوئی کسی اس کارروائی کو نہیں کی گئی جس سے مسلمانوں میں پیتا ثر عام ہو تا کہ سب کا ساتھ سب کا وکاس اور سب کا وشواس کا نعرہ، حقیقت تھا۔ مسلمانوں کے اندر ایک اضطراب محسوس ہونے لگا ہے کہ ان کی مذہبی شناخت اور ادارے مسلسل سوالات کے دائرے میں لائے جا رہے ہیں۔ یہی احساس ایک نفسیاتی عدم تحفظ کو جنم دیتا ہے۔ جب کسی طبقے کو یہ لگنے لگے کہ اس کی عبادت گاہیں، اس کے تعلیمی مراکز اور اس کی مذہبی آزادی مسلسل دباؤ میں ہیں تو اس کے اثرات صرف سیاست تک محدود نہیں رہتے بلکہ پورے معاشرے کی نفسیات متاثر ہونے لگتی ہے اور ہو رہی ہے۔

گائے کی سیاست اور مسلمان

معصوم مرادآبادی

راجستھان کے شہر جیسلمیر میں ایک بڑے کوڑا گھر سے 500 سے زیادہ مردہ گایوں کی گلی سڑی لاشیں برآمد ہوئی ہیں۔ یہ لاشیں اس قدر بوسیدہ اور خراب حالت میں تھیں کہ ان کے پاس جانا بھی ممکن نہیں تھا۔ سوشل میڈیا پر وائرل ایک ویڈیو اس سنسنی خیز واقعہ کو بہت کچھ کا موضوع بنا دیا ہے اور اس معاملے میں انتظامیہ اور حکومت سے جواب طلب کئے جا رہے ہیں۔ خاص بات یہ ہے کہ اتنی بڑی تعداد میں گایوں کی سڑی ہوئی لاشیں ملنے پر میڈیا میں کوئی ہلچل نہیں ہے۔ اس کی وجہ شاید یہ ہے کہ راجستھان میں بی جے پی سرکار ہے اور گایوں کو اس انجام تک پہنچانے والے وہی لوگ ہیں جو اسے ماں کا درجہ دیتے ہیں اور اس کی بے حرمتی کے نام پر مسلمانوں کو نشانہ بنانے کے لیے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ اگر یہی واقعہ کسی ایسی ریاست میں پیش آیا ہوتا جہاں غیر بی جے پی حکومت ہوتی یا پھر اس قسم کی واردات کسی مسلم علاقہ میں ہوئی ہوتی تو اب تک ہندوا نتہا پسند تنظیموں نے آسمان سر پر اٹھا لیا ہوتا، مگر ایسا یہ ہے کہ جیسلمیر میں گایوں کی اس درگت کے بارے میں بیشتر اخبارات نے خبریں چھاپنے سے بھی گریز کیا ہے۔

بلاشبہ گائے کو ہندو ماں کا درجہ دیتے ہیں۔ ہم اس حوالے سے اپنے برادران وطن کے جذبات کا احترام کرتے ہیں اور اپنی تحریروں میں اس بات کی تلقین کرتے چلے آئے ہیں کہ گائے کے ساتھ احترام کا سلوک کیا جانا چاہئے مگر جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اس ملک میں گائے کا استعمال عقیدت سے زیادہ مسلم مخالف سیاست کے لیے ہو رہا ہے تو ہمیں تکلیف ہوتی ہے۔ یوں تو ہندو مذہب میں گائے کو ہمیشہ سے احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا رہا ہے لیکن 2014 کے بعد گائے عقیدت کی بجائے سیاست کا ہتھیار بن گئی ہے۔ یعنی مرکز میں بی جے پی کے اقتدار میں آنے کے بعد اس کی سیاسی اہمیت میں کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے۔ گائے کو تحفظ اور عقیدے سے زیادہ سیاسی مقاصد کا حصول ہو گیا ہے اور اس کا سب سے بڑا نشانہ مسلمان ہیں۔ ملک میں جگہ جگہ گئو رکشا دل بن گئے ہیں، جنہیں پولیس اور انتظامی مشنری سے زیادہ اختیارات حاصل ہیں۔ انہیں یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ گایوں کی نقل وحمل پر کہیں نظر رکھیں اور جہاں کہیں انہیں شبہ ہو یا افواہ کا روائی بھی کریں۔ یہی وجہ ہے کہ مرکز میں بی جے پی کے اقتدار میں آنے کے بعد اب تک گئو رکشکوں کے ہاتھوں 100 سے زیادہ مسلمانوں کو بھی تشدد میں ہلاک کیا جا چکا ہے۔ ان سبھی پر یہ الزام عائد کیا گیا وہ گائے اور گائے کے گوشت کی اسمگلنگ میں ملوث تھے۔ اس سلسلے کی سب سے بھیانک واردات 2015 میں عیدالاضحیٰ کے موقع پر اتر پردیش کے دادری ٹاؤن میں ہوئی تھی جہاں ایک اڈھیڑ عمر شخص محمد اخلاق کو اپنے فریج میں گائے کا گوشت رکھنے کے الزام میں انتہائی بے دردی سے پیٹ پیٹ کر ہلاک کر دیا گیا تھا۔

یہ گائے کے نام پر انجام دی گئی بھجی تشدد کی بدترین واردات تھی، جس کی گونج پورے ملک میں سنائی دی تھی۔ بعد کو جب متاثرہ پولیس نے محمد اخلاق کے فریج میں موجود گوشت کی فورینک جانچ کرائی تو یہ گوشت بھینس کا ثابت ہوا، لیکن ان لوگوں کو اب تک کوئی سزا نہیں ملی ہے جنھوں نے محمد اخلاق کے قتل کی واردات انجام دی تھی۔ امید یہی تھی کہ اس، بہانہ قتل کے بعد حکومت حرکت میں آئے گا اور گائے کے خوساستہ محافظوں پر لگام لگائے گی، لیکن ایسا نہیں ہوا بلکہ یہ پورے ملک میں ایک ٹرینڈ بن گیا اور مسلمانوں کو کوئشی یا گائے کا گوشت لے جانے یا زندہ مویشیوں کی نقل وحمل کرنے کی پاداش میں بھجی تشدد کا نشانہ بنایا جانے روز کا معمول بن گیا۔ آج بھی بی جے پی کے اقتدار والی ریاستوں میں گئو رکشکوں کے منظم گروہ سرگرم ہیں جو مویشیوں کی تجارت کرنے والوں سے ناجائز وصولی کا کاروبار کرتے ہیں بےصورت دیگر ان پر گوکشی میں ملوث ہونے کا الزام لگا کر بدترین تشدد کا نشانہ بناتے ہیں۔

حال ہی میں جمعیۃ العلماء کے صدر مولانا ارشد مدنی نے گائے کو قومی جانور کا درجہ دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ ساتھ ہی بابر محمد انصاری نے بھی اس مطالبے کی تائید کی ہے۔ لیکن حکومت کی طرف سے اس پر کوئی ردعمل سامنے نہیں آیا ہے۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ بی جے پی کے اقتدار والی بعض ریاستیں ایسی ہیں جہاں گائے کھانے کی کھلی چھوٹ ہے۔ ملک کے 28 صوبوں میں سے آٹھ صوبوں میں گائے کشی اور اس کا گوشت فروخت کرنے پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ ان میں اروناچل پردیش، گوا، کیرل، میگھالیہ، میزورم، ناگالینڈ، تریپورہ اور مغربی بنگال کے علاوہ دادر اور گجرو بلی، دمن اور پانڈیچری جیسے مرکز کے ماتحت علاقے بھی شامل ہیں۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ گائے ان ریاستوں کے باشندوں کو بہت مرغوب ہے اور ان میں بشیتر غیر مسلم اور آدی واسی باشندے ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ان صوبوں میں گائے پالنے اور انھیں قصائیوں کے ہاتھوں فروخت کرنے کا کام بھی غیر مسلم ہی کرتے ہیں۔

مغربی بنگال میں بھی صورتحال یہی ہے جہاں حال ہی میں بی جے پی ہزار جتن کرنے کے بعد اقتدار میں آئی ہے۔ مغربی بنگال میں نافذ قانون مجریہ 1951 کے مطابق چودہ سال سے کم عمر کی گائے کا ذبیحہ غیر قانونی ہے، جسے بی جے پی کی نئی ڈپٹی سرکار نے اس انداز میں نافذ کیا ہے کہ وہاں کے ہندو کسانوں کے سامنے روزی روٹی کا مسئلہ کھڑا ہو گیا۔ بتر عید کے موقع پر سیکڑوں کسان اپنی گائیں فروخت کرنے منڈیوں میں آئے، لیکن مسلمانوں نے خریدنے سے انکار کر دیا۔ سوشل میڈیا پر وائرل کئی ویڈیوز میں مقامی کسان اور مویشی تاجر حکومت کے فرمان کے خلاف شکایت کرتے ہوئے نظر آئے کیونکہ سویدو اوبھکاری سرکار کے حکم کے بعد مغربی بنگال کے مسلمانوں نے گائے کی قربانی سے ہاتھ کھینچ لیا۔ کئی ہندو خواتین کہہ رہی تھیں کہ انھوں نے اپنے زیورات گروی رکھ کر مویشی خریدا تھا کہ بتر عید کے موقع پر انھیں اس کی اچھی قیمت ملے گی۔ انھوں نے ان مویشیوں کو خوب کھلا پلا کر فربہ اور صحت مند کیا لیکن اب حکومت نے جس قانون کا نفاذ کیا ہے، اس کی رو سے گائے اور بھینس کا ذبیحہ صرف سرکاری سر ٹیفکیٹ جاری ہونے کے بعد ہی کیا جا سکتا ہے جس میں اس کی تصدیق ضروری ہے کہ مویشی کی عمر 14 برسال سے زائد ہو، مستقل طور پر معذور یا قابونی طور پر ذبح کے لیے موزوں ہو۔

اس دوران عیدالاضحیٰ سے ایک روز قبل سپریم کورٹ میں ایک عرضی دائر کر کے ملک بھر میں گائے کی قربانی پر پابندی کا مطالبہ کیا گیا ہے، لیکن سپریم کورٹ نے اس پر فوری سماعت سے یہ کہتے ہوئے انکار کر دیا ہے کہ "آپ عید سے ایک روز قبل محض تشہیر حاصل کرنے کے لیے عدالت آئے ہیں"۔ یہ عرضی ہندو مہاسبھا کی طرف سے دائر کی گئی ہے۔ گائے پر ہی کیا موقوف فسطائی طاقتیں ملک میں عیدالاضحیٰ کے موقع پر جائز مویشیوں کی قربانی پر بھی پابندی کے مطالبات کر رہی ہیں۔ بمبئی کی ایک ہاؤسنگ سوسائٹی میں بکروں کی قربانی رکوانے کے لیے دشوند ویر پرشد اور بجرنگ دل کے کارکنوں نے اچھی خاصی اچھل کود کی۔ بعض سرپھروں نے تو جانوروں کے تحفظ کے لیے ورچول قربانی" کا بھی شوشہ چھوڑا ہے تاکہ انھیں جیسلمیر جیسے کوڑا گھروں میں گلا سڑا کر مارا جا سکے۔ ہر بار کی طرح اس بار بھی قربانی رکوانے کے لیے فسطائی طاقتوں نے طرح طرح کے حربے اختیار کیے اور مسلمانوں کو مشتعل کرنے کی کوششیں کی، لیکن مسلمانوں نے کمال صبر وتحمل سے کام لے کر شرپسندوں کی سازش کو ناکام بنا دیا اور عیدالاضحیٰ ساتھ خیریت سے گزر گئی۔

☆☆☆

masoom.moradabadi@gmail.com

مودانی معاشی ماڈل اور نوجوانوں کا کاکروچ دل

ڈاکٹر سلیم خان

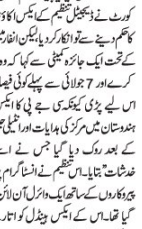

سپریم کورٹ کے چیف جسٹس آف انڈیا (سی جے آئی) سوریہ کانت کا کاکروچ اب ہائی کورٹ کے دروازے پر دستک دے رہا ہے۔ کاکروچ جنتا پارٹی کے ہائی اتھیجیت ڈیکے کی جانب سے اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹس کو بلاک کرنے کو چیلنج کرنے والی عرضی پر 29 مئی کو دہلی ہائی کورٹ نے مرکزی حکومت اور سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس کو نوٹس جاری کیا۔ ہائی کورٹ نے ڈیجیٹل تنظیم کے ایکس اکاؤنٹ کو غیر مسدود کرنے کا حکم دینے سے تو انکار کر دیا لیکن اظہار خیال پر پابندی کے قواعد کے تحت ایک جائزہ کمیٹی سے کہا کہ وہ اس معاملے کی جانچ کرے اور 7 جولائی سے پہلے کوئی فیصلہ کرے۔ یہ ضرورت اس لیے پڑی کیونکہ سی جے پی کا ایکس ہینڈل 21 مئی کو ہندوستان میں مرکز کی ہدایات اور آئی ٹی جنس بیورو کے نوٹس کے بعد روک دیا گیا جس نے اسے "قومی سلامتی کے خدشات" بتایا۔ اس تنظیم نے انسٹاگرام پر 22 ملین سے زیادہ پیروکاروں کے ساتھ ایک وائرل اذان یا اذان ریحان میں تبدیل ہو گیا تھا۔ اس کے ایکس ہینڈل کو اتارنے کے بعد اس نے "کاکروچ واپس آگیا ہے" کے نام سے ایک اور اکاؤنٹ لانچ کیا، جس کی ٹیگ لائن تھی "کاکروچ ڈوٹ ڈاٹی"۔ ان ڈیجیٹل پرچیزیکل اسٹرائیک کے بعد ہی جے پی کے بانی نے مرکز پر تنقید کرتے ہوئے زہریلے مودی کی قیادت والی حکومت کو "آمرانہ" قرار دیا۔

بی جے پی کے ہنما اجیو چندر شیکھر نے الزام لگایا ہے کہ 'کاکروچ جنتا پارٹی' کا سوشل میڈیا رجسٹرڈ اصل ایک منظم مرحد پار انداز کا ہم کا حصہ ہے۔ اس کا مقصد وزیر اعظم نریندر مودی کی حکومت کو نشانہ بنانا اور ہندوستان میں عدم استحکام پیدا کرنا ہے۔ انہوں نے ایکس پر جاری بیان میں کہا کہ اس ہم کو سوشل میڈیا پر بوٹس اور مصنوعی ذہانت (AI) کے ذریعے تقویت دی گئی ہے۔ ان کے مطابق 'سوشل میڈیا بوٹس اور تنصیبات کے طور پر استعمال ہونے والی AI کے دور میں جعلی گمراہ کن ظاہر قدرتی بیانیے تخلیق کیے جا سکتے ہیں تاکہ معاشروں کو کمزور کیا جا سکے'۔ یہی بات دو ہفتے قبل اسرائیل کے وزیر اعظم تن یاہو نے کہی تھی کہ اسرائیل کو پاکستانی اسی طریقے سے بدنام کر رہے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ اپنی غلطیوں کا اعتراف کرنے کے بجائے دوسروں کو مورد الزام ٹھہرانے والے یہ احمق بذات خود ہمارے آئی کا استعمال کر کے ناموری کیوں نہیں حاصل کر لیتے۔

بی جے پی اپنے گراف اب بہت پرانا ہو گیا ہے کہ ہندوستان کی ترقی اور جدید بعض بیرونی قوتوں اور مفاد پرست عناصر کو قابل قبول نہیں آرہا ہے اسی لیے ہونا تو یہ وزیر اعظم سویڈن کے اندر یہ اعلان نہ کرتے کہ بہت برے دن آنے والے ہیں اور کروڑوں لوغر یب ہو جانے والے ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ تعداد ہندوستانیوں کی ہوگی۔ کانگریس کے دیویندر سنگھ ہوڈا نے 'کاکروچ جنتا پارٹی' سے منسلک اکاؤنٹس کے خلاف کارروائی کو بھوجپای اقدار کے منافی قرار دیا۔ انہوں نے کہا، 'اگر کوئی سوشل میڈیا پر حکومت پر تنقید کرے اور اس کا اکاؤنٹ بند کر دیا جائے تو یہ جمہوریت کے لیے مناسب طرز عمل نہیں۔ ہوڈا کے مطابق یہ آن لائن تحریک نوجوانوں کے غصے اور عکوتی نظام سے برحق بے چینی کی عکاسی کرتی ہے۔

دیویندر ہوڈا نے خبردار کیا کہ کوئی بھی سیاسی جماعت اس تحریک کو اپنے مفاد کے لیے استعمال نہیں کر رہا چاہیے کیونکہ اس سے تحریک کی اصل روح متاثر ہو سکتی ہے۔ وہ خود نوجوان ہیں اس لیے اپنی نسل کے جذبات کو سمجھتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ ایسا کہہ سکیں۔ یہ بات درست ہے کہ ہندوستان میں عدم استحکام پیدا کرنا ایسے لوگوں کی موجودہ جواسے بی جے پی یا سنگھ پر پروپاگنڈا کیسے سازش سمجھتے ہیں۔ وہ لوگ اس کا موازنہ اڈا ہزارے کی تحریک یا عام آدمی پارٹی سے کرتے ہیں مگر یہ بھول جاتے ہیں کہ جس وقت وہ تحریک چلائی گئی تھی کانگریس مرکز میں برسر اقتدار تھی۔ اس وقت عوام کے اندر مہنگائی اور بیروزگاری کے سبب پائی جانے والی بے چینی کو بھنانے کے لیے اسے بدخواہی سے جوڑا گیا۔ اس کا فائدہ اٹھا کر کانگریس کی حکومت کو گرا کر بی جے پی اقتدار میں آگئی۔ اب اسی بے چینی کا فائدہ اٹھا کر کانگریس اقتدار میں آسکتی ہے بشرطیکہ کلام عامہ اقبال کے اس اجتہاد کی جانب توجہ دے جس میں کہا گیا ہے کہ

آئین نو سے ڈرنا طرز کہن پر اڑنا
منزل یہی کٹھن ہے قوموں کی زندگی میں

جنوب مشرق ایشیا میں جین زی کے ذریعہ آنے والا انقلاب نیا نہیں ہے۔ سری لنکا، بنگلہ دیش اور پھر نیپال میں نوجوانوں نے نظام بہت طاقتور نظر آنے والے اقتدار کو اکھاڑ پھینکا کیونکہ نوجوانوں کے بارے میں ہی شاعر شباب جوش ملیح آبادی نے کہا تھا: 'کام ہے میرا تغیر، نام ہے میرا شباب ۰۰۰ میرا نعرہ انقلاب و انقلاب و انقلاب' نوجوانوں میں ایسی قوت عمل ہوتی ہے کہ وہ وقت کے دارا و سکندر کی بساط الٹ دیتے ہیں۔ عوام اس کا ہر صرف بھرپور تعاون کرتے ہیں بلکہ انقلاب کا جشن بھی مناتے ہیں مگر اس کے بعد جب ان سے انتخاب میں پوچھا جاتا ہے کہ اقتدار کی زمام کار کسے سونپی جائے تو وہ تحریک کا سرکیا ستادوں پر ہی بھروسا رکھا تھا۔ یونو جوانوں کی تحریک ایک ایسا بلند وزر جھیں ہے جو ژمغرائی شیش گل کو ملیا میٹ کر دے گی لیکن پھر اس پر تشدد کو لے جانے والی اور کھلیش جیسے رہنماؤں پر ہی اعتماد کا اظہار کیا جائے گا۔ اس لیے حزب اختلاف کو اس بات بلاوجہ کے اندیشوں میں گرفتار ہونے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ کاکروچ جنتا پارٹی کو بی جے پی یا سنگھ پر پروپاگنڈا کی سازش کہنے والوں کو سوچنا چاہیے کہ کوئی اپنی کٹھ پتلی کو اپنے پڑ نہیں بناتا اور اس کو اپنے خود استبداد کا شکار نہیں کرتا۔ ہندوستان کے حزب اختلاف نے اگر کمزوری دکھائی تو سمجھ لیں کو پہنا پڑے گا۔

زلف تنگ نظر نے مجھے کر خرچا
اور کا ذریعہ بھتا ہے مسلمان ہوں میں

کاکروچ جنتا پارٹی کے حوالے سے سنگھ پر پورا اس قدر بھکلا بہت کا شکار ہے کہ اس کے سپریم کورٹ میں اس کے خلاف احیا چودھری نامی دمکیل کے ذریعہ ایک عرضی دائر کروادی گئی ہے جس میں اس کی "سرگرمیوں" کی جانچ کا مطالبہ کرتے ہوئے اس پر عدالت کے تبصرہ کے تجارتی استعمال اور ان کو مالی فائدہ پہنچانے کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ اس پٹیشن میں مرکزی حکومت، وزارت الیکٹرانکس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی، بار کونسل آف انڈیا اور بی آئی کو فریق بنایا گیا ہے۔ راجا چودھری عشائیہ پر بلا کر اس عالمی تنازع کا حل نکالنے کی کوشش کرنی چاہیے تھی مگر موصوف میں تو اس کی اہلیت اور صلاحیت کے ساتھ ساتھ نیچپنی بھی نہیں ہے۔ اس لیے وہ دوڑی کر رہے ہیں جو کر سکتے ہیں یعنی بھی پردھان منتری سے پرچا منتری بن جاتے ہیں اور ہندوستان کی راہ ہموار کرنے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ یو گیندر یادو کے مطابق یہ دیش نیتی نہیں وشش نیتی ہے (یعنی خارجہ پالیسی نہیں بلکہ خصوصی فرد کو فائدہ پہنچانے والی حکمت عملی)۔ اس سے ادانی اور امبانی وغیرہ کو فائدہ پہنچایا جاتا ہے اور عوام کو بیوقوف بنائے بغیر یہ گھناؤنا کھیل کب تک چلے گا۔ ایک نہ ایک دن یہ پاپ کا گھڑا پھوڑا ہے پر ضرور پھوٹے گا۔

☆☆☆

معدنیات کی چمک میں گم ہوتا آئین: اوڈیشہ کے قبائلیوں کی جدوجہد اور ترقی کا ماڈل

اجے کمار للو

اوڈیشہ میں معدنی وسائل کے نام پر قبائلی علاقوں میں کان کنی کے منصوبوں نے آئینی حقوق، ماحولیات اور مقامی خودمختاری سے متعلق سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ ملک کے مختلف حصوں، خصوصاً چھتیس گڑھ، جھارکھنڈ، مہاراشٹر، مدھیہ پردیش اور شمال مشرقی ریاستوں میں بھی پانی، جنگلات، زمین اور معدنی وسائل کے حوالے سے اسی نوعیت کی جدوجہد جاری ہے۔

ہندوستان خود کو دنیا کی تیزی سے ابھرتی ہوئی معیشتوں میں شمار کرتا ہے۔ ملک میں صنعتی پارکوں اور معدنیات کی پیداوار اور کوئلے کی پیش رفت کی علامت کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے، لیکن اس چمکتی ہوئی معاشی داستان کے پیچھے ایک دوسرا ہندوستان بھی موجود ہے۔ یہ وہ ہندوستان ہے جو جنگلات، پہاڑوں اور دریاؤں کے درمیان آباد ہے؛ جو کسی شناخت اس کی زمین، ثقافت اور فطرت سے جڑی ہوئی ہے اور جو ترقی کے نام پر مسلسل زیادہ سے زیادہ محروم ہوتا جا رہا ہے۔ اوڈیشہ اس تضاد کی سب سے نمایاں مثال ہے۔ اوڈیشہ میں ملک کے مجموعی بکسائٹ ذخائر کا تقریباً 41 فیصد حصہ موجود ہے، جبکہ بعض رپورٹوں میں یہ تناسب 50 سے 59 فیصد تک بتایا گیا ہے۔ ریاست میں لوہے کی کانیں، کوئلہ، کرومائٹ (جس کی ذخیرہ اندوزی میں 98 فیصد پیداوار یہیں ہوتی ہے) اور دیگر معدنیات بھی وافر مقدار میں پائی جاتی ہیں۔ لیکن جن علاقوں میں یہ معدنی وسائل موجود ہیں، یعنی رائے گڑھا، کالاہانڈی، کوراپٹ، مالکانگیری اور سندرگڑھ، وہ اوڈیشہ کے سب سے غریب اور قبائلی اکثریتی اضلاع میں شمار ہوتے ہیں۔ ان علاقوں میں غربت کی شرح قومی اوسط سے تقریباً دوگنی ہے اور انسانی ترقی کا اشاریہ (ایچ ڈی آئی) بھی انتہائی کم ہے۔ یہ جدوجہد دراصل ہی دوسرے ہندوستان کی کہانی ہے۔ یہ معاملہ صرف کان کنی تک محدود نہیں ہے۔ اصل سوال یہ ہے کہ کیا ہندوستان کا ترقیاتی ماڈل آئین کے تحت حاصل حقوق، قبائلی خودمختاری اور جمہوری رضامندی پر مبنی ہوگا یا پھر ریاستی طاقت اور کارپوریٹ مفادات کے گٹھ جوڑ پر؟

قبائلی معاشرے کے لیے زمین محض ایک جائیداد نہیں ہوتی۔ ان کے نزدیک پہاڑ، دیوتا، جنگلات زندگی اور دریا ثقافت کی علامت ہیں۔ اسی لیے جب کان کنی کے منصوبے ان علاقوں میں پہنچتے ہیں تو قوانینی برابریاں اسے صرف معاشی نقصان نہیں بلکہ اپنے وجود پر حملہ تصور کرتی ہیں۔ نیام گیری تحریک اسی مزاحمت کی سب سے بڑی علامت بن کر سامنے آئی۔ ڈونگریا کونڈھ برادری نیام گیری پہاڑ کو اپنا مقدس دیوتا مانتی ہے۔ جب ویدانتا لمیٹڈ کو وہاں بکسائٹ کی کان کنی کی اجازت دینے کا عمل شروع ہوا تو مقامی آبادی نے برسوں تک اس کے خلاف جدوجہد کی۔

سنہ 2013 میں سپریم کورٹ نے اوڈیشہ مائنگ کارپوریشن بنام وزارت جنگلات و ماحولیات مقدمے میں ایک تاریخی فیصلہ سنایا۔ عدالت نے گرام سبھاؤں کو یہ اختیار دیا کہ وہ خود طے کریں کہ مجوزہ کان کنی سے ان کے مذہبی اور اجتماعی حقوق متاثر ہوں گے یا نہیں۔ یہ صرف ایک قبائلی فیصلہ نہیں تھا بلکہ ہندوستانی جمہوریت کی تاریخ میں ایک سنگ میل تھا۔ اس فیصلے کے بعد تنازعہ ختم ہو گیا؟ جواب ہے نہیں۔ سنہ 2023 میں سیمانی بکسائٹ بلاک ٹیلامی کے ذریعے ویدانتا لمیٹڈ (میتری انفراسٹرکچر کے ذریعے) کو الاٹ کیا گیا۔ مقامی قبائلی خاندان اور کارپوریٹ مفادات کے گٹھ جوڑ پر

19 اظہار رائے اور پُرامن احتجاج کے حق کو یقینی بناتا ہے۔ قبائلی برادریوں کے لیے آئین میں اضافی تحفظات بھی فراہم کیے گئے ہیں۔

پانچویں شیڈول میں قبائلی علاقوں کے نظم ونسق اور ان کے خصوصی تحفظ کا انتظام موجود ہے۔ بخاطبت (شیڈیولڈ ایریاز تک توسیع) ایکٹ 1996، یعنی پیسا قانون، واضح طور پر کہتا ہے کہ شیڈیولڈ علاقوں میں گرام سبھا کو قدرتی وسائل اور ترقیاتی منصوبوں سے متعلق فیصلوں کا اختیار حاصل ہے۔ اسی طرح جنگلاتی حقوق کا قانون 2006 قبائلی برادریوں کے روایتی جنگلاتی حقوق کو قانونی تسلیم شدگی فراہم کرتا ہے۔

لیکن زمینی حقیقت اس سے بالکل مختلف ہے۔ اگر یہ صورتحال صرف قبائلی برادریوں کے آئینی حقوق کی خلاف ورزی نہیں تو ہم ازکم فطری انصاف اور قدرتی اصولوں کے بھی منافی ضرور ہے۔ سماجی مفکر جیمز اسکاٹ نے اپنی کتاب 'سینگ لائک اے اسٹیٹ' میں لکھا ہے کہ ریاستیں اکثر مقامی علم، روایتی دانش اور اجتماعی سماجی ڈھانچوں کو نظر انداز کرتے ہوئے ترقیاتی منصوبے نافذ کرتی ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ترقی لوگوں کے لیے مواقع پیدا کرنے کے بجائے بحران کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ اڈیشہ کی گزشتہ دو دہائیوں کی جدوجہد اسی حقیقت کی تصدیق کرتی ہے۔ یہاں سب سے سنگین اور تشویش ناک سوال صرف زمین کے حصول کا نہیں بلکہ اختلاف رائے اور مزاحمت کے بارے میں ریاستی رویے میں آنے والی تبدیلی کا بھی ہے۔ جمہوریت کی روح صرف انتخابات میں نہیں بلکہ شہریوں کے اس حق میں پوشیدہ ہوتی ہے کہ وہ اپنی رائے اور اختلاف کا اظہار کر سکیں۔ احتجاج کسی جمہوری نظام کے خلاف نہیں بلکہ اس کی زندگی اور فعالیت کی علامت ہوتا ہے۔ لیکن جب کسی برادری کی آواز سننے کے بجائے اسے سلاخوں، قانون و نظم یا شکوک وشبہات کے

ابتدائی سطح پر رویّوں میں تبدیلیوں کی شناخت

ہندوستانی خواتین اور ان کے چیلنجز کا ایک سماجیاتی مطالعہ

پروفیسر عذرا عابدی

انسانی رویّے (behaviour) ایک جامد حقیقت نہیں بلکہ ایک متحرک اور مسلسل ارتقائی عمل ہے، جو سماجی، معاشی، نفسیاتی اور ثقافتی عوامل کے زیرِ اثر وقت کے ساتھ تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ ابتدائی سطح پر ان رویّوں میں آنے والی تبدیلیوں کی شناخت نہ صرف فرد کی ذہنی و جذباتی صحت کے لیے اہم ہے بلکہ یہ معاشرتی استحکام اور ترقی کے لیے بھی بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ خاص طور پر خواتین کے تناظر میں، یہ موضوع مزید اہم ہو جاتا ہے کیونکہ خواتین کے رویّے اکثر ان پیچیدہ سماجی و ثقافتی ڈھانچوں سے متاثر ہوتے ہیں جن میں وہ زندگی گزارتی ہیں۔ ہندوستانی خواتین کے حوالے سے ابتدائی رویّاتی تبدیلیوں کی شناخت ایک اہم علمی و عملی مسئلہ ہے، جس کا تعلق صنفی عدم مساوات، سماجی دباؤ، معاشی عوامل اور ثقافتی پابندیوں سے گہرا جڑا ہوا ہے۔

نفسیاتی اور سماجیاتی تحقیق سے یہ واضح ہوتا ہے کہ رویّوں میں تبدیلیاں بہت ابتدائی عمر میں ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہیں اور اگر ان کی بروقت شناخت نہ کی جائے تو یہ بعد میں پیچیدہ مسائل کی صورت اختیار کر سکتی ہیں۔ ایک اہم مطالعہ کے مطابق، رویّاتی مسائل بچپن کے ابتدائی دور میں ہی سامنے آ سکتے ہیں اور ان میں سے ایک قابلِ ذکر حصہ وقت کے ساتھ برقرار بھی رہتا ہے۔ تحقیق سے یہ معلوم ہوا کہ تقریباً 2 فیصد بچوں میں ابتدائی رویّاتی مشکلات بعد کی عمر میں بھی برقرار رہتی ہیں، جبکہ دیگر میں بہتری آ سکتی ہے۔ یہ اعداد و شمار اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ ابتدائی شناخت اور مداخلت (intervention) نہایت ضروری ہے، کیونکہ یہی وہ مرحلہ ہوتا ہے جہاں طبث تبدیلی ممکن ہوتی ہے۔

خواتین کے حوالے سے رویّاتی تبدیلیوں کی نوعیت اور اس کی شناخت مزید پیچیدہ ہو جاتی ہے۔ خواتین میں علامات (symptoms) کا بوجھ مردوں کے مقابلے میں زیادہ ہوتا ہے، اور وہ مختلف جسمانی، مزاجی اور نفسیاتی علامات کو ایک ساتھ تجربہ کرتی ہیں، جو ان کے روزمرہ کے معمولات اور صحت کے نظام سے تعلق کو متاثر کرتی ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ خواتین کے رویّاتی مسائل کو صرف ایک پہلو سے نہیں بلکہ ایک کثیر الجہتی تناظر میں سمجھنے کی ضرورت ہے، جہاں ذہنی صحت، سماجی تعلقات اور معاشی حالات سب ایک دوسرے سے جڑے ہوتے ہیں۔

ہندوستانی معاشرے میں خواتین کی صورتحال اس بحث کو مزید گہرا کرتی ہے۔ یہاں خواتین کو نہ صرف صنفی بنیاد پر امتیاز کا سامنا ہے بلکہ وہ طبقاتی، مذہبی اور علاقائی تفاوت کا بھی شکار ہوتی ہیں۔ اس کے نتیجے میں ان کے رویّوں میں آنے والی تبدیلیاں اکثر غلط انداز ہو جاتی ہیں یا انہیں معمول کا حصہ سمجھ لیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر، گھریلو تشدد کا شکار خواتین کے رویّوں میں بتدریج تبدیلی آتی ہے، جیسے خاموشی اختیار کرنا، سماجی تعلقات سے کنارہ کشی، یا خود اعتمادی میں کمی۔ ایک تحقیقی مطالعہ کے مطابق، تشدد سے نکلنے کا عمل ایک تدریجی مرحلہ ہوتا ہے جس میں خواتین کئی بار کوشش کرتی ہیں اور مختلف نفسیاتی مراحل سے گزرتی ہیں۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ رویّاتی تبدیلیوں کی ابتدائی شناخت نہ صرف مسائل کو سمجھنے بلکہ ان کے حل کے لیے بھی ضروری ہے۔

ابتدائی شناخت کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ رویّاتی تبدیلیاں ہمیشہ واضح (explicit) نہیں ہوتیں بلکہ اکثر پوشیدہ (latent) ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر، ایک خاتون جو پہلے سماجی طور پر فعال تھی، اگر اچانک تنہائی اختیار کرنے لگے، یا اس کی روزمرہ سرگرمیوں میں دلچسپی کم ہو جائے، تو یہ ایک اہم رویّاتی تبدیلی ہو سکتی ہے۔ اسی طرح جذباتی ردِعمل میں شدت، بے چینی، یا فیصلہ سازی میں مشکلات بھی ابتدائی علامات ہو سکتی ہیں۔ جدید تحقیق یہ بھی ظاہر کرتی ہے کہ رویّاتی تبدیلیاں اکثر بتدریج (gradual) ہوتی ہیں اور ان کا اندازہ صرف ایک وقت کے مشاہدے سے نہیں بلکہ مسلسل نگرانی (longitudinal observation) سے کیا جا سکتا ہے۔

سماجیاتی تناظر میں، خواتین کے رویّوں میں تبدیلی کو سمجھنے کے لیے ان کے سماجی کردار کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ ہندوستانی خواتین اکثر ایک سے زیادہ کردار ادا کرتی ہیں، جیسے بیٹی، بیوی، ماں اور کارکن، اور ہر کردار کے ساتھ مخصوص توقعات وابستہ ہوتی ہیں۔ ان توقعات کا دباؤ خواتین کے رویّوں پر گہرا اثر ڈالتا ہے۔ جب خواتین ان توقعات کو پورا نہیں کر پاتیں تو ان میں احساسِ ناکامی، ذہنی دباؤ اور اضطراب پیدا ہو سکتا ہے، جو ان کے رویّوں میں تبدیلی کا باعث بنتا ہے۔

تعلیم اور معاشی شرکت بھی خواتین کے رویّوں پر اثر انداز ہوتی ہے۔ ایک طرف تعلیم خواتین کو خودمختاری اور شعور فراہم کرتی ہے، تو دوسری طرف یہ انہیں روایتی نظام سے ٹکرانے کا موقع بھی دیتی ہے۔ اس ٹکراؤ کے نتیجے میں خواتین کے رویّوں میں تبدیلی آ سکتی ہے، جیسے خود اعتمادی میں اضافہ یا سماجی پابندیوں کے خلاف مزاحمت۔ تاہم، یہ تبدیلیاں ہمیشہ مثبت نہیں ہوتیں بلکہ بعض اوقات یہ خواتین کے لیے مزید مسائل کا سبب بھی بن سکتی ہیں، جیسے خاندانی تنازعات یا سماجی تنہائی۔

تحقیقی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو ہندوستانی معاشرے میں خواتین کے رویّوں کی ابتدائی شناخت میں کئی رکاوٹیں موجود ہیں۔ پہلی رکاوٹ سماجی رویّے ہیں، جہاں خواتین کے مسائل کو سنجیدگی سے نہیں لیا جاتا۔ دوسری رکاوٹ صحت کے نظام تک محدود رسائی ہے، خاص طور پر دیہی علاقوں میں۔ تیسری رکاوٹ خود خواتین کی ہچکچاہٹ ہے، جو سماجی بدنامی (stigma) کے خوف سے اپنے مسائل کو ظاہر نہیں کرتیں۔ ان عوامل کے باعث ابتدائی سطح پر رویّاتی تبدیلیوں کی شناخت مشکل ہو جاتی ہے، جس کے نتیجے میں مسائل شدت اختیار کر لیتے ہیں۔

تاہم، حالیہ برسوں میں اس حوالے سے شعور میں اضافہ ہوا ہے۔ ذہنی صحت، خواتین کے حقوق اور سماجی انصاف کے حوالے سے مختلف اقدامات کیے جا رہے ہیں، جن کا مقصد خواتین کی حالت کو بہتر بنانا ہے۔ اس کے باوجود، ایک جامع اور مربوط حکمتِ عملی کی ضرورت ہے جو نہ صرف ابتدائی شناخت کو ممکن بنائے بلکہ بروقت مداخلت کو بھی یقینی بنائے۔

اختتامیہ کے طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ خواتین کے رویّوں میں ابتدائی تبدیلیوں کی شناخت ایک نہایت اہم اور پیچیدہ عمل ہے، جس کا تعلق صرف نفسیات سے نہیں بلکہ سماجیات، معیشت اور ثقافت سے بھی ہے۔ ہندوستانی خواتین کے تناظر میں یہ مسئلہ مزید حساس ہو جاتا ہے کیونکہ وہ متعدد سطحوں پر چیلنجز کا سامنا کرتی ہیں۔ اگرچہ تحقیق اور اعداد و شمار یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ابتدائی شناخت ممکن اور موثر ہے، لیکن اس کے لیے سماجی شعور، ادارہ جاتی تعاون اور پالیسی سطح پر اقدامات کی ضرورت ہے۔ اسی صورت میں خواتین کی ذہنی و سماجی صحت کو بہتر بنایا جا سکتا ہے اور انہیں ایک باوقار اور متوازن زندگی گزارنے کے مواقع فراہم کیے جا سکتے ہیں۔

صدر شعبۂ سماجیات
جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی، بھارت

☆☆☆☆☆☆

بشیر بدر: غزل کے افق کا درخشاں ستارہ

محمد عباس دھالیوال

اجالے اپنی یادوں کے ہمارے ساتھ رہنے دو
نہ جانے کس گلی میں زندگی کی شام ہو جائے

مذکورہ شعر کو تخلیق کرنے والے شاعر یعنی بشیر بدر آج ہمارے بیچ نہیں رہے۔

مورخہ 28 مئی 2026 کو جیسے ہی بشیر بدر کے انتقال کی خبر سوشل میڈیا پر دیکھی تو دل میں یکدم اُفسردگی سی پیدا ہوئی۔

مجھے یاد ہے کہ میں پہلی بار بشیر بدر صاحب کو پٹیالہ کے ایک مشاعرہ میں ملا تھا، ویسے اپنے طالب علمی کے زمانے سے ہی میں بشیر بدر صاحب کی شاعری کا قائل تھا۔

یوں تو ہمارے نصاب میں نے میر غالب اور اقبال کو پڑھا تھا لیکن حیات شعراء میں مجھے وسیم بریلوی نداؔ فاضلی منور رانا اور بشیر بدر کی شاعری نے بہت زیادہ متاثر کیا۔

موجودہ دور کے شعراء میں بشیر بدر شاعری کی دنیا میں اپنا ایک الگ و منفرد مقام رکھتے تھے۔

دراصل بشیر بدر کا شاعری اردو غزل کے منفرد، تازہ بیان شعراء میں ہوتا تھا۔

انھوں نے غزل میں نئی لفظیات داخل کرتے ہوئے بے حسی بیکر تراشے اور نئے زمانے کے فرد کی نفسیات اور اس کے جذباتی تقاضوں کی ترجمانی کی۔

بشیر بدر جدید اردو غزل کے ایسے چند شاعروں میں شمار ہوتے ہیں جنہوں نے غزل کو عام قاری کے دل کے قریب لا کھڑا کیا۔ ان کی شاعری میں محبت، جدائی، یاد، تنہائی، ہجرت اور انسانی رشتوں کی نزاکتیں نہایت سادہ مگر موثر انداز میں جلوہ گر ہوتی ہیں۔ انہیں جدید اردو غزل کا ایک اہم اور مقبول ترین شاعر تسلیم کیا جاتا ہے۔

بشیر بدر کا اصل نام سید محمد بشیر تھا۔ ان کی پیدائش 15 فروری 1935 کو اتر پردیش میں ہوئی۔ انہوں نے اعلیٰ تعلیم علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے حاصل کی اور اردو ادب میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ بعد ازاں تدریس اور ادبی سرگرمیوں سے وابستہ رہے۔

ان کی ادبی خدمات کے اعتراف میں انہیں بھارت کا اعلیٰ اعزاز پدم شری اور ساہتیہ اکادمی ایوارڈ بھی عطا کیا گیا۔

بشیر بدر نے مشکل الفاظ اور پیچیدہ تراکیب کے بجائے روزمرہ کی زبان کو شاعری کا حصہ بنایا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے اشعار عام آدمی کی زبان پر چڑھ گئے۔

ان کی غزلوں میں عشق محض رومان نہیں بلکہ انسانی تعلقات کی گہرائی، وفا، جدائی اور یاد کے مختلف رنگ بھی نمایاں ہیں۔ انہوں نے روایتی غزل کے حسن کو برقرار رکھتے ہوئے جدید زندگی کے مسائل، تنہائی، ہجرت اور بدلتے سماجی رویوں کو بھی اپنی شاعری میں جگہ دی۔

بشیر بدر کے متعدد اشعار ضرب المثل کی حیثیت اختیار کر چکے ہیں، مثلاً:

اجالے اپنی یادوں کے ہمارے ساتھ رہنے دو
نہ جانے کس گلی میں زندگی کی شام ہو جائے

دشمنی جم کر کرو لیکن یہ گنجائش رہے
جب کبھی ہم دوست ہو جائیں تو شرمندہ نہ ہوں

کوئی ہاتھ بھی نہ ملائے گا جو گلے ملو گے تپاک سے
یہ نئے مزاج کا شہر ہے ذرا فاصلے سے ملا کرو

یہ پھول مجھے کوئی وراثت میں ملے ہیں
تم نے مرا کانٹوں بھرا بستر نہیں دیکھا

یہ اشعار ان کی فکر کی وسعت اور انسانی نفسیات پر گہری نظر کا ثبوت ہیں۔

مذکورہ اشعار کو دیکھ کر ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس میں شک نہیں کہ بشیر بدر نے اپنی غزلوں

میں نئے دور کے نئے موضوعات، مسائل، افکار و تناظرات سے بھی گہری حسی، وجدانی، جذباتی اور فکری وابستگی کو اُن کا وصف اور دلکش پیرایۂ بیان دے کر اردو غزل میں اک نئے باب کا اضافہ کیا۔ بشیر بدر نے عام جذبات کو عوامی زبان میں پُرفریب سادگی سے بیان کر دیے ہیں جس میں کوئی تصنع یا بناوٹ نظر نہیں آتی۔ ان کے اشعار میں گاؤں اور قصبات کی سوندھی سوندھی مٹی کی مہک بھی ہے اور شہری زندگی کے تلخ حقائق کی عکاسی بھی۔ بشیر بدر کی شاعری نے تغزل کو نیا مفہوم عطا کیا۔ یہ تغزل رومانی اور جسمانی محبت کی اذیت اور مادرانیت کا امتزاج ہے۔ بقول گوپی چند نارنگ بشیر بدر نے پٹری میں نئی بستیاں آباد کی ہیں یہ بات سچ ہے کہ بہکی ان کا پالہ اریج ہے۔ لیکن اسج پورے بشیر بدر کی نمائندگی نہیں کرتا۔ ان کی شاعری وہ خوشبو ہے جو ہمارا رشتہ آریائی مزاج سے، ہماری دھرتی سے، گنگ و جمن کی وادی سے، اور ہندی، برج، اودھی بلکہ تمام مقامی بولیوں سے جوڑتی ہے۔

ڈاکٹر بشیر بدر کو حکومت ہند نے پدم شری کے خطاب سے نوازا اور ان کو ساہتیہ اکیڈمی کے علاوہ مختلف ریاستی اردو اکیڈمیوں نے بھی ایوارڈ دیے۔ بشیر بدر کے کلام کے چھ مجموعے اکائی، اسج، آمد، آس، آسمان اور آہٹ شائع ہو چکے ہیں۔

جب ہم بشیر بدر کی شخصیت و طبیعت کے بارے میں بات کرتے ہیں تو آپ نہایت نرم خو، ملنسار اور شائستہ مزاج انسان تھے۔ مشاعروں میں ان کی موجودگی سامعین کے لیے خاص کشش رکھتی تھی۔ ان کی گفتگو میں بھی وہی سادگی اور دل نشینی ہوتی تھی جو ان کے اشعار کا وصف ہے۔

جدید اردو غزل کا ذکر بشیر بدر کے بغیر نامکمل سمجھا جاتا ہے۔ انہوں نے غزل کو نئی لفظیات، تازہ استعاروں اور عام فہم انداز بیان سے مالا مال کیا۔ ان کی شاعری عوام اور خواص دونوں میں یکساں مقبول رہی اور آج بھی ان کے اشعار مشاعروں، ادبی نشستوں اور سوشل میڈیا پر کثرت سے پڑھے اور سنائے جاتے ہیں۔

بشیر بدر کی شاعری محبت، انسان دوستی، امید اور زندگی کے تجربات کا حسین مرقع ہے۔ انہوں نے اردو غزل کو نئی توانائی اور نئی آواز عطا کی۔ ان کا نام اردو ادب کی تاریخ میں ہمیشہ احترام اور محبت کے ساتھ یاد رکھا جائے گا۔

بشیر بدر کی شعر خانی زندگی کو جب ہم دیکھتے ہیں تو بشیر بدر کا اصل نام سید محمد بشیر تھا آپ 15 فروری 1935 کو کانپور میں پیدا ہوئے۔ ان کا آبائی وطن فیض آباد ضلع کا موضع کیا ہے۔ ان کے والد سید محمد نصیر پولیس کے محکمہ میں ملازم تھے۔ بشیر بدر نے تیسری جماعت تک کانپور کے ظیم سلم کالج میں تعلیم حاصل کی جس کے بعد والد کا تبادلہ آناوہ ہو گیا۔ جہاں محمد صدیق اسلامیہ کالج سے انھوں نے ہائی اسکول کا امتحان پاس کیا۔ ہائی اسکول کے بعد والد کی وفات کے سبب ان کی تعلیم کا سلسلہ منقطع ہو گیا اور ان کو 85 روپے ماہوار پر پولیس کی ملازمت کرنی پڑی۔ والد کی موت کے بعد گھر کی ذمہ داریاں ان ہی کا پالہ اریج ہے۔ لیکن اسج نسبت والد کی زندگی میں ہی اپنی چھاؤں بن قمر جہاں سے ہو گئی تھی۔ پ

بشیر بدر کو شاعری کا شوق بچپن سے ہی تھا۔ جب وہ ساتویں جماعت میں تھے اس کی غزل نیاز فتحپوری کے رسالہ نگار میں چھپی جس پر ناٹاوہ کے ادبی حلقوں میں کھلبلی مچ گئی۔ 20 سال کی عمر کو پہنچ پہنچتے ان کی غزلیں ہندوستان اور پاکستان کے موقر رسالوں میں شائع ہونے لگی تھیں اور ادبی حلقوں میں ان کی شناخت بن گئی تھی۔ تعلیمی سلسلہ منقطع ہو جانے کے کئی سال بعد انھوں نے از سر نو اپنی علمی صلاحیت بڑھانے کا فیصلہ کیا اور جامعہ علی گڑھ کے ادیب ماہر اور ادیب کامل امتحانات پاس کرنے کے بعد علی گڑھ یونیورسٹی سے بی اے، ایم اے اور پی ایچ ڈی کی ڈگریاں حاصل کیں۔ پی ایچ ڈی میں ان کے نگراں پروفیسر آل احمد سرور تھے اور مقالہ کا موضوع آزادی کے بعد اردو غزل کا تنقیدی مطالعہ تھا۔ بی اے کے بعد انھوں نے 1967 میں پولیس کی ملازمت چھوڑ دی تھی۔ وہ یونیورسٹی کے وظیفے اور مشاعروں کی آمدنی سے گھر چلاتے رہے۔ 1974 میں پی ایچ ڈی کی ڈگری ملنے کے بعد وہ کچھ دن عارضی طور پر علی گڑھ یونیورسٹی میں پڑھاتے رہے پھر ان کا تقرر میرٹھ یونیورسٹی میں ہو گیا۔ اس عرصہ میں مشاعروں میں ان کی مقبولیت بڑھتی رہی۔ مئی 1984 میں جب وہ اک مشاعرہ کے لئے پاکستان گئے ہوئے تھے اُن کی بیوی کا انتقال ہو گیا۔ محلہ والوں نے، جن میں اکثر غیر مسلم تھے، ان کی تدفین کی۔ 1987 کے میرٹھ فسادات میں ان کا گھر لوٹ کر جلا دیا گیا۔ 1986 میں انھوں نے بھوپال کی ڈاکٹر راحت سلطان سے شادی کر لی اور کچھ دنوں بعد وہیں مستقل سکونت اختیار کر لی۔ عمر بڑھنے کے ساتھ ان کی یادداشت کمزور ہونے لگی اور بالآخر وہ سب کچھ بھول گئے۔ ان کو یہ بھی یاد نہ رہا کہ کبھی ان کی شہرت مشاعروں کی کامیابی کی ضمانت ہوا کرتی تھی۔

سن 1984 میں شائع ہونے والے اپنے تیسرے مجموعے آمد میں انھوں نے اپنی شاعری کے بارے میں بلند بانگ دعوے کے تو تنبیہ قارئین کو یہ بات اچھی نہیں لگی۔ اس مجموعے میں 2035ء کے قارئین کے نام ایک خط تھا جس میں کہا گیا تھا: "آج 1985 کی غزل میں مجھ سے زیادہ مقبول و محبوب کوئی شاعر نہیں۔ آج غزل کے کروڑوں عاشقوں کا خیال ہے کہ ناچیز کی غزل اردو غزل کے کئی سو سالہ سفر میں نیا موڑ ہے۔ میرا اسلوب آج کی غزل کا اسلوب بن چکا ہے۔ تحقیر کی بد دیانتی اور نا سمجھی کے اکثر حربے اپنے آپ میں محدود ہو گئے ہیں۔ میں اعتراف کرتا ہوں کہ آپ کے عہد (2035ء) میں جو غزل رواں دواں ہے اس کا آغاز مجھ ناچیز کے چراغوں سے ہوا۔"

عصر حاضر کا یہ عظیم شاعر جس کو دنیا بشیر بدر کے نام سے جانتی ہے بالآخر 28 مئی 2026 بروز جمعرات کو ہمیشہ ہمیش کے لیے اس دنیا کو خیر باد کہہ کر اپنے مالک حقیقی سے جا ملا، اور ہمارے ساتھ اپنی غزلوں کے اشعار یادوں کے اجالوں کی طرح ہمارے ساتھ ہمیشہ ہمیش کے لیے چھوڑ گیا

رابطہ 9855259650

ڈاکٹر بشیر بدر اور اُجالے اُن کی یادوں کے

اختر جمال عثمانی

اردو غزل کی دنیا میں بعض آوازیں ایسی ہوتی ہیں جو صرف اپنے عہد کی نمائندہ نہیں ہوتیں بلکہ آنے والی نسلوں کے احساسات، زبان اور تہذیب کا حصہ بن جاتی ہیں۔ ڈاکٹر بشیر بدر بھی ایسی ہی ایک عظیم آواز تھے۔ ان کا انتقال صرف ایک شاعر کا انتقال نہیں بلکہ اردو غزل کے ایک پورے عہد کا اختتام ہے۔ وہ شاعر جس کے اشعار ہندوستان کے گلی کوچوں سے لے کر پاکستان، خلیج، یورپ اور دنیا بھر کے اردو ناطقین کی زبان پر تھے، خاموش ہو گیا۔ بشیر بدر کی شاعری نے اردو غزل کو نہ صرف نئی تازگی عطا کی بلکہ اسے عام آدمی کی زبان میں نئی شناخت بھی دی۔ انہوں نے کلاسیکی غزل کی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے روزمرہ کی زبان، انسانی رشتوں، تنہائی، محبت، فاصلے، سماجی منافقت اور انسان دوستی کو اس انداز سے پیش کیا کہ ان کے اشعار عوام کی زبان پر محاورے بن گئے۔ خاکسار کو ایک بار ان سے آٹوگراف لینے کا شرف حاصل ہوا تھا۔ بارہ بنکی میں گاندھی جینتی کے موقع پر مشاعرے کی روایت رہی ہے۔ 1993 کے مشاعرے کے دوران ان سے ملاقات ہوئی تھی۔ انہوں نے آٹوگراف بک میں میری فرمائش پر یہ شعر تحریر کیا تھا۔

سر راہ پھر بھی کہاں کبھی گھر میں اس کے گیا نہیں
میں جنم جنم سے اسی کا ہوں اسے آج تک یہ پتہ نہیں

ان کی مقبولیت کا عالم یہ تھا کہ ان کے بے شمار اعلرا گوف اپنی یادداشتوں میں محفوظ رکھتے تھے۔ ان کا سب سے مشہور شعر شاید یہی ہے۔

اجالے اپنی یادوں کے ہمارے ساتھ رہنے دو
نہ جانے کس گلی میں زندگی کی شام ہو جائے

ان کا ایک اور شعر جو ان کی آنکھوں کو نم کر گیا۔ یہ شعر فسادات کے پس منظر میں تھا، لیکن آج مکانوں پر چلتے بلڈوزر پر بھی صادق آتا ہے۔ یہ شعر صرف ایک جذباتی اظہار نہیں بلکہ انسانی بربریت، فسادات، جنگوں اور نفرت کی سیاست پر ایسا تہذیبی نوحہ ہے جو ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اس شعر میں جلتے ہوئے گھروں کی آگ ہے، بے گھر انسانوں کی چیخیں اور نفرت کے اندھے جنون کے خلاف ایک بڑے شاعر کی انسانی چیخ سنائی دیتی ہے۔

لوگ ٹوٹ جاتے ہیں ایک گھر بنانے میں
تم ترس نہیں کھاتے بستیاں جلانے میں

بشیر بدر کی ایک بڑی خصوصیت یہ تھی کہ وہ مشکل فارسی آمیز زبان کے بجائے سادہ، بول چال اور روزمرہ کی زبان میں بڑے گہرے احساسات بیان کرتے تھے۔ اسی لیے نوجوان نسل نے بھی انہیں بے حد پسند کیا۔ ان کا یہ شعر آج بھی سماجی تعلقات کی بدلتی ہوئی فضا کا آئینہ معلوم ہوتا ہے:

"کوئی ہاتھ بھی نہ ملائے گا جو گلے ملو گے تپاک سے
یہ نئے مزاج کا شہر ہے ذرا فاصلے سے ملا کرو"

ڈاکٹر بشیر بدر 1935 میں اتر پردیش کے ضلع امبیڈکر نگر کے ایک گاؤں بکیاں میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد انہوں نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے اردو ادب میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ 1969 میں انہوں نے ایم اے عمل کیا اور بعد ازاں 1974 میں میرٹھ کالج کے شعبہ اردو میں لکچرر مقرر ہوئے۔ تدریس کے ساتھ ساتھ ان کی تخلیقی صلاحیتیں مسلسل نکھرتی رہیں۔ 1974 سے 2000 تک کا زمانہ ان کے ادبی عروج کا دور سمجھا جاتا ہے۔ اسی عرصے میں ان کی شاعری نے ملک و بیرون ملک غیر معمولی مقبولیت حاصل کی ان کی کتابوں میں "آہٹ"، "آمد"، "آس"، "اکائی"، "اسج"، "اور"، کلیات بشیر بدر" شامل ہیں۔ تحقیق کے میدان میں بھی ان کی خدمات نمایاں ہیں۔ "آزادی کے بعد اردو غزل کا تنقیدی مطالعہ" اور "بیسویں صدی میں غزل" جیسی کتابیں اردو تنقید میں اہم مقام رکھتی ہیں۔ بشیر بدر صرف محبت کے شاعر نہیں تھے بلکہ انسان دوستی، رواداری اور تہذیبی شائستگی کے شاعر تھے۔ ان کی شاعری نفرت کے مقابلے میں محبت کی روشنی ہمیشہ نمایاں نظر آتی ہے۔ آج کے پُرتشدد اور تقسیم زدہ ماحول میں ان کا یہ شعر گویا انسانیت کے نام ایک پیغام ہے:

"سات صندوقوں میں بھر کر دفن کر دو نفرتیں
آج انساں کو محبت کی ضرورت ہے بہت"

ان کی شاعری کی ایک اور اہم جہت عورت کا سفر اور باوقار تصور ہے۔ اردو شاعری میں عورت کو یا تو محض حسن و عشق کی علامت بنا کر پیش کیا گیا یا اسے روایتی کرداروں میں محدود رکھا گیا مگر بشیر بدر نے عام عورت کی زندگی، اس کے احساسات، اس کی تھکن، اس کی خاموشی اور اس کے وجود کی روشنی کو نہایت سادگی اور احترام کے ساتھ بیان کیا۔ بشیر بدر کی شخصیت بھی ان کی شاعری کی طرح نہایت نرم، شفیق اور محبت بھری تھی۔ جو لوگ ان سے ملے وہ ہمیشہ ان کی سادگی، انکساری اور بے تکلفی کو یاد کرتے ہیں۔ وہ بڑے شاعر ہونے کے باوجود کبھی اپنی عظمت کا احساس دوسروں پر طاری نہیں کرتے تھے۔ حالانکہ نہ جانے کس رو میں انہوں نے ایک بار اپنے انٹرویو میں ایک جملہ کہا تھا "میں گلی محلے کے شاعروں سے مقابلہ نہیں کرتا میرے حریف میر و غالب ہیں" اس پر کافی تنقید ہوئی اور لوگوں نے انھیں متکبر تک کہا۔ اردو اکادمی بھوپال میں ان سے ملنے والے نوجوان شاعروں، ادیبوں اور فنکاروں کو وہ بے حد محبت سے ملتے، "بگلم، بگلم، آؤ آؤ" کہہ کر استقبال کرتے اور پھر شاعری، ادب، زندگی اور انسانوں پر دیر تک گفتگو کرتے رہتے۔ ان کے ساتھ وقت گزارنے والے لوگوں کی یادوں میں ان کی عظمتیں آج بھی زندہ ہیں۔ کوئی انہیں مشاعروں میں سننے کا تجربہ یاد کرتا ہے، کوئی ان سے آٹوگراف لینے کا لمحہ، کوئی ان کے ساتھ ہونے والی ادبی بحثیں اور کوئی ان کی شفقت۔ ان کے اس الطافِ عمیم کے گواہ ہمارے بارہ بنکی کے انجم بارہ بنکوی بھی ہیں جنہیں بشیر بدر صاحب کی رہنمائی نے آسمان ادب کا درخشاں ستارہ بنا دیا۔ بشیر بدر کی شاعری نے سرحدوں کو بھی بے معنی بنا دیا تھا۔ ان کے اشعار ہندوستان اور پاکستان دونوں ملکوں میں یکساں مقبول تھے۔ 1971 کی جنگ کے بعد شملہ مجاہدے کے دوران پاکستان کے وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو اور اندرا گاندھی کے درمیان گفتگو کے دوران کے اس شعر کا بھی ذکر آیا تھا:

"دشمنی جم کر کرو لیکن یہ گنجائش رہے
جب کبھی ہم دوست ہو جائیں تو شرمندہ نہ ہوں"

یہ واقعہ اس بات کی علامت ہے کہ یہی شاعری سیاست سے بلند ہو کر انسانوں کے دلوں کو جوڑتی ہے۔ زندگی کے آخری برسوں میں بشیر بدر ڈیمینشیا جیسے مرض میں مبتلا ہو گئے تھے۔ رفتہ رفتہ وہ لوگوں کو پہچاننا بھی بھولنے لگے۔ ان برسوں میں ان کی شریک حیات ڈاکٹر راحت بدر ہر لمحہ ان کے ساتھ رہیں اور وفاداری اور خدمت گزاری کی مثال قائم کی۔ افسوس ناک پہلو یہ رہا کہ ان کی بیماری کے دوران بہت سے لوگ ان سے دور ہوتے چلے گئے۔ جو شاعر لاکھوں دلوں میں بستا تھا، وہ عملی زندگی میں تنہائی کا شکار ہو گیا۔ ان کے جنازے میں کم لوگوں کی شرکت کو سماج کی بے حسی کہا جائے یا لوگوں کی عدم آگہی اور تصرف۔ یہ واقعہ صرف ایک شاعر کی شخصیت نہیں بلکہ ہمارے سماجی، ثقافتی اور اخلاقی زوال کی بھی علامت ہے۔ یہ حقیقت بہت تلخ ہے کہ ہم اپنے ادیبوں، شاعروں اور فنکاروں کو ان کی زندگی میں وہ احترام، محبت اور توجہ نہیں دیتے جس کے وہ حقیقی حق دار ہوتے ہیں۔ جب تک وہ ہمارے کام کے ہوتے ہیں، ہم ان کے گرد حق رہتے ہیں، مگر بیماری، بڑھاپے اور تنہائی میں اکثر انہیں فراموش کر دیتے ہیں۔ شاید اسی لیے بشیر بدر نے کہا تھا:

"یہ مطلبی لوگ ہیں یہ غیر مروتی کا سلام ہے"

ان کے انتقال کے بعد اردو دنیا واقعی سوگوار ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے غزل کی ایک روشن آواز خاموش ہو گئی ہو۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ بڑے شاعر کبھی مرتے نہیں۔ وہ اپنے اشعار میں زندہ رہتے ہیں۔ بشیر بدر کی اپنی غزلوں، اپنی محبت، اپنی انسان دوستی اور اپنی تہذیبی روشنی کے ساتھ ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ آج جب دنیا نفرت، تعصب، جنگ اور بے حسی کے اندھیروں میں گھری ہوئی ہے، بشیر بدر کی شاعری پہلے سے کہیں زیادہ اہم محسوس ہوتی ہے۔ ان کے اشعار میں محبت، رواداری، انسانیت اور تعلقات کی حرمت کا درس دیتے ہیں۔ یہی کسی بڑے شاعر کی اصل کامیابی ہوتی ہے کہ اس کی شاعری وقت گزرنے کے ساتھ اور زیادہ معنی خیز ہو جائے۔ بشیر بدر اردو غزل کے صرف ایک شاعر نہیں تھے، وہ ایک تہذیب، ایک احساس، ایک نرم روشنی اور محبت کی آخری پناہ گاہوں میں سے ایک تھے۔ ان کے جانے سے پیدا ہونے والا خلا آسانی سے پُر نہیں ہوگا۔ الوداع بشیر بدر!

بارہ بنکی (Mb919450191754)

☆☆☆

آپریشن سندور ابھی جاری ہے فی الحال جنگ بندی جیسی حالت ہے

تینوں ہندوستانی افواج مکنہ 'آپریشن سندور 2.0' کی تیاری کر رہی ہیں: فوجی چیف جنرل اوپیندر دویدی

نئی دہلی۔(ایجنسی) ہندوستانی فوج کے سربراہ جنرل اوپیندر دویدی نے ہفتہ کے روز کہا کہ "آپریشن سندور ہنوز جاری ہے اور ہندوستانی مسلح افواج کی تینوں شاخیں کسی بھی صورتحال سے نمٹنے کے لیے مکمل طور پر تیار ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر ضرورت پڑی تو تینوں افواج 'آپریشن سندور 2.0' کے لیے بھی تیار ہیں۔ پونے کے کھڑک واسلا میں واقع نیشنل ڈیفنس اکیڈمی (این ڈی اے) کے 150 ویں کورس کی پاسنگ آؤٹ پریڈ کے بعد منعقدہ پریس کانفرنس میں جنرل دویدی نے کہا کہ فی الحال دشمن پر عارضی وقفہ ہے، لیکن فوج پوری مستعدی کے ساتھ اپنی تیاریوں میں مصروف ہے۔ جنرل اوپیندر دویدی نے اپنے بیان میں کہا کہ "آپریشن سندور ابھی جاری ہے۔ اس وقت جنگ بندی جیسی صورتحال ہے، اس لیے ہندوستانی فوج اور تینوں مسلح افواج مکمل آپریشن سندور 2.0 کے لیے تیاری کر رہی ہیں۔ فی الحال ہماری توجہ تینوں افواج کے درمیان بہتر تال میل اور مستقبل کی جنگوں کے لیے خود کو تیار کرنے پر مرکوز ہے۔" انھوں نے مزید کہا کہ جنگ کی نوعیت تیزی سے بدل رہی ہے اور مستقبل کے تنازعات صرف بری، بحری اور فضائی محاذوں تک محدود نہیں رہیں گے مستقبل کی جنگوں میں خلاء، سائبر اور اطلاعاتی جنگ جیسے نئے چیلنج نمایاں ہوں گے اور ہمارا کرنا ہوگا کہ ان کے لیے تیار رہنا ہوگا۔

ہندوستانی فوجی سربراہ نے اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا کہ "تنظیم ہمیشہ ذہن میں حاصل کی جاتی ہے، زمین پر نہیں۔ اطلاعاتی نظام اسی وقت کامیاب ہوتی ہے جب پورا ملک متحد ہو اور درست معلومات فراہم کرنے والے اداروں پر اعتماد کرے۔ جس قوم کے شہری ایک دوسرے اور اپنے اداروں پر بھروسہ کرتے ہیں، اسے جنگ میں بھیشا میابی ملتی ہے۔" جنرل دویدی نے یہ بھی کہا کہ آپریشن سندور نے ثابت کر دیا ہے کہ جب قومی عزم کو درستگی اور مضبوط ارادے کے ساتھ ظاہر کیا جاتا ہے تو ہندوستان اشتعال انگیزی کا کس طرح جواب دیتا ہے۔ ان کے مطابق اس مہم نے ملک کے فوجی رد عمل کا ایک نیا معیار قائم کیا ہے اور اب اس معیار کو برقرار رکھنے کی ذمہ داری نوجوان فوجی افسروں پر ہوگی۔

پریڈ سے خطاب کرتے ہوئے جنرل دویدی نے کہا کہ آج کی دنیا میں سکیورٹی کے چیلنجز تیزی سے تبدیل ہو رہے ہیں۔ خطرات اب ہمیشہ وردی پہن کر یا کسی باقاعدہ محاذ کے سامنے نہیں آتے۔ فتنہ گر، گرے زونز سے لے کر تیز رفتار ہائبرڈ جنگ تک، موجودہ سیکورٹی ماحول میں فوجیوں کو فوری اور اسٹریٹجک سوچ کے ساتھ کام کرنا ہوگا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ آپریشن سندور کے دوران تینوں افواج کی مربوط اور مشترکہ کارروائی اسی یکجہتی کا نتیجہ تھی، جس کی بنیاد این ڈی اے میں پہلے دن سے رکھی جاتی ہے۔ انہوں نے کیڈٹس سے کہا کہ مستقبل میں وہ خواہ کسی بھی فوجی شاخ میں خدمات انجام دیں، انہیں دوبارہ کندھے سے کندھا ملا کر ملک کی خدمت کرنی ہوگی۔

دفاعی اصلاحات، افواج کے باہمی تال میل اور آپریشن سندور کے لیے جنرل انیل چوہان کو یاد کرجائے گا

نئی دہلی، (ایوین آئی) دفاعی شعبے میں اصلاحات، تینوں افواج کے درمیان تال میل اور انضمام کو فروغ دینے اور آپریشن سندور کی کامیاب قیادت میں اہم کردار ادا کرنے والے چیف آف ڈیفنس اسٹاف (سی ڈی ایس) جنرل انیل چوہان کی مدت ملازمت ہفتہ کو ختم ہوگئی۔ چیف آف ڈیفنس اسٹاف کے طور پر اپنی خدمات سمیت جنرل چوہان نے چار دہائیوں سے زائد عرصے تک ملک کی خدمت انجام دی۔ 31 مئی 2021 کو لیفٹیننٹ جنرل کے عہدے سے ریٹائرمنٹ کے بعد حکومت نے ایک بار پھر ان کی خدمات حاصل کرتے ہوئے انہیں ملک کا دوسرا چیف آف ڈیفنس اسٹاف مقرر کیا تھا۔ اس کے بعد جنرل انیل چوہان نے 30 ستمبر 2022 کو اپنے عہدے کا چارج سنبھالا۔ عہدہ چھوڑنے سے قبل جنرل چوہان نے قومی یکجہتی یادگار پر جاکر شہید فوجیوں کو خراج عقیدت پیش کیا۔ انہیں تینوں افواج کی جانب سے رسمی گارڈ آف آنر بھی دیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی ان کا شاندار فوجی کیریئر اختتام پذیر ہوا، جس کا آغاز 1981 میں ہندوستانی فوج میں کمیشن حاصل کرنے سے ہوا تھا۔

سی آئی ڈی کا نوٹس ملنے پر ابھیشیک بنرجی کا سخت ردِ عمل

جان چلی جائے گی مگر بی جے پی کے سامنے سر نہیں جھکاؤں گا

کولکتہ، (ایوین آئی) ترنمول کانگریس کی قومی جنرل سکریٹری ابھیشیک بنرجی نے آئی ڈی کی جانب سے نوٹس موصول ہونے کے بعد بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ اپنی جان کی قیمت پر بھی بی جے پی کے سامنے کبھی ہتھیار نہیں ڈالیں گے۔ سیاسی انتقام کا الزام عائد کرتے ہوئے انہوں نے کہا: "چاہے وہ سی آئی ڈی، ای ڈی یا کسی اور ایجنسی کا استعمال کریں یا میرا گھر ہی کیوں نہ گرا دیں، میں کسی صورت جھکنے والا نہیں ہوں۔ میں ان لوگوں میں شامل نہیں جنہیں دھمکا کر خاموش کرایا جا سکے۔ دہلی کے سامنے سر جھکانے سے بہتر ہے کہ میں مر جانا پسند کروں۔" ابھیشیک بنرجی کا یہ بیان اس وقت سامنے آیا جب ہفتہ کو ملک کی خدمت انجام دی۔ 31 مئی 2021 کو فسران نے ان کی کالی گھاٹ واقع رہائش گاہ پر پہنچ کر ذاتی طور پر نوٹس حوالے کیا۔ ذرائع کے مطابق سی آئی ڈی نے ایک جاری تحقیقات کے سلسلے میں انہیں پیر کے روز بھوانی بھون میں حاضر ہونے کے لیے طلب کیا ہے۔ اس سے قبل دن میں کئی آئی ڈی کے افسران نوٹس دینے کے لیے سب سے پہلے ہریش کھوری روڈ واقع ان کی رہائش گاہ، شانتی نکیتن پہنچے تھے، تاہم اس وقت وہ وہاں موجود نہیں تھے۔ بتایا جاتا ہے کہ وہ ترنمول رہنما کنال گھوش کی رہائش گاہ گئے ہوئے تھے اور بعد ازاں بیلے گھاٹا میں انتخابی تشدد میں ہلاک ہونے والے ایک پارٹی کارکن کے اہل خانہ سے ملاقات کے لیے روانہ ہو گئے تھے۔ بعد میں اپنی کالی گھاٹ والی رہائش گاہ واپس پہنچنے پر ابھیشیک بنرجی نے واضح کیا کہ وہ شانتی نکیتن میں نہیں رہتے اور اگر حکام انہیں کوئی نوٹس دینا چاہتے ہیں تو ان کے موجودہ پتے پر رابطہ کریں۔ اس کے بعد سی آئی ڈی کے افسران کالی گھاٹ پہنچے جہاں انہوں نے انتظار کرنے کے بعد ابھیشیک بنرجی سے ملاقات کی اور انہیں ذاتی طور پر نوٹس تھما دیا۔ ابھیشیک بنرجی نے تصدیق کی کہ انہوں نے نوٹس وصول کر لیا ہے، تاہم شرط لگھے جانے تک انہوں نے اس کے مندرجات کا مطالعہ نہیں کیا تھا۔ انہوں نے ایک بار پھر اس کارروائی کو سیاسی دباؤ کا حصہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ وہ ہر قانونی اور سیاسی چیلنج کا سامنا کرنے کے لیے تیار ہیں۔ ابھیشیک بنرجی نے واضح کیا کہ وہ کسی دباؤ کے تحت علاقے نہیں چھوڑیں گے اور معقول کارکن کے خاندان کو تنہا نہیں چھوڑا جائے گا۔ انہوں نے کلکتہ ہائی کورٹ اور مغربی بنگال کے گورنر سے معاملے کا نوٹس لینے کی اپیل بھی کی۔ انہوں نے مزید الزام لگایا کہ متاثرہ خاندان کو ڈرانے دھمکانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں اور کشیدہ حالات کے باوجود وہاں پولیس کی موجودگی نہ ہونے کے برابر تھی۔ ان کا دعویٰ تھا کہ انہیں جان بوجھ کر مشتعل مظاہرین کے سامنے غیر محفوظ چھوڑ دیا گیا۔

ملک کو اب ایک تعلیم یافتہ وزیرِ اعظم کی ضرورت: کیجریوال

نئی دہلی، (ایوین آئی) عام آدمی پارٹی نے قومی اہلیت و داخلہ امتحان (نیٹ) پیپر لیک پر روک لگانے کے لیے اٹھائے جانے والے غیر موثر اقدامات کے لیے مرکزی حکومت پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ تعلیمی طور پر اب ملک کو ایک تعلیم یافتہ وزیر اعظم کی ضرورت ہے۔ پارٹی کے قومی کنوینر اروند کیجریوال نے پرچہ لیک اور اسے روکنے کے لیے کیے جانے والے غیر موثر اقدامات کے لیے مرکزی حکومت پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ تعلیمی طور پر اب ملک کو ایک تعلیم یافتہ وزیر اعظم کی ضرورت ہے۔ موجودہ مرکزی حکومت نیٹ پیپر لیک کی اصل وجوہات تک پہنچنے کے بجائے ان بڑھوں جیسی باتیں کر رہی ہے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ نیٹ میں پیپر لیک روکنے کے لئے فضائیہ کے طیارے استعمال کیے جائیں گے۔ کیا اس سے پیپر لیک رکے گا؟ انہوں نے کہا کہ حقیقت تو یہ ہے کہ پیپر لیک روکنے کی حکومت کی نیت ہی نہیں ہے۔ آج ملک کا تعلیمی نظام مکمل طور پر مافیا کے قبضے میں آ چکا ہے اور اگر اس نظام کو درست کرنا ہے تو سب کل کر کچھ کرنا ہوگا۔ مسٹر کیجریوال نے ہفتہ کے روز ایک ویڈیو پیغام میں کہا کہ وہ خود آئی آئی ٹی سے انجینئر ہیں اور تعلیم کی اہمیت کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب تک ہر پیچ کو معیاری تعلیم نہیں ملے گی، ملک ترقی نہیں کر سکتا۔ جھوٹ کو ہمارے ملک کی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ اب نیٹ کے پیپر کو لیک ہونے سے بچانے کے لئے ایئر فورس کے جہاز اور ایئر فورس کے بلٹ پروف ٹرکوں سے اسے ٹرانسپورٹ کریں گے۔ کیا یہ مذاق بنا رکھا ہے۔ کیا ہمیں یہ بے وقوف سمجھا جا رہا ہے۔ مسٹر کیجریوال نے کہا کہ پوری دنیا میں اتنے بڑے بڑے پیپر ہوتے ہیں، لیکن کیا کہیں سنا ہے کہ ایئر فورس سے انہیں ٹرانسپورٹ کیا جاتا ہے۔ کیا کہیں اس قسم کی ڈینگ سنی ہے۔ اس حکومت کو صرف اور صرف ڈینگ کرنی آتی ہے۔ یہ دیکھنے کے لئے کم سے کم تنازہ قدم اٹھایا ہے۔ پیپر لیک ہونے سے بچانے کے لئے ہم سب کے پیپر لیک ہوتے ہیں۔ نظام کو درست کرنے کا حکومت کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ اگر کوئی اچھی نیت والی حکومت ہوتی، تو وہ دیکھتی کی ایک کہاں سے ہو رہا ہے اور پھلک کرتی۔

پنجاب بلدیاتی انتخابات میں عام آدمی پارٹی نے 8 میونسپل کارپوریشنوں میں سے 5 جیت لیں

چنڈی گڑھ (ایجنسی) عام آدمی پارٹی (اے اے پی) نے پنجاب کے بلدیاتی انتخابات میں نمایاں مظاہرہ کیا ہے۔ جمعہ کو جاری کردہ نتائج میں عام آدمی پارٹی کو ریاست کے آٹھ میونسپل کارپوریشنوں میں سے پانچ میں کلین سویپ کرتے ہوئے کھلایا گیا ہے۔ اہم اپوزیشن جماعتوں، کانگریس اور بی جے پی نے بھی چھ نشستوں پر نمایاں کامیابیاں حاصل کیں۔ جہاں عام آدمی پارٹی کیمپ نتائج کا جشن منا رہا ہے، وہیں اپوزیشن پارٹیاں کہتی ہیں کہ بے ضابطگیوں کا الزام لگایا رہی ہیں۔ اعداد و شمار کے مطابق پنجاب میں کل 8 میونسپل کارپوریشنز، 75 میونسپل کونسلز اور 20 میونسپل کمیٹیوں کے لیے ووٹ ڈالے گئے۔ ان میں سے عام آدمی پارٹی نے پانچ میونسپل کارپوریشنوں میں کامیابی حاصل کی جن میں موہالی، برنالہ، بٹالہ، مکتسر اور بھٹنڈہ شامل ہیں۔ کانگریس نے پٹھانکوٹ میونسپل کارپوریشن جیت لی ہے۔ جبکہ بی جے پی نے ابوہر میں قطعی اکثریت حاصل کی اور پٹھان کوٹ میں سب سے بڑی پارٹی بن کر ابھری۔ کل 1,977 وارڈوں میں سے عام آدمی پارٹی نے 954 سیٹیں حاصل کیں، جو کہ اکثریت سے کہیں زیادہ ہے۔ کانگریس 390 وارڈ جیت کر دوسرے نمبر پر رہی، جبکہ آزاد امیدواروں نے 251، شرومنی اکالی دل (SAD) نے 191، اور بی جے پی نے 170 پر کامیابی حاصل کی۔ مزید برآں، عام آدمی پارٹی نے 75 میونسپل کونسل سیٹوں میں سے تقریباً 45 پر غلبہ حاصل کیا۔ جہاں عام آدمی پارٹی (اے اے پی) نے اس انتخاب میں غلبہ حاصل کیا، وہیں کانگریس نے پٹھانکوٹ میونسپل کارپوریشن میں 50 میں سے 31 وارڈ جیت کر ایک بڑا اپ سیٹ کیا۔ دوسری طرف بی جے پی نے ابوہر میونسپل کارپوریشن جیت لی، جبکہ پٹھان کوٹ میں حاصد سب سے بڑی پارٹی بن کر ابھری۔ جب کہ عام آدمی پارٹی اس وقت تیسری منازی ہے۔ سیاسی ماہرین اس جیتیجے کو 2027 کے اسمبلی انتخابات کے لیے حتمی معیار نہیں مان رہے ہیں۔

برلانے جمہوریت کو مضبوط بنانے میں ہندی صحافت کے کردار کو سراہا

نئی دہلی، (ایوین آئی) اوک سبھا کے اسپیکر اوم برلا نے کہا ہے کہ ہندی صحافت سماجی شعور، جمہوریت کی مضبوطی اور عوامی جذبات کے اظہار کا ایک طاقتور ذریعہ ہے۔ مسٹر برلا نے ہندی صحافت کے دن کے موقع پر ہفتہ کے روز تمام صحافیوں، مصنفین اور ہندی زبان کے فروغ کے لیے کام کرنے والے فرد کو مبارکباد دی۔ انہوں نے کہا کہ ہندی صحافت سماجی تبدیلی اور قومی یکجہتی کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ ان کے مطابق جمہوری اقدار کو مستحکم کرنے اور معاشرے کو باشعور بنانے میں ہندی میڈیا کی خدمات قابل ستائش رہی ہیں۔ لوک سبھا اسپیکر نے کہا کہ بدلتے دور اور تکنیکی انقلاب کے زمانے میں ہندی زبان کی اہمیت مسلسل بڑھ رہی ہے۔ آج ہندی صرف اخبارات اور ٹیلی ویژن تک محدود نہیں رہی بلکہ ڈیجیٹل میڈیا، سوشل میڈیا، پوڈکاسٹ، انٹرنیٹ اور مصنوعی ذہانت جیسی جدید ٹیکنالوجیز کے ذریعے کروڑوں افراد تک مؤثر انداز میں پہنچ رہی ہے۔

دہلی-این سی آر میں خوب جھوم جھوم کر برسے بادل

دھول بھری آندھی اور تیز بارش سے کئی مقامات پر درخت ٹوٹے

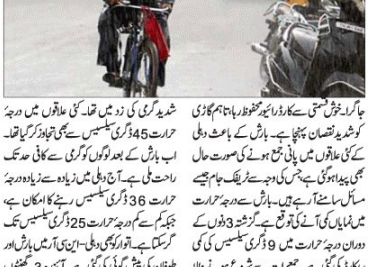

نئی دہلی: (ایجنسی) دہلی-این سی آر میں سہ پہر گرد آلود آندھی کے ساتھ تیز بارش نے ماحول کو انتہائی خوشگوار بنا دیا ہے۔ سیاہ بادلوں نے پورے علاقے کو اپنی زد میں لے لیا ہے اور جھوم جھوم کر برستا دکھائی دے رہا ہے۔ محکمہ موسمیات نے آج اور کل دونوں دن بارش اور طوفان کا الرٹ جاری کیا ہوا ہے، اور آندھی و بارش کی پیشین گوئی صحیح ثابت ہوئی ہے۔ موسم کے کروٹ بدلنے کے اعداب شدت آمیز گرمی سے مزید راحت ملنے کی امید ہے۔ حالانکہ بارش کے بعد کئی علاقوں میں ٹریفک کی روانی متاثر ہوئی ہے اور کئی مقامات پر درخت ٹوٹ کر گرنے کی خبریں بھی سامنے آئی ہیں۔ موصولہ اطلاع کے مطابق دہلی-این سی آر میں کئی دنوں سے جاری شدید گرمی کے درمیان ہفتہ کی دوپہر کے بعد موسم نے اچانک کروٹ لی اور کچھ ہی دیر میں آندھی کے ساتھ بارش شروع ہوگئی۔ موقع میں تیز آندھی اور بارش کے دوران کئی علاقوں میں درخت ٹوٹ کر گر گئے۔ آئی ٹی او چوراہے سے دین دیال اپادھیائے مارگ تک ایک بڑا درخت جڑ سے اکھڑ کر ایک کار پر جا گرا۔ خوش قسمتی سے کار ڈرائیور محفوظ رہا مگر گاڑی کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ بارش کے باعث دہلی کے کئی علاقوں میں پانی جمع ہونے کی صورت حال بھی پیدا ہوگئی ہے، جس کی وجہ سے ٹریفک جام جیسے مسائل سامنے آ رہے ہیں۔ بارش سے درجہ حرارت میں نمایاں کمی آنے کی توقع ہے۔ گزشتہ 3 دنوں کے دوران درجہ حرارت میں 9 ڈگری سلیسس کی کمی ریکارڈ کی گئی ہے۔ جمعرات سے شروع ہونے والا بارش کا سلسلہ اتوار تک جاری رہنے کا امکان ہے۔ قابل ذکر ہے کہ گزشتہ کئی دنوں سے دہلی-این سی آر شدید گرمی کی زد میں تھا۔ کئی علاقوں میں درجۂ حرارت 45 ڈگری سلیسس سے بھی تجاوز کر گیا تھا۔ اب بارش کے بعد لوگوں کو گرمی سے کافی حد تک راحت ملی ہے۔ آئی ٹی او میں زیادہ سے زیادہ درجۂ حرارت 36 ڈگری سلیسس رہنے کا امکان ہے، جبکہ کم سے کم درجہ حرارت 25 ڈگری سلیسس تک گر سکتا ہے۔ اتوار کو بھی دہلی-این سی آر میں بارش اور طوفان کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ آسمد 3 گھنٹوں کے دوران بھی نوئیڈا میں گرج چمک کے ساتھ تیز آندھی اور بارش کا امکان ظاہر کیا گیا ہے۔

ٹوٹ گیا خواب! ایشین گیمز کے لیے کوالیفائی نہیں کر پائیں

ونیش پھوگاٹ، سیمی فائنل میں 4-6 سے ملی شکست

نئی دہلی: (ایجنسی)، ہندوستان کی معروف خاتون پہلوان ونیش پھوگاٹ کا ایشین گیمز 2026 میں کھیلنے کا خواب ٹوٹ گیا۔ 30 مئی کو ایشین سیمی فائنل مقابلے میں مینا نگی گویت کے ہاتھوں 4-6 سے شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ نئی دہلی میں 31 سالہ ہندوستانی خاتون پہلوان ونیش پھوگاٹ 53 کلوگرام زمرے کے ٹرائل سیمی فائنل میں ہار گئیں، جس کے ساتھ ہی ان کی مہم اختتام پذیر ہو گئی۔ واضح رہے کہ حالی چوہین شپ میں 2 مرتبہ کانسے کا تمغہ حاصل کرنے والی ونیش پھوگاٹ نے پہلے راؤنڈ میں جیوتی کو 7-7 سے شکست دی اور پھر ایک بڑے مقابلے میں نیشونڈ کو معیار کی بنیاد پر ہرایا لیکن مینا نگی کے خلاف کامیابی حاصل نہ کر سکیں۔ مینا نگی نے اس سے قبل ایشیائی چیمپئن شپ کے ٹرائلز میں اتم پنگھال کو شکست دے کر اپنی مہم آگے بڑھائی تھا۔ اس سے قبل ہفتہ کی صبح اس بات پر تنازعہ پیدا ہو گیا تھا کہ ونیش کس وزن کے زمرے میں مقابلہ کریں گی۔ ونیش کو بتایا گیا تھا کہ انہیں صرف 50 کلوگرام زمرے میں کھیلنے کی اجازت دی گئی ہے، کیونکہ انہوں نے پیرس اولمپکس سمیت اپنی گزشتہ 4 بین الاقوامی مقابلوں میں اسی وزن کے زمرے میں حصہ لیا تھا۔ ان پر ونیش نے احتجاج کرتے ہوئے فیڈریشن پر امتیازی سلوک کا الزام لگایا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ انہیں اپنی پسند کے وزن کے زمرے میں مقابلہ کرنے کا موقع دیا جانا چاہیے۔ بعد ازاں ونیش کا وزن 9.53 کلوگرام پایا گیا جس کے بعد انہیں 53 کلوگرام زمرے میں شامل کر لیا گیا۔ بہرحال، ریسلنگ فیڈریشن آف انڈیا (ڈبلیو ایف آئی) کے صدر سنجے سنگھ نے خبر رساں ایجنسی پی ٹی آئی سے گفتگو کرتے ہوئے ونیش کے الزامات پر ناپسندیدگی ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ "ونیش کی جانب سے الزامات عائد کیے جانے کے بعد ہم نے حکام کو ان کا وزن ناپنے کی اجازت دی۔ ہم کسی کے ساتھ امتیازی سلوک نہیں کرنا چاہتے۔" انھوں نے مزید کہا کہ "ونیش نے یہ واضح نہیں کیا تھا کہ وہ کس زمرے میں مقابلہ کرنا چاہتی ہیں۔ اس کے باوجود ہم انہیں اجازت دے رہے ہیں۔"

پونے زہریلی شراب معاملہ: متعدد پولیس افسران معطل

پونے (ایوین آئی) زہریلی شراب سانحے کی سنگین کو مدنظر رکھتے ہوئے اس معاملے کی تحقیقات ریاستی کرائم انویسٹی گیشن ڈیپارٹمنٹ (سی آئی ڈی) کے حوالے کر دی گئی ہیں۔ پولیس اور ریاستی محکمہ آبکاری کی مشترکہ کارروائی میں ابتک آٹھ مشتبہ افراد کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔ ابتدائی تحقیقات میں انکشاف ہوا ہے کہ غیر قانونی طور پر تیار کی گئی شراب میں میتھانول شامل تھا، جسے متعدد اموات کی ممکنہ وجہ قرار دیا جا رہا ہے۔ تحقیقاتی ایجنسیاں اب پونے شہر، پونے دیہی علاقوں اور پمپری چنچوڑ میں سرگرم غیر قانونی شراب کے نیٹ ورک کی وسیع پیمانے پر چھان بین میں جٹ گئی ہیں۔ ادھر ہلاکتوں کی تعداد بڑھ کر 10 افراد کی ہلاکت کے بعد پولیس انتظامیہ نے سخت کارروائی شروع کر دی ہے۔ پمپری چنچوڑ کے پولیس کمشنر وینے کمار چوبے نے، دیہی پولیس کمشنر کے ایکسٹرو نے اور ہمارے سمیت پانچ پولیس اہلکاروں کو معطل کر دیا ہے۔ معطل کیے گئے اہلکاروں میں تفتیشی ٹیم کے سربراہ بھی شامل ہیں۔ ان کے علاوہ کرائم برانچ کے انسپکٹر نیرج رفاکر کے تبادلہ، پولیس کنٹرول روم میں کر دیا گیا ہے۔ پولیس کمشنر وینے کمار چوبے نے واضح کیا ہے کہ اس معاملے میں جس بھی افسر یا ملازم کی غفلت ثابت ہوئی۔

غالب انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام فخر الدین علی احمد یادگاری خطبے کا انعقاد

نئی دہلی (ایجنسی) غالب انسٹی ٹیوٹ ہر سال فخر الدین علی احمد یادگاری خطبے کا انعقاد کرتا ہے۔ 30 مئی کو شام 5 بجے ایوان غالب میں اس سال کا فخر الدین علی احمد یادگاری خطبہ "ہماری تہذیب کے مشترک پہلو" کے عنوان سے پیش کیا گیا۔ اس موقع پر مہمان مقرر اور معروف مورخ جناب سہیل ہاشمی نے خطبہ پیش کرتے ہوئے کہا کوئی تہذیب خالص نہیں ہوتی خصوصاً ہمارے ملک میں تو لباس رہن سہن اور طرز فہم میں مختلف تہذیبوں کا رنگ شامل ہے۔ یہ رنگ اس طرح شامل ہو گیا ہے کہ جب تک ان کو غور سے نہ دیکھا جائے یہ محسوس ہی نہیں ہوتا کہ اس کے اجزا اتنے مختلف ہیں۔ یہاں کے طرز تعمیر کو ہی دیکھیے تو معلوم ہو جاتا ہے کہ اس میں مختلف اقوام کی طرز فکر جلوہ گر ہے۔ عوامی اور شخصی تعمیرات کے علاوہ مذہبی عمارتوں میں بھی یہ رنگا رنگی آپ کو نظر آ جائے گی۔

سہیل ہاشمی محراب اور گنبد سے نمایاں اجزا میں گنبد رومیوں نے اور محراب سمیرداوں کی ایجاد ہے اس کا استعمال سے ان معنوں میں کوئی رشتہ نہیں جس طرح ہمیں محسوس کرایا جاتا ہے۔ نہ کوئی طرز تعمیر اسلامی ہے نہ ہندو۔ انگریزوں کی پیدا کردہ تخصیص ہے جو انھوں نے خاص مقصد کے تحت پیدا کی تھی۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم انسانی ایجاد کسی تقسیم کو نہیں مانتی۔ یہ اسے آگی کا زمانہ ہے کیا ہم اسے کسی ایک قوم کی ایجاد کہہ سکتے ہیں؟ یقیناً اس دنیا کی دنیا کی اقوام نے اپنا حصہ ڈالا ہے تب جا کر ہم کسی بڑی ایجاد سے فیض یاب ہو سکے ہیں۔ غالب انسٹی ٹیوٹ کے سکریٹری پروفیسر صدیق الرحمن قدوائی نے استقبالیہ کلمات پیش کرتے ہوئے کہا فخر الدین علی احمد یادگاری خطبہ اس لیے بھی بہت اہم ہو جاتا ہے کہ اس میں خالص ادبی گفتگو نہیں ہوتی بلکہ کچھ مختلف موضوعات کی تلاش کا عمل اسے منفرد بناتا ہے۔ اسی لیے ہمیں ایسی شخصیت کی تلاش رہتی ہے جو اس کی دیرینہ شان کو قائم رکھ سکے۔ سہیل ہاشمی کے کام سے ساری دنیا واقف ہے۔ ان کی معلومات اور حافظے سے وہ لوگ بہت متاثر ہیں جنھوں نے ان کی گفتگو سنی ہے۔ غالب انسٹی ٹیوٹ کے ڈائرکٹر ڈاکٹر ادریس احمد نے اظہار تشکر کرتے ہوئے کہا فخر الدین علی احمد یادگاری خطبہ غالب انسٹی ٹیوٹ کا بادقار خطبہ ہے اہل علم حضرات کو اس کا انتظار رہتا ہے اور اکثر لوگ اس کے بارے میں دریافت بھی کرتے ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ ہر سال بھرار دو ادب و ثقافت کے سلسلے میں مذاکروں کا اہتمام کرتے ہیں لیکن یہ ایسا موقع ہوتا ہے جس میں کچھ مختلف موضوعات پر زیر بحث آتے ہیں۔ شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ فخر الدین علی احمد صاحب کی شخصیت ہی ایسی بشت پناہ تھی۔ یادگاری خطبے میں علم و ادب سے وابستہ اہم شخصیات نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

وجے کی پارٹی پر ہاس ٹریڈنگ کا الزام، سی بی آئی جانچ کا مطالبہ

چنئی، (ایوین آئی) آل انڈیا انا دراوڑ منیترکزگم (اے آئی اے ڈی ایم کے) نے اپنے چار باغی رکن اسمبلی کے اسٹینلی دوے کو وزیر اعلیٰ وجے کی جماعت تملگا ویتری کزگم (ٹی وی کے) میں شمولیت اختیار کرنے کے بعد ہفتہ کے روز ٹمل ناڈو کے گورنر آر۔ وی۔ ارلیکر سے ملاقات کی اور ٹی وی کے پرسیڈ ہاس ٹریڈنگ کا الزام عائد کرتے ہوئے معاملے کی مرکزی جانچ بیورو (سی بی آئی) سے تحقیقات کرانے کا مطالبہ کیا۔ اس سلسلے میں اے آئی اے ڈی ایم کے رہنماؤں نے گورنر کو ایک یادداشت بھی پیش کی، جس میں الزام لگایا گیا کہ ان کے رکن اسمبلی کو سیاسی طور پر متاثر کرنے کے پارٹی سے الگ کیا گیا ہے۔ یہ چاروں ارکین ان 25 ناراض ارکین اسمبلی میں شامل تھے جنہوں نے ریاستی حکومت کی جانب سے پیش کیے گئے اعتماد کے ووٹ کی حمایت کی تھی۔ ان کے استعفوں کے بعد مدورانتکم، دھارماپوم، پیرمبدور اور ابھاسمورم اسمبلی حلقوں کی نشستیں خالی قرار دے دی گئی ہیں۔ ان چار نشستوں کے علاوہ ترچی ایسٹ اسمبلی حلقے میں بھی جلد ضمنی انتخاب کرانے کا امکان ہے۔ یہ نشست ان دو حلقوں میں شامل تھی جن پر وجے نے کامیابی حاصل کی تھی، تاہم بعد میں انہوں نے ایک نشست خالی کر دی تھی۔

انڈین یوتھ کانگریس نے "گگ ورکر نیائے ابھیان کنکلیو" کا کیا انعقاد

اجیتے ماکن نے یکجہتی کا کیا اظہار، ہم گگ ورکرس کے حق کی لڑائی لڑتے رہیں گے

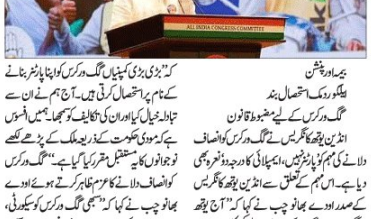

نئی دہلی (ایجنسی) آج کانگریس کے دہلی واقع میڈکوارٹر اندرا بھون میں انڈین یوتھ کانگریس کے ذریعہ "گگ ورکر نیائے ابھیان کنکلیو" کا انعقاد عمل میں آیا۔ اس تقریب میں کانگریس خزانچی اجیتے ماکن اور یوتھ کانگریس صدر ادوے بھانو چب خاص طور پر موجود رہے اور گگ ورکرس کے حقوق سے متعلق اہم باتوں پر تبادلہ خیال کیا۔ کانگریس نے اس کنکلیو کی تصویریں اور ویڈیوز اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر شیئر بھی کی ہیں۔

انڈین یوتھ کانگریس نے اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اس کنکلیو کی جانکاری دیتے ہوئے لکھا ہے: "آج کانگریس فریزر اور راجیو سبھا رکن اجیتے ماکن جی نے گگ ورکرس کے حقوق اور سماجی تحفظ کی اس جنگ میں اپنی یکجہتی کا اظہار کیا۔ گگ ورکرس کو انصاف چاہیے۔" ساتھ ہی انڈین یوتھ کانگریس نے اپنے مطالبات بھی سامنے رکھے، جو اس طرح ہیں:

ملازمین کا درجہ
سماجی تحفظ
مناسب تنخواہ
ممدانی آئی ڈی بندی پر روک
بیمہ اور پنشن
پلیٹ فارم ایکس پر اس کنکلیو کی جانکاری دیتے ہوئے لکھا ہے: "آج کانگریس فریزر اور راجیو سبھا رکن اجیتے ماکن جی نے گگ ورکرس کے حقوق اور سماجی تحفظ کی اس جنگ میں اپنی یکجہتی کا اظہار کیا۔ گگ ورکرس کو انصاف چاہیے۔" ساتھ ہی انڈین یوتھ کانگریس نے اپنے مطالبات بھی سامنے رکھے، جو اس طرح ہیں:

ملازمین کا درجہ
سماجی تحفظ
مناسب تنخواہ
ممدانی آئی ڈی بندی پر روک
بیمہ اور پنشن

پلیٹ فارم ایکس پر اس کنکلیو کی جانکاری دیتے ہوئے لکھا ہے: "آج کانگریس فریزر اور راجیو سبھا رکن اجیتے ماکن جی نے گگ ورکرس کے حقوق اور سماجی تحفظ کی اس جنگ میں اپنی یکجہتی کا اظہار کیا۔ گگ ورکرس کو انصاف چاہیے۔" ساتھ ہی انڈین یوتھ کانگریس نے اپنے مطالبات بھی سامنے رکھے، جو اس طرح ہیں:

ملازمین کا درجہ
سماجی تحفظ
مناسب تنخواہ
ممدانی آئی ڈی بندی پر روک

کہ "بڑی بڑی کمپنیاں گگ ورکرس کو اپنا پارٹنر بنانے کے نام پر استحصال کرتی ہیں۔ آج ہم نے ان سے تبادلہ خیال کیا اور ان کی تکالیف کو سمجھا۔ ہمیں افسوس ہے کہ مودی حکومت کے ذریعہ ملک کے پڑھے لکھے نوجوانوں کا یہ مستقبل مقرر کیا گیا

شدت پسند افراد کا ظلم و جبر طاقت کا ناکام مظاہرہ

مسلمانوں کیخلاف اجتماعی تشدد گھنونی حکمت عملی

سہارنپور (احمد رضا) سیاسی طاقت، سرکاری مشینری، پولیس اور بھیڑ کا سہارا لے کر 30 کروڑ سے زائد مسلم آبادی کو نیست و نابود کرنے کا خواب دیکھنا شدت پسند تنظیموں کے لوگوں کی پستی اور بڑی ناکامی کے سوائے کچھ بھی نہیں پولیس اور سرکاری مشینری کے ساتھ بلڈوزر چلا کر اہل ایمان کو خوف زدہ نہیں کیا جا سکتا، ملک کا ہندو مسلم اتحاد ان ظالموں کے سروں کو زیر کرنے کے لئے بہت کافی ہے ظالم خوب واقف ہیں کہ مسلم آبادی کو نیست و نابود کرنا آسان نہیں مگر اسرائیلی حکومت کی حسب ہدایت یہ ظلم مسلم آبادی کے خلاف جو کچھ جو کر رہے ہیں وہ ان شدت پسند افراد کے لئے ہی تباہی کا سبب بنتا جا رہا ہے، حالات چاہے جتنے بھی بد سے بدتر ہیں جو بھی کریں لیکن ہم بھی کو یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ اس ملک کی کل زمین اور زخائر پر جتنا حق اکثریتی طبقے کا ہے اتنا ہی ہمارا بھی ہے ہم کسی بھی معاملہ میں کسی سے کسی بھی صورت میں کم نہیں ہیں تاریخ شاہد ہے کہ اس ملک کو بنانے سنوارنے سجانے اور انگریزوں سے آزادی دلانے میں جس قدر جانی اور مالی قربانیاں مسلم آبادی نے دی ہیں اسکا ثانی نہیں اگر کوئی اندھ بھگت ہمکو یہ ہمارے دعوے کو جھوٹ ثابت کر سکے تو ہم ہر سزا کے لئے تیار ہیں! ہندو شدت پسند تنظیموں کے لوگ ہمکو ڈرا دھمکا کر یا پولیس کے ساتھ کھڑے ہو کر ہماری مسجدیں ویران کرنا چاہیں، ہمارے مدارس اسلامیہ کو بند کرنا یا گرانا چاہیں یا اقتصادی طور سے ملک میں پچھلے 30 کروڑ سے زائد مسلم افراد کو دبانے اور جارحی ہے ویسے ویسے ہی مسلمانوں کی بھی بھی پروان چڑھ رہی ہے ملت کے ہر فرد کی گلہرا سے وجود تک محدود ہو چکی ہے خوف خدا سے جنی بلکہ وقتی حکمرانوں کے خوف سے لڑ رہے ہیں، ملی اور معاشرتی تبدیلیاں مسلمانوں کے اہداف کا حصہ نہیں رہیں مسلمان آج خود ظلم سہ رہنے کے لئے اپنی نسلوں کو بھوکا رکھنے کا سامان مہیا کر رہا ہے۔

اپنے ایک پیپر کی خاطر پوری قوم کو بھوکا رکھنا کونسی دینی کرتا۔ حلال و حرام کا امتیاز کئے بغیر مال جمع کرنا ہی مسلمانوں کی زندگی کا واحد مقصد بن گیا ہے۔ اس کو لگتا ہے کہ اس کا جمع کردہ مال اس کا اور اس کے خاندان کی حفاظت کر لے گا۔ حالانکہ تاریخی شواہد اس کے برعکس ہیں۔ دولت کے بل پر سب کچھ خرید لینا نہیں چاہتا ہے۔ اگر آپ کو صفوستی سے مٹا کر آپ کے حصے کا پورا مال چھینا جا سکتا ہے۔ تو تھوڑی سی رشوت پر بھلا کتنے دنوں تک خود کو محفوظ رکھا جا سکتا ہے؟ پوری ملت اسلامیہ ہند کے صف اول کے علماء و دانشور اور اہل سیاست نے یہ جان لیا ہے کہ پانی سر سے اوپر جا چکا ہے۔ لہذا اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ شاید یہی وجہ ہے کہ اب ملت کے متمول گھرانے خود کو بیرون ممالک منتقل کرنے لگے ہیں۔ یہ بات ٹھیک ہے کہ جن کے پاس خطیر رقم ہے۔ وہ سی اور ملک میں جا کر آباد ہو جائیں گے، لیکن ان متوسط اور غریب مسلمانوں کا کیا ہوگا جو بڑی مشکل سے پیٹ کی آگ بجھا پاتے ہیں۔ کیا انہیں ان قاتل بھیڑیوں کے حوالے کر دیا جائے گا۔ یا پھر انہیں مرتد ہونے پر مجبور کر دیا جائے گا۔۔

قربانی کا فریضہ ادا کرنے سے بھی روکا گیا کمزور اور مجبور مسلم طبقہ فرسیز کے سامنے مجبور کر خون کے آنسو رونے پر مجبور دیکھا، ان دنوں ملک میں ملت اسلامیہ اور دیگر کمزور اقوام کے لئے انفرادی جدو جہد کرنے والے سوشل ایکٹیویسٹ بھی اب ملت اسلامیہ کے تحت مخالفین کے رڈار پر ہیں مسلم طبقہ کے کھلے دشمن مسلم آبادی کو جانی اور مالی نقصان پہنچانے کے لئے کسی بھی حد تک جا سکتے ہیں ایجنٹو بکرے کے مقابل خنزیر لایا گیا ہے ایسی بہت کچھ سامنے آنا باقی ہے، واضح رہے کہ یہ دشمنی اور نفرت کی آخری اسٹیج ہے تباہی ظالموں کے سروں پر آن پہنچی ہے اگلے بلڈوزر پولیس اور سرکاری مشینری ان ظالموں کو بچا نہیں پائیں گی! مسلم طبقہ کی اس بیٹی کی ڈھال کو بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم کرنے کی تیاریاں مکمل ہو، تاکہ مسلمانوں کا نسلی صفایا کیا جا سکے۔ جس کی جانکاری وقفہ وقفے سے مسلمانوں کو دی جا رہی ہے لیکن مسلمانوں کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی جس کا سیدھا سا تقیہ یہ ہے کہ جیسے جیسے ملک میں ہندو انتہا پسندی شدت اختیار کرتی جائے گی ویسے ویسے ہی مسلمانوں کی بھی روکا گیا کمزور اور مجبور مسلم طبقہ فرسیز کے سامنے مجبور کر خون کے آنسو رونے پر مجبور دیکھا، ان دنوں ملک میں ملت اسلامیہ اور دیگر کمزور اقوام کے لئے انفرادی جدو جہد کرنے والے سوشل ایکٹیویسٹ بھی اب ملت اسلامیہ کے تحت مخالفین کے رڈار پر ہیں مسلم طبقہ کے کھلے دشمن مسلم آبادی کو جانی اور مالی نقصان پہنچانے کے لئے کسی بھی حد تک جا سکتے ہیں ایجنٹو بکرے کے مقابل خنزیر لایا گیا ہے ایسی بہت کچھ سامنے آنا باقی ہے، واضح رہے کہ یہ دشمنی اور نفرت کی آخری اسٹیج ہے تباہی ظالموں کے سروں پر آن پہنچی ہے اگلے بلڈوزر پولیس اور سرکاری مشینری ان ظالموں کو بچا نہیں پائیں گی! مسلم طبقہ کی اس بیٹی کی ڈھال کو بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم کرنے کی تیاریاں مکمل ہو، تاکہ مسلمانوں کا نسلی صفایا کیا جا سکے۔ جس کی جانکاری وقفہ وقفے سے مسلمانوں کو دی جا رہی ہے لیکن مسلمانوں کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی جس کا سیدھا سا تقیہ یہ ہے کہ جیسے جیسے ملک میں ہندو انتہا پسندی شدت اختیار کرتی

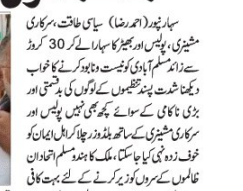

میں یعنی مرکز عیدالاضحی کے آخری عشرہ پر شدت پسند ہندو افراد نے نماز آذان اور قربانی کے خلاف جو دہشت گردی اور وحشی پن دکھایا وہ آزاد و جمہوری آئینی ملک کی تاریخ کا بدترین دور تسلیم کیا جائیگا میرا روڈ سمی میں قربانی نہ ہونے دینا سرکاری مشینری کی ناکامی اور ہندو دہشت گردوں کی جیت ہی ہے ہندو شدت پسند مسلم آبادی کو ڈرانے کے لئے مسلم افراد کی کالونی میں خنزیر لیکر آئے اور مسلم افراد کا گھروں سے باہر نکلنا مشکل کر دیا جس دن سے یہی حال ہے اس لیے علاوہ اتراکھنڈ اور اتر پردیش کے درجن بھر علاقوں میں مسجدوں اور مدرسوں میں نماز پڑھنے سے جبریہ طور سے روک دیا گیا اترکھنڈ میں ہائی کورٹ کے حکم پر کینی تال میں نماز پڑھنے کی اجازت دی گئی دیشرت علاقوں میں پولیس اور فورسیز دستے تعینات کر دیئے گئے تھے تاکہ نمازیوں کو روکا جا سکے فتح آباد میں صدری پرانی مسجد میں فورس نے نماز ادا نہیں کرنے دی گئی اتر پردیش کے بیشتر علاقوں میں بھی فورسیز کے دستوں نے مسجدوں میں نماز پڑھنے جانے سے روک دیا اور اسی طرح سے تیسرے درجے کا شہری بنانے کا چلن بنا رہے ہیں تو یہاں شدت پسند گروپ کے افراد کی بڑی غلط فہمی ہے اس ملک کی سرزمین پر سب سے پہلے حق مسلم آبادی کا ہے، لگاتار تیرہ سال سے مسلم طبقہ پر ظلم و ناانصافی کا قہر ڈھانے والوں آپ کتنے بھی طاقتور حکومت کے زیر سایہ ظلم کر جو کر لیں آپ کو اس ظلم اور ناانصافی کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا یہ نظام قدرت ہے، یاد رکھیں صبر اور برداشت کی بھی حدیں ہوا کرتی ہیں پولیس اور سرکاری مشینری کو آگے رکھ کر مسلم آبادی کو مذہبی رسومات ادا کرنے سے روکنا مذہبی ہماری مسجدیں مندروں میں تبدیل کرنا یعنی ہماری مذہبی آزادی صلب کرنا اور ابتدائی شروعات ایک دن اندھ بھگتوں کے تباہی کا سبب بن سکتا ہے ہوشیار خبردار ظلم بڑھتا ہے تو خدمت جاتا ہے ظالم کی عبرت بھرے ہوا کرتی ہے اہل ایمان کے لئے ایمان والی موت اللہ کا انعام ہے اہل ایمان ظلم اور ناانصافی کے خلاف آخری سانس تک لڑتا رہتا ہے ڈرے گا بھی اہل ایمان صرف اور صرف اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے! یہ ایک بدترین تاریخ کے ہمسال ماہ جنوری سے ماہ

اے ایم یو نے عظیم اردو شاعر اور پدم شری یافتہ ڈاکٹر بشیر بدر کے انتقال پر رنج و غم کا اظہار کیا

علی گڑھ، 30 مئی: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) نے اپنے ممتاز سابق طالب علم، عظیم اردو شاعر اور پدم شری اعزاز یافتہ ڈاکٹر بشیر بدر کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ طویل علالت کے بعد 28 مئی 2026 کو بھوپال میں 91 برس کی عمر میں ان کا انتقال ہوا۔ ڈاکٹر بشیر بدر کو جدید اردو شاعری کی عظیم ترین آوازوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ وہ اپنے پیچھے ایک ایسا لازوال ادبی سرمایہ چھوڑ گئے ہیں جس نے نسلوں اور جغرافیائی سرحدوں سے ماورا ہو کر لاکھوں دلوں کو متاثر کیا۔ اپنی نہایت پُراثر غزلوں کے لیے معروف ڈاکٹر بشیر بدر نے روزمرہ کے جذبات اور بول چال کی زبان کو اردو شاعری کا حصہ بنا کر اسے وسیع حلقہ تک پہنچایا۔ ان کے یادگار اشعار، "لوگ ٹوٹ جاتے ہیں ایک گھر بنانے میں تم ترس نہیں کھاتے بستیاں جلانے میں" اور "اجالے اپنی یادوں کے ہمارے ساتھ رہنے دو، نہ جانے کس گلی میں زندگی کی شام ہو جائے" برصغیر کی تہذیبی یادداشت کا حصہ بن چکے ہیں۔ ڈاکٹر بشیر بدر کا کلی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے گہرا معمولی رشتہ بھی رہا تھا۔ انہوں نے یونیورسٹی سے ایم اے اور پی ایچ ڈی کی ڈگریاں حاصل کیں اور بعد ازاں شعبہ اردو میں لکچرر کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ بعد میں وہ میرٹھ کالج سے وابستہ ہو گئے۔ یہ ایک منفرد اعزاز تھا کہ ان کی شاعری ان کے زمانۂ طالب علمی ہی میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے ایم اے نصاب میں شامل کر لی گئی، جو کم عمری میں ان کی غیر معمولی ادبی صلاحیتوں کا اعتراف تھا۔ ڈاکٹر بشیر بدر نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں ایم اے اردو کے امتحان میں پہلی پوزیشن حاصل کی تھی اور 1973 میں اسی یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی مکمل کی۔ طالب علمی کے زمانے ہی میں وہ ایک باصلاحیت شاعر کے طور پر پہچانے جانے لگے تھے اور وقت کے ساتھ وہ معاصر اردو شاعری کی سب سے منفرد آوازوں میں شامل ہو گئے۔ ان کے متعدد اشعار ادبی کلاسیکی حیثیت اختیار کر چکے ہیں اور ہر عمر کے لوگوں میں یکساں طور پر پڑھے، سنے اور پسند کیے جاتے ہیں۔

ڈاکٹر بشیر بدر علی گڑھ سے گہری وابستگی رکھتے تھے اور اکثر اس بات کا ذکر کرتے تھے کہ یونیورسٹی کے علمی اور ادبی ماحول نے ان کی شعری حس کی تشکیل میں بنیادی کردار ادا کیا۔ وہ جب بھی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی آتے طلبہ، محققین اور ماہرین کی بڑی تعداد ان سے ملاقات اور گفتگو کے لیے جمع ہوتی تھی، کیونکہ ان کا کلام جدید اردو تہذیب کا ایک اہم حصہ بن چکا تھا۔ سوموی عرب میں فرنیفرنڈ کی اوینگی کے سلسلے میں موجودہ اے ایم یو وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ خاتون نے اپنے تعزیتی پیغام میں کہا کلی گڑھ مسلم یونیورسٹی نے اپنے درخشاں ترین گوہروں میں سے ایک کو کھو دیا ہے، جن کی شاعری نے دنیا بھر میں یونیورسٹی کا نام اور وقار بلند کیا۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر بشیر بدر نے نہ صرف اپنی مادر علمی کے لیے بے شمار اعزازات حاصل کیے بلکہ اپنی ایسی شاعری کے ذریعے اردو ادب کی بے مثال خدمت انجام دی جس میں سادگی اور فکری گہرائی کا حسین امتزاج پایا جاتا ہے اور جو آنے والی نسلوں کو بھی متاثر کرتی رہے گی۔ قائم مقام وائس چانسلر پروفیسر محمد محسن خان نے کہا کہ ڈاکٹر بشیر بدر نے اپنی منفرد غزلوں اور اشعار کے ذریعے اردو ادب کو بالا مال کیا اور وہ ہمیشہ ایک عظیم شاعر اور ممتاز علیگ کے طور پر یاد رکھے جائیں گے جنہوں نے اپنی مادر علمی کا نام روشن کیا۔ چیئرمین، شعبہ اردو، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، پروفیسر قمر الہدیٰ فریدی نے کہا کہ ڈاکٹر بشیر بدر کا انتقال اردو ادب کے لیے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے اور قارئین و طلبہ کی نسلیں ان کی شاعری سے ہمیشہ رہنمائی اور تحریک حاصل کرتی رہیں گی۔ ساہتیہ اکادمی ایوارڈ سے سرفراز ڈاکٹر بشیر بدر کے متعدد شعری مجموعے شائع ہوئے، جن میں "آس"، "آہٹ"، "آمد" اور "کلیات بشیر بدر" شامل ہیں۔ ڈاکٹر بشیر بدر کا انتقال اردو ادب کے ایک عہد کے خاتمے کی علامت ہے، ان کے اشعار آنے والی نسلوں کے دلوں اور ذہنوں کو روشن کرتے رہیں گے۔ اے ایم یو برادری ان کی مغفرت، بلندیٔ درجات اور ابدی سکون کے لیے دعا گو ہے۔

مشن لائف مہم کے تحت اے ایم یو کے ایس این ہال میں شجرکاری مہم

علی گڑھ، 30 مئی: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے ایس این ہال میں نیشنل سروس اسکیم (این ایس ایس) اکائی کے زیر اہتمام عالمی یوم ماحولیات کی مناسبت سے مشن لائف مہم کے تحت ایک شجرکاری مہم کا اہتمام کیا گیا۔ حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے ایس این ہال کی پروسٹ پروفیسر عروش الیاس اور این ایس ایس کے ذمہ داران نے آلودگی میں کمی، قدرتی وسائل کے تحفظ اور روزمرہ کی زندگی میں ماحولیات دوست طرز عمل اختیار کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے پلاسٹک کے استعمال کے بجائے ماحولیات دوست اشیاء خصوصاً جوٹ اور کپڑے کے تھیلوں کے استعمال کی بھی حوصلہ افزائی کی۔ ہم کیلئے جسے کے طور پر ہال کے احاطے میں پودے لگائے گئے اور بامقصد طرز زندگی کے بارے میں بیداری پیدا کرنے کے لیے انگریزی میں کیپاس اور جوٹ کے تھیلے تقسیم کیے گئے۔ این ایس ایس کے رضاکاروں اور طلبہ نے اس پروگرام میں بھرپور حصہ لیا۔

جسم فنا ہوا مگر الفاظ امر رہیں گے! عظیم شاعر کی رخصت سے اردو دنیا سوگوار

نواب منزل میں تعزیتی جلسہ، ادبی ہستیوں نے پیش کی خراج عقیدت

امروہہ: اجالے اپنی یادوں کے ہمارے ساتھ رہنے دو نہ جانے کس گلی میں زندگی کی شام ہو جائے۔"

اردو ادب کے درخشندہ ستارے ڈاکٹر بشیر بدر کا یہ مشہور زمانہ شعر آج انہی کی یاد میں منعقدہ تعزیتی جلسے میں بروال کے آڈیٹر ریم گیا۔ اردو حلقوں کا دعویٰ صدی سے زیادہ اپنی رومانیت اور سادگی کا نور بخشنے والے عظیم شاعر ڈاکٹر بشیر بدر کے اس دار فانی سے رخصت ہونے پر پوری اردو دنیا رنج و غم میں ڈوبی ہے۔ امروہہ شہر سے ان کا رشتہ محض ایک شاعر اور سامع کا نہیں، بلکہ روح اور جسم کا تھا۔ اگرچہ گزشتہ ۱۵ برسوں سے شدید علالت کے باعث وہ امروہہ تشریف نہیں لا سکے لیکن ان اہل ادبی زمین نے انہیں ہمیشہ اپنے سینے سے لگائے رکھا۔ اسی روحانی وابستگی کو یاد کرتے ہوئے لائنز بیاسپر شیخ سینئر کی جانب سے نواب منزل میں ایک تعزیتی جلسے کا اہتمام کیا گیا، جہاں ادب کے دیوانوں نے نم آنکھوں سے اپنے محبوب شاعر کو الوداع کہا۔ اس سوگوار محفل میں اظہار خیال کرتے ہوئے لائنز بیاسپر شیخ سینئر کے سکریٹری اوتھمن بھارت کے کنوینر قیسم حیدر کمال نے بشیر بدر صاحب کی شخصیت کو پُراثر الفاظ میں پروتے ہوئے کہا کہ اردو غزل کوٹھوں اور درباروں سے نکال کر عام انسان کے دل اور چولہے چوکے تک پہنچانے کا سہرا بشیر بدر صاحب کے سر ہے۔ ان کے اشعار آج پوری اردو دنیا میں سب سے زیادہ پڑھے اور سنے جاتے ہیں۔ امروہہ بہ ہر صاحب کو جو بیزار اور عقیدت دی، انہوں نے ہمیشہ اس سے کئی محبت اس جہاں وہ ہر چھوٹے بڑے کا احترام کرتے تھے، اور یہی وجہ ہے کہ پوری اردو دنیا ان پر ناز کرتی تھی لائنز جلسہ تعزیت میں بشیر بدر صاحب کی امروہہ سے جڑی انمول یادوں کے جھروکے بھی کھلے لائنز ان خلوص تنظیم کے صدر سید محبوب زیدی نے گزرے دنوں کو یاد کرتے ہوئے بتایا کہ لائنز بیاسپر شیخ سینئر کے مشاعروں کی وہ تاریخی شامیں آج بھی امروہہ کے ذہن میں محفوظ ہیں، جب بدر صاحب کے سنچ پر آتے ہی تالیوں کی گڑگڑاہٹ سے آسمان گونج اٹھتا تھا۔ اسکے علاوہ امروہہ میں کالج کے میدان میں مشاعرے کی نظامت کرنا اور پھر اپنا مخصوص انداز میں کلام پیش کرنا، کوئی کم گزرے زمانے کی بات ہے، لیکن آج بھی لوگوں کے دل و دماغ پر چھائی ہوئی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ آئین ڈے کے موقع پر جب بھی وہ امروہہ تشریف لاتے تو نواب منزل اور حکیم اسلام الحق صابری کی حویلی تاکہ مسکن بنتی تھی۔ کئی کئی دنوں تک یہاں ادب، تہذیب اور شاعری کی گفتگو کا دور چلتا تھا۔ آج بھی ان کے اشعار ہمارے کلب اور قلب کی دیواروں پر بہت سلیقے سے چسپاں ہیں جو ان کی یاد دلاتے رہیں گے۔ لائن پروفیسر ناشر نقوی نے ان کے ساتھ اپنی یادوں کو تازہ کرتے ہوئے دہلی کے حکیم اسلام الحق صابری، مشاعرے اور پنجاب کے مشاعروں کے کئی یادگار قصے بیان کیے۔ انہوں نے فخر کے ساتھ اس بات کا بھی ذکر کیا کہ انہیں مشہور زمانہ شاعر بشیر بدر صاحب کی لائبریری ڈاکٹر راحت کا پی ایچ ڈی (Ph.D) اعزاز ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔

طلباء و طالبات کی کامیابی میں مطالعہ کا اہم کردار رہتا ہے: اسلم مہدی

علی گڑھ (اسٹاف رپورٹر): گزشتہ شب اصغر لرننگ سینٹر جلی گڑھ سول لائنز میں حصول علم کے فوائد اور افادیت کے عنوان پر ایک پروگرام ہوا جس میں اڑان اکیڈمی کے مسابقتی امتحانات میں کامیابی کے متعلق طلباء و طالبات اور ان کے گارڈین نے دلچسپی سے شرکت کی۔ موجودہ دور میں طلباء و طالبات کو مطالعہ کی جانب راغب کرنا نہایت ضروری ہے۔ گیسٹ اسپیکر محترم اسلم مہدی صاحب، سابق لائن بریرین، سے این ایم این ایچ ایس پبلک گرلز کالج علی الفلاح سوسائٹی کے جنرل سیکرٹری اور لرننگ سینٹر کے ڈائریکٹر نے شرکاء سے پروگرام کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ مطالعہ کیجئے، مطالعہ کیجئے اور بس مطالعہ کیجئے۔ مطالعہ کیجئے کہ مطالعہ ہی سے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ یہ ذہن کو کھولتا ہے، متاثر کرتا ہے، دانائی کی باتوں پر مطلع ہونے میں مدد دیتا ہے۔ جیسے انسان بناتا ہے، خود بگڑ کر کی صلاحیت بڑھاتا ہے علم کو پختہ کرتا ہے، اور شبہات ختم کرتا ہے، بھروسہ بگڑ کر دینے والے کے لیے دلچسپی کا سامان ہے، اور طلبہ کے لیے اندھیری رات کا چراغ ہے۔ اور سب سے بڑھ کر مسابقتی امتحانات میں کامیاب بناتا ہے۔

جو نور علمی چاہیے تو کیجئے مطالعہ
ہاں معرفت بھی چاہیے تو کیجئے مطالعہ
نظر بھی ہو بوسعتِ تر دماغ بھی ہو تیز تر
کھلے بُرے میں فرق اور علوم کا سلیقہ بھی
جو رہنمائی چاہیے تو کیجئے مطالعہ

مطالعہ کے فوائد پر زور دیتے ہوئے محترم اسلم مہدی صاحب نے طلباء کو بتایا کہ اور حاضر میں ترقی پانے کے لیے وقت کی تنظیم کاری پیش ورانہ مہارت اور فرائض کو انجام دینے کے لیے احساس ذمہ داری کو بہت اہم سمجھا جاتا ہے اور یہ تینوں باتیں عملی زندگی میں مطالعے کی ہی وجہ سے ملتی ہیں، کیونکہ کامیاب انسانوں کی سیرت کا مطالعہ ہی ہمیں وقت کی قدر و قیمت کا احساس دلاتا ہے اس لیے بھی مطالعے سے بہت فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ مطالعے کی ہی بدولت سے ماہرین کے تجربات کے مطالعے سے ہم اپنے شعبے میں ترقی کی منازل طے کر سکتے ہیں۔ مطالعے کی ہی بدولت سے ہمیں اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہوتا ہے۔ مطالعہ ہمیں اپنے فرائض کی درست انداز میں انجام دہی پر ابھارتا ہے۔ مطالعے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ مطالعے کی مدد سے اللہ تعالیٰ اور بزرگوں کے حقوق سے آگاہی ملتی ہے۔ مطالعہ انسان کو عمل پر ابھارنے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ کسی نے خوب فرمایا ہے: "اے لوگو! علم حاصل کرو، پس جو علم حاصل کرے اسے چاہیے علم پر عمل بھی کرے۔" تاہیں پڑھنے سے دماغ کے کچھ حصے متحرک ہو جاتے ہیں اور جسم کا عصبی نظام بہتر طور پر کام کرنے لگتا ہے۔ آپ نے طلبہ کو فوائد مطالعہ کے حصول کی بنیادی شرط کو وضاحت کرتے ہوئے بتایا۔ دوران گفتگو محترم اسلم صاحب نے یہ بھی ذکر کیا کہ آپ لوگوں کے لیے لرننگ سینٹر تھان م کیا گیا ہے جہاں کافی تعداد میں طلباء و طالبات مطالعہ میں منہمک رہتے ہیں۔ اس میں آپ لوگوں کے لیے ہر طرح کی سہولیات دستیاب مہیا کی گئی ہیں۔ اب آپ لوگوں کی ذمہ داری ہے کہ دستیاب سہولیات کا زیادہ سے زیادہ معقول استعمال کریں اور کامیابیوں کے منازل عبور کریں، اپنے مستقبل روشن کریں، والدین کے لیے باعث سکون قلب اور افتخار بنیں اور معاشرے و ملک کی ترقی کے کاموں میں حصہ لیں۔ آپ لوگ یہ قیمتی مشورہ ذہن میں رکھیں کہ ہمیں مطالعہ صرف دنیاوی فوائد کی لئے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے بھی کرنا ہے۔

انسٹاگرام پر خودکشی کی کوشش کا ویڈیو اپلوڈ کرنے سے ماحول کشیدہ

دیوبند، 30 / مئی (ڈاکٹر فیروز خان) دیوبند علاقہ کے ایک نزدیکی گاؤں میں ایک عجیب واقعہ سامنے آیا ہے، جہاں ایک نوجوان نے اپنے انسٹاگرام اکاؤنٹ پر خودکشی کی کوشش کی ویڈیو اپلوڈ کر دی۔ جیسے ہی یہ ویڈیو وائرل ہوا تو سوشل میڈیا ویڈیوز کی مانیٹرنگ کرنے والے گروپس نے فوری طور پر ویڈیو کو لنکس لے لیا اور دس منٹ میں یہ ویڈیو اپلوڈ کی گئی اس کی بنیاد پر انہوں نے فوری طور پر متعلقہ تھانے کو پیغام بھیجا اور علاقے کی پولیس کو واقعہ کی اطلاع دی۔ جلی پولیس کنٹرول نے فوری طور پر ویڈیو کا لنکس لیا اور دی گئی لوکیشن پر نوجوان کے گھر پہنچ گئی۔ پولیس کی پوچھ تاچھ کے دوران نوجوان نے بتایا کہ یہ ویڈیو اس کی نہیں ہے، اس نے یہ خودکشی کی ویڈیو سوشل میڈیا سے اٹھا کر اپنے انسٹاگرام اکاؤنٹ پر شیئر کی ہے۔ پولیس نے فوری طور پر نوجوان کے انسٹاگرام ہینڈل سے ویڈیو کو ڈیلیٹ کروایا۔

اے ایم یو میں عالمی یومِ انسدادِ تمباکو کے موقع پر بیداری مہمات کا انعقاد

علی گڑھ، 30 مئی: جواہر لعل نہرو میڈیکل کالج، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے پبلک ہیلتھ ڈنٹسٹری اور سائیکیاٹری کے شعبہ جات نے عالمی یوم انسداد تمباکو 2026 کے موقع پر بیداری پروگراموں کی ایک مہم منعقد کی، جس کا مقصد طلبہ اور عوام کو تمباکو کے مضر اثرات سے آگاہ کرنا اور تمباکو سے پاک طرز زندگی کو فروغ دینا تھا۔ شعبہ پبلک ہیلتھ ڈنٹسٹری نے "تمباکو سے پاک اسکول مہم" کا انعقاد کیا، جہاں ادب کے دیوانوں کیا۔ یہ مہم 22 اپریل سے 8 مئی تک علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے 6 اسکولوں بشمول ایس ٹی ایس اسکول، اے پی کے ہائی اسکول (طلبہ و طالبات)، اے ایم یو گرلز اسکول، راجا مہندر پرتاپ سنگھ اے ایم یو گرلز اسکول اور ٹی گرلز ہائی اسکول میں چلائی گئی تھی۔ اس دوران صحت پر تمباکو کے مضر اثرات سے متعلق آگہی پیدا کرنے کے لیے تقریریں ہوئیں اور کوئز، نعرہ نویسی اور پوسٹر سازی کے مقابلے منعقد ہوئے۔ اختتامی تقریب میں فیکلٹی آف میڈیسن کے ڈین پروفیسر محمد خالد، ضیاء الدین احمد ڈینٹل کالج کے پرنسپل پروفیسر آر کے تیواری، پروفیسر گیتا راجپوت، پروفیسر مہندر کمار جندل، پروفیسر محمد طارق اور پروفیسر اشوک کمار بطور خاص شامل ہوئے۔ اس موقع پر فورنس گریٹر نوئیڈا کے سینئر کنسلٹنٹ اور ہیڈ اینڈ نیک سرجیکل آنکولوجی کے سربراہ، نیز اے ایم یو کے سابق طالب علم، ڈاکٹر امتیش سنگھ نے تمباکو نوشی کے نقصانات، منہ کے سرطان سے بچاؤ اور بیماری کی بروقت تشخیص کی اہمیت پر تفصیلی سے روشنی ڈالی۔ مہم کے تحت منعقدہ مختلف مقابلوں کے کامیاب طلبہ کو انعامات سے نوازا گیا، جبکہ شریک اسکولوں کے پرنسپل صاحبان لوگوں کی طرف سے بیداری مہم میں تعاون پر اعزازات پیش کیے گئے۔ شعبہ کی جانب سے ڈائریکٹر، اسکول ایجوکیشن پروفیسر قدسیہ تحسین کے تعاون کا بھی اعتراف کیا گیا اور چیئرپرسن شعبہ پبلک ہیلتھ ڈنٹسٹری پروفیسر نیہا اگروال، ڈاکٹر کرتکا یادو، ڈاکٹر سید امان علی اور پروگرام کے انعقاد میں شریک پی ایچ ڈی طلبہ کی خدمات کو سراہا گیا۔ دوسری جانب شعبہ سائیکیاٹری نے طلبہ، طبی ماہرین، مریضوں اور عام لوگوں کے درمیان ایک بیداری مہم شروع کی، جس میں تمباکو کے جسمانی، نفسیاتی اور سماجی نقصانات پر روشنی ڈالی گئی۔ حاضرین کو بتایا گیا کہ تمباکو سرطان، قلبی امراض، فالج اور دائمی امراض تنفس کا ایک بڑا سبب ہے اور ہندستان میں ہر سال تقریباً 5.13 لاکھ اموات تمباکو کے استعمال سے منسوب کی جاتی ہیں۔ شعبہ سائیکیاٹری کے چیئرمین اور نشہ علاج مرکز کے نوڈل آفیسر ڈاکٹر محمد ریاض الدین نے کہا کہ تمباکو پر انحصار ایک قابل علاج کیفیت ہے اور متاثرہ افراد کو پیشہ ورانہ طبی مدد حاصل کرنی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی عمر میں تمباکو ترک کرنے سے صحت اور معیار زندگی میں نمایاں بہتری آتی ہے۔ انھوں نے بتایا کہ تمباکو ترک کرنے سے متعلق مشاورتی اور طبی خدمات، نشہ علاج مرکز، او پی ڈی نمبر 8، جواہر لعل نہرو میڈیکل کالج و اسپتال، اے ایم یو میں پیر سے سنیچر تک صبح 8 بجے سے دوپہر 2 بجے تک دستیاب ہیں۔

عوامی حقوق کی آواز بلند کرنے کچہری پہنچے سپا کارکنان

لال جی ورما کی قیادت میں زبردست دھرنا، صدرِ جمہوریہ کے نام میمورنڈم پیش

امبیڈکر نگر (نامہ نگار) بڑھتے بجلی بحران، مہنگائی، نیٹ (NEET) امتحان میں مبینہ پیپر لیک، بے روزگاری اور پی ڈی اے ریزرویشن کے معاملات کو لے کر سماجوادی پارٹی نے منیجر کے روشنے کچہری پر زبردست دھرنا دیا۔ مقامی رکن پارلیمنٹ لال جی ورما کی قیادت میں منعقدہ اس پروگرام میں ضلع بھر سے بڑی تعداد میں پارٹی عہدیداران، حامیوں اور رہنماؤں نے شرکت کی۔ سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو کی اپیل پر منعقدہ اس مظاہرے کے دوران ڈاکٹر میم راؤ امبیڈکر کے مجسمے کے قریب شرکاء نے حکومت کے خلاف نعرے بازی کرتے ہوئے مختلف مطالبات پیش کیے۔ یہ پروگرام کی صدارت ضلع صدر جنگ بہادر یادو نے کی جبکہ نظامت ضلع جنرل سکریٹری جیب احمد سوڈ نے انجام دی۔ اس دوران سماجوادی پارٹی کے نوجوان لیڈر مصاب عظیم کافی توجہ کا مرکز رہے۔ انہوں نے بنکر برادری کے درپیش مسائل اجاگر کرنے کے لیے منفرد انداز میں احتجاج کیا۔ جسے شرکاء نے خاصی توجہ سے دیکھا۔ اس موقع پر رکن اسمبلی رام موتی ورما مہاوتی اور مادھو امل اجل رجار بھر، تری بھون دت، سابق رکن اسمبلی سبھاش رائے، سابق ایم ایل سی وشال ورما، ہیرا لال یادو، نائدہ نگر بلاک کے سابق چیئرمین حاجی افتخار احمد انصاری اور جلالپور کے سابق چیئرمین حاجی قمر حیات انصاری سمیت متعدد رہنماؤں ن

اتر پردیش کے 46 اضلاع میں آندھی طوفان کا الرٹ

14 اضلاع میں شدید بارش کی وارننگ □ سہارنپور میں آندھی، طوفان اور بارش سے عوامی زندگی درہم برہم

لکھنؤ، 30 مئی (یو این آئی) نوتپا کی شدید گرمی کے درمیان اتر پردیش میں موسم نے اچانک کروٹ لے لی ہے۔ محکمہ موسمیات نے ہفتے کے روز ریاست کے 46 اضلاع میں تیز آندھی، گرج چمک اور آسمانی بجلی گرنے کا اورنج الرٹ جاری کیا ہے، جبکہ 14 اضلاع میں شدید بارش کی وارننگ دی گئی ہے۔ جمعرات کی دیر رات سے سرگرم ہونے والے مغربی ہواؤں کے دباؤ اور خلیج بنگال وبحیرہ عرب سے آنے والی نم ہواؤں کے اثر سے ریاست کے کئی حصوں میں تیز ہوائیں چلیں، گرج چمک ہوئی اور بارش ریکارڈ کی گئی۔ دارالحکومت لکھنؤ سمیت مغربی اور مشرقی اتر پردیش کے کئی اضلاع میں موسم خوشگوار ہوگیا۔ ترائی کے علاقے میں بھی اچھی بارش درج کی گئی، جبکہ مغربی اتر پردیش کے کچھ علاقوں میں اولے بھی پڑے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق، جمعہ کو ریاست کے کئی اضلاع میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت معمول سے 8 ڈگری سیلسیس تک کم ریکارڈ کیا گیا۔ بارابنکی، سیتاپور، کانپور، ہردوئی، مرادآباد اور بریلی سمیت کئی اضلاع میں تیز بارش اور آندھی کی وجہ سے لوگوں کو شدید گرمی سے راحت ملی۔ تاہم، خراب موسم کے باعث جانی نقصان کے واقعات بھی سامنے آئے ہیں۔ گزشتہ 24 گھنٹوں میں مزید 6 افراد کی موت کے بعد آندھی طوفان سے مرنے والوں کی تعداد بڑھ کر 31 ہوگئی ہے۔ مشرقی اتر پردیش میں جمعہ کے روز سہارنپور میں سب سے زیادہ 100 ملی میٹر بارش درج کی گئی۔ اس کے بعد ابوالعدھیا میں 90 ملی میٹر، پریاگ راج میں 61 ملی میٹر، اناؤ میں 59 ملی میٹر اور سدھارتھ نگر میں 51 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی۔ مغربی اتر پردیش میں سہارنپور سب سے زیادہ بارش والا ضلع رہا، جہاں 32 ملی میٹر بارش ہوئی۔ باقترس میں 30 ملی میٹر جبکہ بجنور، امروہہ، ہمیر پور اور جالون میں 20-30 ملی میٹر بارش درج کی گئی۔ سیتاپور، بدایوں اور جھانسی سمیت کئی اضلاع میں ژالہ باری (اولے گرنے) کی بھی اطلاع ہے۔ محکمہ موسمیات نے ہفتے کے روز بانده، چترکوٹ، کوشامبی، پریاگ راج، فتح پور، سون بھدر، مرزاپور، سنت روی داس نگر (بھدوہی)، دیوریا، گورکھپور، سنت کبیر نگر، بستی، کشی نگر، مہاراج گنج، سدھارتھ نگر، گونڈہ، بلرام پور، شراوستی، بہرائچ، لکھیم پور کھیری، سیتاپور، کانپور دیہات، کانپور نگر، سہارنپور، شاملی، مظفر نگر، میرٹھ، آگرہ، فیروزآباد، ہاتھرس، امبیڈکر نگر، امروہہ، مرادآباد، رام پور، بریلی، پیلی بھیت، شاہجہاں پور، سنبھل، بدایوں، جالون، ہمیر پور، مہوبہ، جھانسی اور للت پور اضلاع میں 50 سے 70 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے تیز ہوائیں چلے، گرج چمک اور بجلی گرنے کا اورنج الرٹ جاری کیا ہے۔ اس کے علاوہ بانده، بجنور، امروہہ، مرادآباد، رام پور، بریلی، پیلی بھیت، شاہجہاں پور، سنبھل، بدایوں، ہمیر پور، مہوبہ، جھانسی اور للت پور اضلاع میں شدید بارش کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ علاقائی محکمہ موسمیات کے سینئر سائنسدان اٹل کمار سنگھ نے بتایا کہ سرگرم مغربی ڈسٹرب اور سمندری نمی کی وجہ سے موسم میں یہ بڑی تبدیلی آئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ لکھنؤ سمیت ریاست کے بیشتر حصوں میں اگلے چند دنوں تک لو (ہیٹ ویو) سے راحت ملنے کا امکان ہے۔ ہفتے کے روز دارالحکومت میں بھی تیز ہواؤں کے ساتھ ہلکی بوندا باندی ہوسکتی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ جمعہ کے روز لکھنؤ کا زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 4.4 ڈگری سیلسیس کی گراوٹ کے ساتھ 33 ڈگری سیلسیس اور کم سے کم درجہ حرارت 6.4 ڈگری سیلسیس درج کیا گیا۔ اسی دوران، محکمہ موسمیات نے سال 2026 کے مونسون کے بارے میں اشارہ دیا ہے کہ ایل نینو کے اثرات کی وجہ سے اس سال ریاست میں معمول سے تقریباً 10 فیصد کم بارش ہوسکتی ہے۔ جون کے مہینے میں زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم درجہ حرارت معمول سے زیادہ رہنے اور عام دنوں کے مقابلے دو سے تین بار زیادہ لو کے دور چلنے کا امکان بھی ظاہر کیا گیا ہے۔

سہارنپور ضلع میں ہفتے کی دوپہر آنے والی تیز آندھی، طوفان اور بارش نے عوامی زندگی کو شدید طور پر متاثر کر دیا ہے۔ ہیٹ سے علاقے میں ندیوں میں سیلابی صورتحال پیدا ہوگئی ہے، جبکہ کھیتوں میں کھڑی فصلوں کو بھی بھاری نقصان پہنچا ہے۔ جمعرات کی دیر رات سے بگڑا ہوا موسم کا مزاج اب بھی برقرار ہے۔ جمعرات کی رات تقریباً ایک سے ڈیڑھ بجے کے درمیان پہاڑوں سے آنے والی تیز پانی کے باعث ماں شاکمبری کھول میں سیلاب جیسے حالات پیدا ہوگئے تھے۔ اس حادثے میں دو خواتین 65 سالہ ساوتری دیوی سینی اور ایک دوسری 60 سالہ خاتون چندرہ، ساکن قصبہ پھلمل پور، قادح پور کی موت ہوگئی تھی۔ ضلع انتظامیہ نے دونوں متوفی خواتین کے اہل خانہ کو امداد کے طور پر چار چار لاکھ روپے کے چیک فراہم کیے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی بھوبنا باندھی ہوسکتی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ جمعہ کے روز لکھنؤ کا زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 33 ڈگری سیلسیس کی گراوٹ کے ساتھ 4.6 ڈگری سیلسیس درج کیا گیا۔ اسی دوران، محکمہ موسمیات نے سال 2026 کے مونسون کے بارے میں اشارہ دیا ہے کہ ایل نینو کے اثرات کی وجہ سے اس سال ریاست میں معمول سے تقریباً 10 فیصد کم بارش ہوسکتی ہے۔ جون کے مہینے میں زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم درجہ حرارت معمول سے زیادہ رہنے اور عام دنوں کے مقابلے دو سے تین بار زیادہ لو کے دور چلنے کا امکان بھی ظاہر کیا گیا ہے۔

اسکولوں میں حفاظتی معیار کی بلند ترین سطح قائم کی جائے گی

سائنسی اور تکنیکی معیارات کی بنیاد پر ہوگا معائنہ

لکھنؤ:** اتر پردیش حکومت نے اسکولی بچوں کی حفاظت کو اعلیٰ ترین ترجیح دیتے ہوئے ریاست کے تمام سرکاری اور امداد یافتہ اسکولوں میں جامع سیفٹی آڈٹ اور رسک اسیسمنٹ (خطرات کا جائزہ) کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس اقدام کے تحت ریاست کے 1,40,555 سے زائد تعلیمی اداروں میں حفاظتی انتظامات کا جائزہ لیا جائے گا۔ حکام کے مطابق اس مہم میں پرائمری، اعلیٰ پرائمری، کمپوزٹ، ثانوی اسکولوں اور مستور بالا گاندھی رہائشی بالیکا ودیالیہ کو شامل کیا گیا ہے۔ حکومت کا مقصد لاکھوں طلبہ کو مزید محفوظ اور بہتر تعلیمی ماحول فراہم کرنا ہے۔ منصوبے کے تحت ریاست کے تمام اضلاع میں اسکولوں کا سائنسی اور تکنیکی معیارات کی بنیاد پر معائنہ کیا جائے گا۔ اس دوران اسکولی عمارتوں کی ساختی حالت، آگ سے تحفظ کے انتظامات، برقی تحفظ، آفات سے نمٹنے کی تیاری، صفائی کی سہولیات، داخلہ و اخراج کے انتظامات اور پورے کیمپس کی مجموعی حفاظتی صورتحال کا تفصیلی جائزہ لیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ممکنہ خطرات کی نشاندہی کرکے ان کے تدارک کے لیے مفصل سفارشات بھی تیار کی جائیں گی۔ اس منصوبے کے نفاذ کے لیے محکمہ بنیادی تعلیم اور محکمہ ثانوی تعلیم نے جمعہ کے روز مرکزی حکومت کے گورنمنٹ ای-مارکیٹ پلیس (GeM) پورٹل کے ذریعے منتخب ایجنسی** مینٹ کیپٹن اینڈ کمپنی لمیٹڈ (پی سی ایل)** کے ساتھ معاہدہ کیا۔ اس موقع پر ڈائریکٹر جنرل اسکول ایجوکیشن مونیکا رانی، اضافی ڈائریکٹر فنانس تعلیم سریندر کمار تیواری، ڈائریکٹر بنیادی تعلیم پرتاپ سنگھ کھیل اور بی سی سی ایل کے چیف بزنس آفیسر کلدیپ پانک و چیف منیجر جاوتا گل سرہ بر بھیش کمار مشرا موجود تھے۔ حکام نے بتایا کہ یہ پروگرام محض حفاظتی معیارات کے جائزے تک محدود نہیں رہے گا بلکہ اسکولوں میں حفاظتی بیداری اور خطرات کے انتظام کے ایک طویل مدتی نظام کو فروغ دینے میں بھی اہم کردار ادا کرے گا۔ اس سے طلبہ، اساتذہ اور والدین کا اعتماد مزید مضبوط ہوگا اور معیاری تعلیم کے لیے تحفظ اور سازگار ماحول فراہم کیا جاسکے گا۔ خدمات فراہم کرنے والی ایجنسی ہر اسکول میں حفاظتی خطرات کی نشاندہی کرکے اصلاحی اقدامات کی سفارش کرے گی، تاکہ مستقبل میں محکمہ حادثات کو روکا جاسکے اور طلبہ کے لیے محفوظ تعلیمی ماحول یقینی بنایا جاسکے۔ ریاستی حکومت کا ہدف اتر پردیش کے ہر سرکاری اور امداد یافتہ اسکول میں حفاظتی معیاری بلند ترین سطح قائم کرنا ہے۔ حکام کا ماننا ہے کہ یہ اقدام ریاست کے تعلیمی نظام کو مزید مضبوط بنانے کے ساتھ ساتھ اتر پردیش کو طلبہ دوست اور تحفظ اسکولی تعلیم کے ایک مثالی ریاستی ماڈل کے طور پر قائم کرنے کی سمت ایک اہم قدم ثابت ہوگا۔

بزم صفی قدیم کی تشکیل نو، مشاعرہ 31 مئی کو

لکھنؤ۔ بزم صفی (قدیم) کی تشکیل نو بزم کے صدر ڈاکٹر شمس الحسن شمس کی رہائش گاہ، سرور نے گنج میں عمل میں آئی۔ مشاعرہ 31/ مئی کو ہارون بارہ بنکوی کی قیام گاہ رضا گنج، مال اینیوز درگاہ وداماں میں ہوگی جس میں ساڑھے سات بجے ہوگا۔ نئے عہدیداران میں بالترتیب ڈاکٹر شمس الحسن شمس سندیلوی (صدر)، محمد شریف مہوی، شارق ستار خان، ڈاکٹر محمد سعید سندیلوی (نائب صدور)، محمد خالد صدیقی، محمد جدی، نیز محسن قدوائی (سرپرست) شکیل احمد گیاوی (جنرل سکریٹری)، عقیل غازی پوری (سکریٹری)، بشارت لکھنوی (جوائنٹ سکریٹری) محمد ہارون بارہ بنکوی (ایڈیشنل جوائنٹ سکریٹری)، ارشاد خلیلی غازی پوری (سکریٹری نشر واشاعت)، خالد بن شمس (آنریری خزانچی)، عاصم فتح آبادی (ممبر)، ڈاکٹر محمد رفیق سرودے نگر (ممبر)، ڈاکٹر راشد علوی سرودے نگر (ممبر)، کمال ادیب لکھنؤ (ممبر)، سبح اللہ قریشی (ممبر) ماسٹر مراد اللہ (ممبر) منتخب ہوئے۔ مدعو شعراء سے وقت متعینہ پر تشریف لانے کی گزارش کی جاتی ہے۔

دہشت گردی کے الزام میں گرفتار مسلم نوجوانوں کی ضمانت لکھنؤ ہائی کورٹ نے منظور کی

جمعیۃ علماء مہاراشٹر (ارشد مدنی) نے ملزمین کو قانونی امداد فراہم کی

لکھنؤ 30 مئی اتر پردیش اے ٹی ایس کی جانب سے دہشت گردی کے سنگین الزام کے تحت گرفتار سہارنپور کے اظہر الدین چراغ الدین نامی ملزم کی گذشتہ کل لکھنؤ بائیکوٹ نے مشروط ضمانت منظور کی۔ ملزم کو یوپی اے ٹی ایس نے 29 دسمبر 2022 کو لوا القاعدہ نامی ممنوع تنظیم کے رکن ہونے اور ہندوستان میں دہشت گردانہ کارروائیاں انجام دینے کے الزام کے تحت گرفتار کیا تھا۔ ملزم اظہر الدین کو جمعیۃ علماء مہاراشٹر (ارشد مدنی) قانونی امداد کمیٹی نے قانونی امداد فراہم کی ہے۔ لکھنؤ ہائی کورٹ میں ملزم کا دفاع ایڈوکیٹ عارف علی اور ایڈوکیٹ فرحان پٹھان نے کیا۔ لکھنؤ ہائی کورٹ کی دو رکنی بینچ کے جسٹس راجیش سنگھ چوہان اور جسٹس ظفیر احمد نے ایڈوکیٹ عارف علی کے دلائل کی سماعت کرتے ہوئے ملزم اظہر الدین کو مشروط ضمانت پر رہا کیے جانے کا حکم جاری کیا۔ دوران سماعت ایڈوکیٹ عارف علی نے عدالت کو بتایا کہ ملزم اظہر الدین کو ایک دوسرے ملزم کے بیان کی بنیاد پر گرفتار کیا گیا ہے جس کی ضمانت ہو چکی ہے نیز اس مقدمہ سے ملزم کا کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ ملزم کسی بھی طرح کی غیر قانونی سرگرمیوں کا بھی حصہ نہیں رہا ہے۔ ایڈوکیٹ عارف علی نے عدالت کو مزید بتایا کہ جس ملزم نے اس کے بیان میں عرض گذار اظہر الدین کا نام لیا ہے اس ملزم کے بیان کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہے ملزم کا بیان نہایت مشکوک ہے۔ ایڈوکیٹ عارف علی نے عدالت کو مزید بتایا کہ اظہر الدین کے ساتھ مقدمہ کا سامنا کر رہے دیگر ملزمین کی ڈیفائٹ ضمانت عرضداشتیں لکھنؤ ہائی کورٹ پہلے ہی منظور کر چکی ہے۔ لہذا ملزم کو بھی ضمانت پر رہا کیا جائے۔ اسی درمیان سرکاری وکیل نے ملزم اظہر الدین کی ضمانت پر رہائی کی عرضداشت ہائی کورٹ سے مسترد کیے جانے کی گذارش کی اور کہا کہ ملزم دہشت گردی جیسے سنگین معاملے میں ملوث ہے، اس کے خلاف تفتیشی ایجنسی نے پختہ ثبوت وشواہد جمع کیے ہیں نیز یو اے پی اے قانون کے تحت دہشت گردانہ سرگرمیوں میں ملوث ملزمین کو ضمانت نہیں دی جاسکتی ہے لہذا ملزم کی ضمانت عرضداشت نامنظور کی جائے۔ فریقین کے دلائل کی سماعت کے بعد دو رکنی بینچ نے ملزم اظہر الدین کی ضمانت عرضداشت منظور کی۔

ملزم اظہر الدین کی جانب سے داخل ضمانت عرضداشت پر لکھنؤ ہائی کورٹ میں 58/ مرتبہ سماعت کے لیے پیش ہوئی جس کے بعد گذشتہ کل عدالت نے اس کی ضمانت عرضداشت منظور کی۔ واضح رہے کہ ملزم اظہر الدین کے ساتھ مقدمہ کا سامنا کر رہے ملزمین پر اسقاشہ نے القاعدہ برصغیر نامی دہشت گرد تنظیم کے ممبر رکن ہونے کے الزام عائد کیے ہیں۔ جمعیۃ علماء قانونی امداد کمیٹی کی کوششوں سے 14 مئی 2024 کو لکھنؤ ہائی کورٹ نے ملزمین 1۔ لقمان احمد 2۔ محمد حارث 3۔ آس محمد 4۔ محمد نعیم 5۔ محمد نواز ن انصاری 6۔ مدثر 7۔ محمد مختار 8۔ قاری شہزاد 9۔ علی انور کی ضمانتیں منظور کی تھیں۔

شدید مہنگائی سے کراہ رہے عوام پر مہنگائی کا ایک اور کاری وار: اجے رائے

ڈیزل، پٹرول اور اشیائے خورد ونوش کے بعد اب براہِ راست 10 فیصد بجلی نرخوں میں اضافہ عوامی مفادات کے ساتھ کھلواڑ: اجے رائے

لکھنؤ، 30 مئی۔ اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر جناب اجے رائے سابق وزیر نے آج ریاست کے وزیر اعلیٰ کو خط لکھ کر 10 فیصد اضافی فیول سرچارج کا فیصلہ فوری طور پر واپس لینے کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس پارٹی عام عوام اور کسانوں کے مفادات کے لیے جدوجہد کرنے کے عزم پر قائم ہے۔ پردیش کانگریس صدر نے جاری بیان میں کہا کہ ایک جانب ریاست کے عوام مسلسل بڑھتی ہوئی پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں سے پریشان ہے، ڈیزل اور پٹرول کی قیمتیں سو روپے سے تجاوز کر چکی ہیں اور گیس سلنڈر ایک ہزار روپے کے پار پہنچ چکا ہے، وہیں حکومت کی جانب سے جون 2026 سے بجلی صارفین پر 10 فیصد اضافی فیول سرچارج کا بوجھ ڈال کر ان کی رہی سہی کمر توڑنے کا کام کیا گیا ہے۔ ریاستی اور لکھنؤ میونسپل کارپوریشن کے انتخابات کے بعد بجلی فراہمی کا دعویٰ کرتی ہے، وہیں پورے مہینے مسلسل بجلی غائب رہنے، 24 گھنٹے سے لے کر ایک ہفتے تک سپلائی متاثر رہنے، لاکھوں صارفین کے متاثر ہونے، ٹرانسفارمروں کے جل جانے، فیڈروں کے فیل ہونے، سب اسٹیشنوں کے گھیراؤ، سڑک جام اور ملازمین کو یرغمال بنائے جانے جیسے واقعات پیش آ رہے ہیں، جس سے حکومت کا دعویٰ پوری طرح کھوکھلا ثابت ہوا ہے۔ اگر دارالحکومت کی یہ صورت حال ہے تو ریاست کے دیگر اضلاع، قصبوں اور دیہی علاقوں کی حقیقی حالت کا اندازہ بآسانی لگایا جاسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اتر پردیش الیکٹرسٹی ریگولیٹری کمیشن کا کردار بھی سنجیدہ جائزے کا متقاضی ہے۔ کمیشن کا مقصد صارفین کے مفادات کا تحفظ ہے، لیکن صارفین کی شکایات، اسمارٹ میٹر تنازعات اور تقسیم کار کمپنیوں کی من مانی کے باوجود عوام کو مطلوبہ راحت نہیں مل سکی۔ اگر کمیشن کے احکامات اور ہدایات پر مؤثر عمل درآمد نہیں ہو رہا تو یہ بھی ایک سنگین ادارہ جاتی سوال ہے۔ انہوں نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ ریاست کی عوام کے لیے سب سے زیادہ تبرت اور تکلیف کی بات یہ ہے کہ ایک طرف پورے صوبے میں بجلی بحران، بریک ڈاؤن، غیر اعلانیہ کٹوتی، ٹرانسفارمروں کی خرابی، اسمارٹ میٹر تنازعات اور کمی نظام کی بدانتظامی سے لوگ دوچار ہیں تو دوسری جانب اتر پردیش پاور کارپوریشن لمیٹڈ کی جانب سے فیول سرچارج میں 10 فیصد اضافے کی اطلاع بھی سامنے آگئی ہے، جس کے نتیجے میں جون کے مہینے سے صارفین کو زیادہ بجلی بل ادا کرنا پڑے گا، جو پہلے ہی کمر توڑ مہنگائی کا سامنا کر رہی عام عوام اور کسانوں پر بھاری بوجھ ثابت ہوگا۔ پردیش کانگریس صدر نے مطالبہ کیا ہے کہ حکومت صرف اعلانات اور دعووں تک محدود نہ رہے بلکہ بجلی کے نظام میں حقیقی اصلاحات، جوابدہی اور شفافیت قائم کرنے کے لیے فوری اور ٹھوس اقدامات کرے، اور موسج تر عوامی مفاد نہ رکھنے والے عام عوام اور کسانوں کی ناگفتہ بہ معاشی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے بجلی نرخوں میں اضافے کے فیصلے کو فوراً واپس لے کر عوام اور کسانوں کو راحت فراہم کرے۔

درگاہ دادامیاں مال ایوینیو میں مفت میگا میڈیکل کیمپ آج

لکھنؤ 30 مئی (پریس ریلیز) آل انڈیا محمدی مشن، ادامیو اولڈ ہوائزاسی ایشن لکھنؤ کے زیر اہتمام 31 مئی دن اتوار صبح 10.30 بجے سے 2 بجے تک درگاہ دادا میاں مال ایوینیو لکھنؤ میں مفت میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا جارہا ہے جس میں خصوصی طور پر میکس ہاسپٹل کے ماہر ڈاکٹروں کے ذریعے علاج کیا جائے گا نیز عمومیا کی جانب سے کیمپ میں ادویات بھی مفت فراہم کی جائیں گی۔ پیتھالوجی لیب کے لیے بھی انتظامات کئے جارہے ہیں۔ اس کیمپ میں بلڈ پریشر اور شوگر کے ٹیسٹ بھی مفت کئے جائیں گے۔ خواتین کے لیے خاص طور پر خاتون ڈاکٹر کا انتظام کیا گیا ہے پردے کا بھی معقول نظم کیا گیا ہے۔ فرحت حسن شاہ درگاہ دادامیاں نے تمام حضرات اور مددگاران سے گزارش کی ہے کہ اس اعلان کو اپنے علاقوں میں عام کردیں تاکہ ضرورت مند لوگ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس کیمپ میں پہنچ کر استفادہ حاصل کرسکیں۔ یہ اطلاع ایڈوکیٹ محمد فیضان بیتنی فرخی گل توفی صدر چھٹا انڈیا محمدی مشن نے دی ہے مزید معلومات کے لیے موبائیل نمبر 9415078692,9335841177 پر رابطہ کرسکتے ہیں۔

منڈی کے اندر فلائی اوور کی تعمیر کے خلاف آڑھتی میدان میں سکریٹری نے دی حمایت

جام سے نجات کے لیے گیٹ نمبر 5 سے ہوگی گاڑیوں کی نکاسی، 250 آڑھتیوں کو جلد ملیں گی دکانیں

لکھنؤ۔ سینٹرو کوپڈ واقع پھل وسبزی منڈی کے اندر سے مجوزہ فلائی اوور کی تعمیر کے خلاف آڑھتیوں نے منڈی سکریٹری کے ساتھ ایک اہم میٹنگ کی۔ اس میٹنگ میں آڑھتیوں نے فلائی اوور کی تعمیر کی سخت مخالفت کرتے ہوئے گیٹ نمبر 5 سے گاڑیوں کی نکاسی اور دکانوں کی تعمیر سمیت کئی اہم مطالبات انتظامیہ کے سامنے رکھے۔ آڑھتیوں کے خدشات کو دیکھتے ہوئے منڈی سکریٹری سبھاش سنگھ نے فلائی اوور کی تعمیر کی مخالفت کی مکمل حمایت کی اور آڑھتیوں کو یقین دلایا کہ منڈی کمیٹی اس تعمیر ہی کام کے لیے عدم اعتراض سرٹیفکیٹ (این او سی) جاری نہیں کرے گی۔ انہوں نے آڑھتیوں کے دیگر جائز مطالبات کو بھی جلد از جلد پورا کرنے کا بھروسہ دلایا۔ قابل ذکر ہے کہ دیگر علاقے میں گلنے والے شدید ٹریفک جام کے مسئلے سے نجات دلانے کے لیے انتظامیہ کی جانب سے ایک فلائی اوور کی تعمیر تجویز کی گئی ہے جس کا روٹ جیلہ منڈی کے اندر سے طے کیا گیا ہے۔ اسی روٹ کی منڈی کے تمام تاجر اور آڑھتی مسلسل مخالفت کر رہے ہیں۔ سینچر کو منعقدہ میٹنگ کے دوران ہردوئی روڈ پر ٹریفک کی روانی کو یقینی بنانے اور جام کی صورتحال سے بچنے کے لیے منڈی کے گیٹ نمبر 2 کو بند کرنے اور گاڑیوں کی محفوظ نکاسی کے لیے گیٹ نمبر 5 کو کھولنے پر باہمی اتفاق رائے قائم ہوگیا۔ اس کے ساتھ ہی منڈی کی توسیع کے تحت 250 لائسنس یافتہ آڑھتیوں کو دکانیں الاٹ کرنے کے معاملے پر منڈی سکریٹری نے کہا کہ جلد ہی زمین کا سروے کرا کے نئی دکانوں کی تعمیر کا کام شروع کرا دیا جائے گا۔ میٹنگ کے دوران آڑھتی ایسوسیشن کے صدر وجیک یادو نے عارضی ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ جیلہ چوراہے پر کٹنے والے جام کا الزام ہمیشہ منڈی پر ڈال دیا جاتا ہے، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ منڈی کے باہر کٹنے والے جام کو کنٹرول کرنا مکمل طور پر مقامی انتظامیہ کی ذمہ داری ہے۔ آڑھتیوں نے واضح کیا کہ داخلی نظام کو بہتر بنانے کے لیے منڈی کے اندرای۔ رکشوں کے چلنے پر پہلے ہی مکمل پابندی عائد کی جاچکی ہے اور دوپہر کو ہردوئی روڈ پر واقع منڈی کے گیٹ نمبر 1 اور گیٹ نمبر 2 دونوں کو بند کرنے کے لیے پولیس طرح تیار ہیں۔ اس اہم میٹنگ میں سلمان رائنی، محمد ایوب، نوجوت سنگھ سمیت بڑی تعداد میں مقامی آڑھتی اور تاجر موجود رہے۔

غیر قانونی کان کنی اور اوورلوڈنگ پر سخت نگرانی

ریاست گیر مہم میں ہزاروں گاڑیوں کے خلاف کارروائی، کروڑوں کا جرمانہ

لکھنؤ: 30 مئی۔ ریاست میں ڈیلی معدنیات کی غیر قانونی کان کنی، غیر قانونی ٹرانسپورٹ اور اوورلوڈنگ پر مؤثر روک تھام کے لیے جیولوجی اور مائنکس ڈپارٹمنٹ کی طرف سے بڑے پیمانے پر انفورسمنٹ مہم چلائی جا رہی ہے۔ سکریٹری اور ڈائریکٹر جیولوجی اور مائنکس ڈپارٹمنٹ، اتر پردیش محترمہ مالا شریواستو کی ہدایت پر ضلعی اور ڈائریکٹوریٹ کی سطح سے ماہ اپریل، 2026 سے پوری ریاست میں مسلسل اور گہری نے جانچ کی مہم چلائی جا رہی ہے۔ مہم کے تحت مختلف اضلاع میں معدنیات لے جانے والی ولی گاڑیوں کی گہری نے جانچ کی گئی۔ جانچ کے دوران ہزار گاڑیاں قانونی ٹرانسپورٹ دستاویزات کے ساتھ معدنیات کی نقل وحمل کرتی ہوئی پائی گئیں۔ وہیں جن گاڑیوں میں غیر قانونی ٹرانسپورٹ یا اوورلوڈنگ کی تصدیق ہوئی، ان کے خلاف ضابطے کے مطابق سخت کارروائی کی گئی۔ اب تک کی کاروائی میں کل 7339 گاڑیوں پر کارروائی کرتے ہوئے 33 کروڑ 71 لاکھ روپے کا جرمانہ عائد کیا گیا ہے۔ ان میں سے 28 کروڑ 31 لاکھ روپے کی رقم متعلقہ فریقین سے جمع بھی کرائی جاچکی ہے۔ مہم کا جائزہ لیتے ہوئے سکریٹری اور ڈائریکٹر جیولوجی اور مائنکس ڈپارٹمنٹ، اتر پردیش محترمہ مالا شریواستو نے جیولوجی اور مائنکس ڈپارٹمنٹ کے افسران کو ہدایت دی کہ دوسری ریاستوں سے آنے والی ڈیلی معدنیات کی ٹرانسپورٹ صرف جائز آئی ایس ٹی پی (Inter-State Transit Pass) کے ذریعے ہی قطعی بنائی جائے اور کسی بھی حالت میں اوورلوڈنگ نہ ہونے دی جائے۔ انہوں نے افسران کو ہدایت دی کہ اضلاع میں چلنے والے کان کنی کے علاقوں کے سروس پوائنٹ پر ہی طے شدہ اوورلوڈنگ کے معیارات کی سختی سے تعمیل کرائی جائے۔ اگر کسی بھی سطح پر یہ غیر قانونی یا غیر ضابطگی یا قوانین کی خلاف ورزی کی شکایت موصول ہوتی ہے تو متعلقہ فرد کے خلاف سخت اور مؤثر کارروائی یقینی بنائی جائے۔ محترمہ مالا شریواستو نے کہا کہ ریاستی حکومت ڈیلی معدنیات کی غیر قانونی کان کنی اور غیر قانونی ٹرانسپورٹ کے تئیں صفر رواداری (زیرو ٹولرینس) کی پالیسی پر کام کر رہی ہے۔

بیف اسمگلنگ کیس میں 168 کروڑ روپے کی املاک ضبط

جالون، 30 مئی (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع جالون میں منظم جرائم اور گائے کے گوشت کی اسمگلنگ کے خلاف چلائی جارہی مہم کے تحت انتظامیہ نے بڑی کارروائی کرتے ہوئے گینگسٹر ایکٹ کے تحت تقریباً 168 کروڑ 13 لاکھ 32 ہزار 600 روپے مالیت کی منقولہ اور غیر منقولہ املاک کو قرق (ضبط) کرنے کے احکامات جاری کیے ہیں۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ وینے کمار سنگھ نے ہفتے کے روز بتایا کہ ایک کارروائی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کورٹ کی جانب سے دستیاب ثبوت وشواہد کی بنیاد پر پولیس کی رپورٹ کی بنیاد پر کی گئی ہے۔ اس معاملے میں ملزم جرائم اور گائے کے گوشت کی اسمگلنگ کے خلاف چلائی جارہی مہم کے تحت انتظامیہ نے بڑی کارروائی کرتے ہوئے گینگسٹر ایکٹ کے تحت تقریباً 168 کروڑ 13 لاکھ 32 ہزار 600 روپے مالیت کی منقولہ اور غیر منقولہ املاک کو قرق (ضبط) کرنے کے احکامات جاری کیے ہیں۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ وینے کمار سنگھ نے ہفتے کے روز بتایا کہ ایک کارروائی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کورٹ کی جانب سے دستیاب ثبوت وشواہد کی بنیاد پر ملزم یعقوب پور علاقے میں زمین خرید کر عمر انٹرنیشنل سلاٹر ہاؤس تعمیر کرایا تھا۔ انتظامیہ کی جانب سے زمین اور عمارت کی مشترکہ مالیت کا تخمینہ لگانے پر اس کی قیمت تقریباً 168.13 کروڑ روپے مانی گئی ہے۔ حکام کے مطابق دستیاب شواہد کی بنیاد پر یہ جائیداد جرم کی کمائی سے بنائی گئی پائی گئی، جس کے باعث گینگسٹر ایکٹ کی دفعہ 14(1) کے تحت قرقی کی کارروائی کی گئی ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ نے کہا کہ ریاستی حکومت کی زیرو ٹولرینس پالیسی کے تحت منظم انتظامیہ پولیس کی رپورٹ کی بنیاد پر کی گئی ہے۔ اس معاملے میں ملزم محمد احمد اور محمد عمر اور اس کے گینگ کے خلاف گینگسٹر ایکٹ کے تحت مقدمہ درج ہے۔ انہوں نے بتایا کہ تفتیش کے دوران یہ بات سامنے آئی کہ اس گینگ نے مبینہ طور پر بیف اسمگلنگ، فرضی دستاویزات کے استعمال اور دیگر غیر قانونی سرگرمیوں کے ذریعے بھاری مالی منافع حاصل کیے۔ پولیس مختلف جائیدادیں خریدی گئیں اور تجارتی ادارے قائم کیے گئے۔ تحقیقات میں یہ بھی پایا گیا کہ ملزم نے ضلع بجنور کے

ایندھن بچت اور ماحولیاتی تحفظ کا پیغام دینے سائیکل سے عدالت پہنچے عدالتی افسران

لکھنؤ، 30 مئی۔ ایندھن کی بچت اور ماحولیاتی تحفظ کے تئیں عوامی بیداری بڑھانے کے مقصد سے ہفتہ کو ضلع لکھنؤ کے عدالتی افسران نے سائیکل سے عدالت پہنچ کر سماج کو ایک مثبت پیغام دیا۔ ضلع جج لکھنؤ مملکھان سنگھ کی قیادت میں تمام مہاولی ڈھالی باغ میں واقع سیشن ہاؤس سے سائیکل کے ذریعے عدالت کے لیے روانہ ہوئے۔ ضلع جج مملکھان سنگھ نے بتایا کہ موجودہ حالات میں ایندھن کی تحفظ اور ماحولیاتی تحفظ انتہائی اہم موضوعات ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہر ہفتہ کو عدالتی افسران سائیکل سے عدالت آئیں گے اور جو افسران سائیکل نہیں چلا سکتے وہ پیٹری رکشہ کا استعمال کریں گے۔ اس پہل کا مقصد نہ صرف ایندھن کی بچت کرنا ہے، بلکہ عام لوگوں کو ماحول کے تئیں ان کی ذمہ داری کے لیے راغب کرنا بھی ہے۔ یہ مہم چیف جسٹس الہ آباد ہائی کورٹ ارون بھنسالی کی رہنمائی میں شروع کی گئی ہے۔ مہم کا آغاز 22 مئی 2026 کو انتظامی جج لکھنؤ راجیش سنگھ چوہان نے ہری جھنڈی دکھا کر کیا تھا۔ ضلع جج مملکھان سنگھ کی قیادت میں عدالتی افسران نے عہد لیا ہے کہ ہر ہفتہ کو تمام مہاولی عدالتی افسران سائیکل سے عدالت پہنچیں گے۔ اسی سلسلے میں مہم کے دوسرے مرحلے میں ہفتہ کو ایک بار پھر مہاولی عدالتی افسران نے سائیکل کا سفر کر کے ایندھن کے تحفظ کو اجاگر کیا اور ماحولیاتی تحفظ